...شیعی کی تصنیف خاص ہے حضرات اہل سنت والجماعۃ ملاحظہ نہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحث مولنا نے اس مفہوم میں کیا خوب کی
دیکھ لیں تصویر مومن غالب و مغلوب کی

تصویرِ غالب و مغلوب

غالب کل غالب مولنا علی ابن ابیطالب علیہ السلام
کی مدد اور تائید یزدانی سے مناظر لاثانی [illegible]
سجاد حسین صاحب مصنف رسالہ سجادیہ۔ اعجاز
داؤدی۔ شرح کنز مکتوم۔ آفتاب خلافت۔ مشعل ہدایت
سر مضاموشی وغیرہم نے اس بے نظیر رسالہ کو ترتیب دیا

بار ثانی۔ تعداد ۵۰۰
[illegible] در مطبع یوسفی دہلی طبع شد [illegible]
باہتمام سید منیر حسن مالک مطبع و ناشر مطبوعات شیعہ

تمام کتب مذہب حقہ شیعہ اثنا عشریہ کیلیے براہ راست مطبع یوسفی دہلی سے کتابت کیجیے۔

مختصر فہرست کتب مطبوعہ مطبع یوسفی دہلی

قرآن مجید مترجم

بترجمۂ شیعہ معہ خلاصۃ التفاسیر) تقطیع ۲۲×۲۹ دو صفحہ کاغذ خاکی طباعت وکتابت ورقرطاس خوشنما قیمت مجلد [illegible] غیر مجلد [illegible] علاوہ محصولڈاک

فضائل مرتضوی

(کلاں اردو) جناب امیر خیبر گیر کے وہ معجزات جن میں عقل انسانی متحیر ہے قیمت [illegible]

ذخیرۂ مناقب

(ربع ہفت بند کاشی مترجم) اس میں اردو اور فارسی کے وہ مناقب شامل ہیں جو ملا جامی حافظ شیرازی قدسی حسن کاشانی محتشم وغیرہ نے مولا جناب امیر میں لکھے ہیں [illegible]

حرز المومنین

اعمال و وظائف بطریق شیعہ میں یک جامع اور بسیط کتاب حسب فرمان معصوم کاغذ [illegible] طباعت خوشنما قیمت صرف [illegible]

الفرق کامل

ہر دو جلد (شبلی نعمانی آنجہانی کی کتاب الفاروق [illegible] سوانح عمری خلیفہ ثانی کا مکمل جواب ایک قابل [illegible] قدر مجموعہ جس کا لطف ملاحظہ سے تعلق رکھتا ہے قیمت [illegible]

تذکرۃ الطاہرین

(ہر پنج حصہ) مصائب مظلوم کربلا میں ان تحقیقی روایات کا کامل ذخیرہ جسے علمائے اسلام و مجتہدین عظام لکھنؤ سے ہی سوا چیرے مزین فرمایا ہے ہدیہ [illegible]

325 33

الحق یعلو ولا یعلیٰ

الحمد للہ والمنۃ کہ درین عہد معدلت مہد بزمانہ جشن اسلو

لب تصوف سلسلہ نظامیہ مغلو

۱۹۱۹ء

من تصنیفات منشی بے عدیل و فاضل جلیل سید سجاد حسین صاحب

مطبع یوسفی دہلی میں طبع ہوا

حق تصنیف محفوظ

بار ثانی

تصویر غالب ومغلوب

سلسلۂ اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد وفات جناب رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام زمانے نے کچھ ایسا پلٹا کھایا کہ خاندان
نبوت سے فلک برگشتہ ہو گیا دم بدم اہلبیت علیہم السلام کے آزار پر اس جفا کی
سے بندقبا کھولے کہ [illegible] گوشہ نشین کی صورت بن گیا آل رسولؐ سے کبھی کو
آرام وچین نہ لینے دیا واقعہ کربلا اس کی شہادت میں ایسا کافی ثبوت ہے کہ
جس کے ابطال پر کسی کو قدرت نہیں زمانہ ناہنجار نے [illegible] نہیں کیا کہ دنیا سے
اہلبیت کے نفوس قدسیہ کے مٹانے میں کوشش کی ہو بلکہ [illegible] زیادتی
کی ہے کہ ان کے فضائل ومناقب کے دبانے اور چھپانے میں اپنی پوری قوت
دکھلائی ہے اگر کوئی شخص ان کے ساتھ ندویانہ برتاؤ کرتا تھا یا کہ اپنا فلاح دینی
سمجھکر اظہار فضائل میں قلم اٹھاتا تھا اس کے استیصال کلی پر اس اہتمام سے
کمربستہ ہو جاتا تھا کہ یا ان نہیں فضائل اہلبیت کے بیان کرنے والوں پر آمادہ جفا
ہو جایا جاتا تھا دست وزبان قلم ہوتے تھے بقول شاہ عبد العزیز دہلوی و
شاہ ولی اللہ امام نسائی کو محض علیؑ مرتضیٰ علیہ السلام کی فضیلت بیان کرنے
سے ایسی نیلی پیلی آنکھیں دکھلائیں۔ اور اہل شام نے بیچارہ کو باہیں بیدردی

RekhtaDownload.com

P no 32533

تڑپایا کہ بالآخر ضرب شدید اٹھا کر ہلاک ہو گیا پس قیاس کرنے کا موقع ہے کہ
جب زمانہ کی مخالفت کسی گروہ کو ایسی سلطنت کے پنجہ میں پھنسا دیوے کہ وہ
گروہ اپنے مذہبی وقار کے اظہار سے معطل رہے تو کب ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ جماعت
مغلوب سلطنت اپنے فرائض مذہبی ادا کر سکے یا یہ کہ اپنے عقائد کی تصویر کو
خوشنما کر کے عام منظر گاہوں پر بنظر ترغیب و ہدایت لٹکا سکے ہر مذہب کے
رائج و شائع ہونے کے لئے سلطنت ایک ایسی ضروری چیز ہے کہ بے
اس کے ہرگز ترویج و اشاعت نہیں ہو سکتی مذہب ایک قالب بیجان ہے
حکومت و ریاست اس کی روح قالب جب ہی کلبلاتا ہے جبکہ ہر رگ و پے
میں روح دوڑ دھوپ کرتی ہے الحاصل جبتک کہ سلطنت بنی امیہ و بنی عباس
خاندان نبوت پر سیف برّان [illegible] ہو الیان اہلبیت شل قالب بے جان
بے حرکت مذبوحی کرتے رہے جس جس قدر [illegible] سلاطین خوارج و نواصب کا زور
کم ہوتا رہا اتنا ہی مذہب شیعہ شکنجۂ زمانہ سے ہاتھ پیر چھڑاتا رہا تا اینکہ
خدا نے ہمارے سروں پر اس سلطنت کا سایہ ڈالا کہ جس نے اپنے انصاف
خسروانہ سے عام مذہب کو جام آزادی پلا کر مست و سرشاد بنایا ہم کو لازم
ہے کہ ایسی پُر عدل و داد حکومت میں تقریری و تحریری فوٹو گراف سے مذہبی
تصویر کھینچکر عام طور پر وقتاً فوقتاً دکھاتے رہے عجب نہیں کہ اہل انصاف ہمارے
ایمانی نقشہ کو تمامی عیوب سے پاک اور خوشنما دیکھکر اس طرف توجہ فرمائیں اور
ہمارے ناواقف ہم مذہب آئینہ میں اپنے خط و خال کی خوبی دیکھکر کسی دوسری
صورت پر رال ٹپکائیں بنا بران حقیر و ذلیل نے اپنی ذات پر لازم کر لیا ہے کہ
گاہ گاہ بلا التزام وقت مذہب شیعہ کی وقعت اہل زمانہ پر ظاہر کرتا رہے
ہر چند کہ معاملات مذہبی میں لکھنے پڑھنے اور بحث و مباحثہ کرنے کی اب کوئی

RekhtaDownload.com

ضرورت باقی نہیں کیونکہ محققین سابقین نے کسی مسئلہ نزاعی کو ایسا ناکافی نہیں چھوڑا کہ متاخرین کو ہاتھ ہلانے کی ضرورت پڑے مگر افسوس ہے کہ اہل اسلام اپنے قدیم علوم سے ایسے بے بہرہ ہوگئے اور ہوتے جاتے ہیں کہ تالیفات علمار کی حقائق واقعیہ سے بالاستیعاب فائدہ نہیں اُٹھا سکتے علمائے کرام نے محنت شاقہ سے اپنی جان عزیز کو کاہیدہ و فرسودہ کر کے جو گوہر آبدار جگر چیر چیر کر نکالے تھے وہ ملک کے بے علم ہونے سے ہم سنگ خزف پارہ ہو گئے علمائے ملت شیعہ نے بظاہر دو مطلب سے اُمورات مذہب میں گفتگو کر کے کتابیں لکھی تھیں (اوّل) اپنے ہم مذہبوں کی شکوک مخالفین سے حفاظت (دوم) حضرات اہلسنت کی ترغیب وہدایت۔ پہلا مطلب خواص شیعہ کے لئے نفع بخش ہوا مگر عام مومنین نے اپنی بے علمی سے بوجہ دقت مضامین و شوکت الفاظ کوئی فائدہ نہ اُٹھایا کتاب خریدی اور الماری پر رکھکر سوائے برسات کے کبھی ہاتھ نہ لگایا۔ دوسرا مطلب ترغیب وہدایت پر مشتمل تھا اسکو اہلسنت نے عمداً بحکم مذہب ترک کر دیا۔ بانیان مذہب اہلسنت نے اس بات کو ضروریات دین میں داخل کر دیا ہے کہ نہ شیعہ کی کتابیں دیکھو اور نہ ان سے مذہبی باتیں سُنو اس لئے کہ وہ لوگ صحابہ کے مطاعن وقوادح کچھ اس غضب کے چم وخم سے بیان کرتے ہیں کہ پائے ثبات کو لغزش ہو کر شاخ سنت سے پھسلنا پڑتا ہے (دیکھو تحفہ کا صفحہ ۲) امام غزالی وغیرہ نے لکھا ہے کہ واعظ پر حرام ہے واقعات شہادت حسینؑ کا بیان کرنا اور نیز ان معاملات کا جو کہ بر بناد مخاصمت صحابہ میں واقع ہوئے کیونکہ ان کا سُننا منجر بہ بغض صحابہ ہوتا ہے ناظرین خود غور فرما سکتے ہیں کہ ایسے حضرات مذہبی ملت حالات پر کیا اطلاع پا سکتے ہیں جو کہ معائنہ کتب کو حرام سمجھیں سو جبکہ ان

سنیہ نے اس روک ٹوک میں عجیب مطلب بزرگ کی تخم ریزی کی ہے جو بحمد
ماشاءاللہ عاقل و فرزانہ تھے سمجھ گئے کہ جس وقت آل محمدؐ کا تباہ و برباد ہونا
مسلمانوں کی کتابوں میں دیکھیں گے یا واعظوں سے سنیں گے ظالمان آل
رسولؐ کی خدمت میں مزید ہدیۃً کچھ الفاظ پیش کریں گے پس انہوں نے بطور
تقدم بالحفظ قطعی ممانعت کردی کہ نہ شیعہ کی کتاب دیکھو نہ ان کے ساتھ نشست
و برخاست کرو نہ مجالس سید الشہداءؑ میں جاؤ یہی وجہ ہے کہ حضرات اہلسنت
کی طبائع سے محبت اہلبیت اٹھ گئی ایام محرم میں ان کو یہ بھی خبر نہیں ہوتی
کہ ان دنوں کس امت کے نبی پر آرۂ جفا پھیرا گیا۔ علمائے متعصب کی اتباع
سے وابستہ ہوکر ایسے دائرہ نشین کنج مسلمانی ہوئے کہ گور کے کیڑے اور
کنوئیں کے مینڈک جیسے ہو گئے کنوئیں کے مینڈک کی انتہائے سیاحت چند
ذراع مدور ہے چونکہ سوائے اس چاہ کے اس نے کبھی کوئی دریائے ناپیدا کنار
نہیں دیکھا لہذا یہی جانتا ہے کہ بس وسعت دنیا اسیقدر ہے ایسے ہی گور
کا کیڑا اس بقعۂ سربستہ کو تمام کرۂ زمین کا نقشہ سمجھتا ہے اہلسنت کی مذہبی
واقفیت شاہ صاحب کے تحفہ تک محدود ہے وہ بتعلیم شاہ صاحب یہی جانتے
ہیں کہ شیعہ عبداللہ ابن سبا کے چیلے ہیں صحابۂ اہلبیت باہم متحد تھے خلفاء
کبھی کسی جنگ سے نہیں بھاگے آنحضرتؐ کی نبوت میں شک کرکے شاکین و
مرتابین کی جماعت میں اعلیٰ درجہ کا پاس حاصل نہیں کیا تقسیم غنائم میں حضرت
کو غیر عادل کہکر ان کا دل نہیں دکھایا لشکر اسامہ سے پاکشی کرکے تازیانۂ لعن
نہیں کھایا صاحب ما ینطق عن الہویٰ کو ہذیان گو کہکر تو مرعتی کا خطاب نہیں
پایا نبیؐ کو بیگور و کفن چھوڑ کر سقیفہ میں سرگرم مشورت نہیں ہوئے نہ اہلبیت سے
خلافت لی نہ فاطمہؑ کو گھر پھونکنے کی دھمکی دی نہ فدک کو ضبط کرکے داخل خالصہ

Pas 32533

کیا نہ خمس کو بند کر کے آل نبیؐ کو محتاج بنایا نہ مسلمانوں پر الزام ردت قائم کر کے سیف اللہ چلائی نہ متعہ کو حرام کر کے اہل اسلام میں وبائے زنا کاری پھیلائی نہ تراویح کو ایجاد کر کے اس کے موجد نے بدعت کہا نہ حی علیٰ خیر العمل کو اذان سے گرایا اور نہ الصلوٰۃ خیر من النوم کو اپنی تجویز سے داخل کیا نہ نبی صلعم نے انکو انسان صورت و شیطان سیرت کہا نہ علیؑ نے کاذب و غادر و خائن و آثم سمجھا وغیرہ وغیرہ

کاش بدر و حنین و خیبر و احد و دیگر معارک و مجاہد کے حالات اپنی ہی کتابوں میں حضرات دیکھتے تو معلوم ہو جاتا کہ کس کس نے چمکتی ہوئی سے آنکھ چرا کر معرکہ جنگ سے پشت پھرا کے ثم ولیتم مدبرین کا جنگی تمغہ زیب گلوئے نازک کیا ہے۔ المختصر چونکہ بڑی بڑی کتابوں کا ہر شخص کو ملنا متعذر ہے لہٰذا میں نے اپنی ذات پر لازم کر لیا ہے کہ عام فہم اردو میں کتب معتمدہ اہلسنت سے معاملات بالا و دیگر صدہا و ہزارہا [illegible] کو ایک دو ورق پر لکھ کر گاہ گاہ ہدیۂ انظار ارباب انصاف کرتا ہوں میں یقین کرتا ہوں کہ [illegible] حقیقت جب معاملات کو بنظر صحیح ملاحظہ فرمائیں گے ضرور برسر انصاف ہو کر [illegible] کر کے جادۂ بیابانِ صراط مستقیم ہوں گے اس ابتدائی پرچہ میں مخبف کوئی مذہبی مباحثہ [illegible] بلکہ کچھ رجز خوانی کرتا ہے اُسے سُن لو اور پھر امیدوار رہو انشاءاللہ آئندہ زمانہ میں عجیب عجیب باغ شاداب دکھاؤنگا جناب مولوی خلیل احمد صاحب کتاب مستطاب ہدایات الرشید کے صفحہ ۳ سطر ۲۰ پر ارقام فرماتے ہیں) بحمد اللہ تعالیٰ نے تیرہ سو برس سے اہلسنت اور ان کا مذہب حسب وعدہ خداوند تعالیٰ بمضمون آیۂ کریمہ ھو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره الکافرون عموماً تمام ادیان و مذاہب پر اور خصوصاً مذہب تشیع پر جو ابتدائے حدوث سے ستر تقیہ میں مستور و مستتر رہا ہے غالب چلا آیا ہے اور انشاءاللہ حسب وعدہ تا قیام قیامت غالب رہیگا

RekhtaDownload.com

ۂ موصوفہ بالا کا مولوی صاحب ممدوح نے یہ ترجمہ کیا ہے وہ ذات وہ ہے جس نے
بھیجا اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ تاکہ غالب کرے اس کو تمام ادیان پر اگرچہ
لگے کافروں کو۔ اس آیۂ مبارکہ پر استدلال کرنے سے جناب مقدام الوصف نے یہ نتیجہ
لا ہے کہ اہلسنت مثل رسولؐ پاک تمام مذاہب باطلہ اور خصوصاً مذہب شیعہ پر غالب
ں اور بوجہ مغلوب ہونے کے شیعہ کافر ہیں میں متعجب بلکہ افسوس کرتا ہوں کہ صاحب
ایات الرشید نے باوصف دعوئے تہذیب شیعہ کے مقابلے میں ایسے سخت لفظ کا
ں استعمال کیا کہ جس سے بالاتر برا کلمہ ممکن نہیں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے کلمات
ات لکھنے میں مولوی صاحب مجرم قرار نہیں پاسکتے بلکہ ایک حد خاص تک معذور سمجھے
سکتے ہیں کیونکہ ان کے پیشوائے ملت حضرت معاویہ بھی جناب امیر علیہ السلام کو
لیاں دیا کرتے تھے پس اگر بعہد امام خود اگر انہوں نے شیعیان مرتضوی کو
ر کہا تو کیا بے جا کیا ہو سکتا تھا بقول ع کلوخ انداز را پاداش سنگ است
بھی مولوی صاحب کو کافر زندیق کہکر اپنا دل ٹھنڈا کر لیتے اور حضرت موصوف
ے ہمارے جواب ترکی بترکی کو صدائے گنبد سمجھکر غایت الفاظ [illegible] مخدوم ہو
ئے مگر ہم ایسے غیر مہذب نہیں کہ کلمہ پڑھتے ہوئے شخص بلکہ منصف اہلسنت کو
ر کمبد یوں یا حکام وقت سے استغاثہ کرکے اسلام جیسے گروہ کو بنظر عوام بدنام
ریں یہ حصہ حضرات اہلسنت ہی کا ہے کہ ادنے ادنے باتوں پر کرہ عدالت کا طواف
نے ہیں کبھی دعوے ہوتا ہے کہ نعط بلا فصل تبرا ہے گا ہے مستغیث ہوتے ہیں کہ
ب کتاب سے سر دکھتا ہے کبھی فرماتے ہیں کہ نا مراد ایمان سے گرتے ہوئے کو تیلے
ر گئے کس وقت چڑھائی ہوتی ہے کہ برق و میغ سے آنکھیں چکا چوند ہو گئیں جب
ہ بن نہیں پڑتا عرضیاں دیتے ہیں تعزیہ نہ بنایا جائے جھولا نہ نکالا جائے تاقوں پر
سیاہ عماریاں نہ باندھی جائیں ام رمضان شریف کو جناب امیر علیہ السلام کا تابوت نہ

اُٹھایا جائے جیسا کہ ابھی ڈبائی ضلع بلند شہر میں ایک مقدمہ برپا ہو کر بحق شیعہ فیصل ہوا
گورنمنٹ عدل گستر نے بھی سمجھ لیا ہے کہ یہ گروہ اپنی کثرت و جمعیت سے شیعہ کو دبانا
چاہتا ہے پس نہ کوئی کتاب چھپنے سے بند ہوئی نہ خلیفۂ بلافصل جس کے سُننے
سے دل دُکھتا ہے موقوف ہوا بلکہ دمبدم ترقی ہے حضرات ہنود نے مشغول شور
برپا کر کے گاؤ کشی کو ترقی دلائی اہلسنت نے اعتراضات کر کے اپنے دل دکھانے
والے امور کو ایک سے سو درجہ تک پہنچایا اگر پہلے سو آدمی خلیفہ بافصل (جس کو
اصطلاح اہلسنت تبرا کہتے ہیں) کہتے تھے ثواب ہزار و ہزار کہنے لگے محشر میں ایک
عجیب حشر برپا ہوگا جب دیوتا اور کالی دیبی ہندوؤں پر معترض ہوں گے کہ تم
نے جھگڑے پیدا کر کے لاکھوں جانوں پر چھری پھروائی ایسے ہی نوحکناں دست
بر سر زنان صحابہ اہلسنت سے شکوہ مند ہوں گے کہ تم نے ناحق شیعہ کو چھیڑ
چھیڑ کر ناگفتنی سے ہماری روحوں کو اذیت دلائی۔ الحاصل چونکہ صاحب
ہدایات الرشید نے اپنی جلیل القدر کتاب کے دیباچہ میں جسکو در شیولا عموماً
اہلسنت نمونۂ عجائب قدرت خداوندی اشتہار [illegible] اپنے غالب اور
شیعہ کے مغلوب ہونے کا دعوے کر کے اہل تشیع کو کافر قرار دیا ہے اس مقدمہ
میں یہ تنقیح نکالی جاتی ہے کہ شیعہ و سنّی میں غالب کون ہے اہل انصاف کی نظر
میں بعد معائنہ نتیجہ تنقیح جو فرقہ مغلوب متصور ہوگا وہی گروہ بقول صاحب
ہدایات الرشید حسب مفاد آیہ موصوفہ بالا کافر محض قرار لیے گا۔

واضح ہو کہ ہندوستان میں سب سے پہلے بقول ع اُٹھا خدا کے قہر کا طوفان
توڑے جناب شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی نے تحفۂ اثنا عشری لکھکر مسلمانوں کی
کشت اتحاد میں اُلٹے ہاتھ سے تخم عداوت بویا پہلے سب مِلے جُلے آپس میں شیر و
شکر رہتے تھے عام لوگوں کو اتنی بھی خبر نہ تھی کہ شیعہ معاندین خاندان نبوت کی

خدمت میں کیا تحفہ دہدیہ پیش کرتے ہیں تحفہ کے شائع ہونے سے دونو فرقے کے آدمی
ایسے متمیز ہوگئے کہ جیسے زنگیوں سے ایرانی - اس موقع پر مجھکو یہ بات دکھانی منظور
ہے کہ شیعوں نے بعد معائنہ تحفہ کیا کارروائی کی آیا خاموش ہوکر بیٹھ رہے یا کچھ
ہاتھ پیر ہلائے تحقیقات سے ثابت ہوتاہے کہ چپ نہیں رہے بلکہ اُسکو تختۂ مشق بناکر
اکثر علماء نے قلم کاری کی تحفۂ موصوفہ کے بارہ باب ہیں ہر باب کے جواب میں جُداگانہ
کتب جسیم وضخیم لکھ ڈالیں سب سے پہلے جناب مستطاب حکیم مرزا محمد صاحب دہلوی نور
اللہ مرقدہٗ نے نزہتہ اثنا عشری ملقب بہ نصرت المومنین بارہ جلدوں میں رقم فرماکر
شاہصاحب موصوف کو ایسا جلوہ دکھایا کہ تحفہ میں حسب قواعد مصنفین اپنا نام نامی
واسم سامی شائع کرنے سے رُک گئے اور حافظ عبدالحکیم کے نام سے وہ رسالہ موسوم
ہوا کیفیت یہ ہوئی کہ جس دم دربار سلطانی میں اجزائے تحفہ پہنچے اور ہر بار بامداد و
دستگیری جناب حکیم شریف خانصاحب جدامجد حکیم محمود خانصاحب سنی المذہب
ازجانب مرزا صاحب مرحوم اس کا رد مع اعتراضات کے ساتھ ہی ساتھ
جواب بھی ہدیہ اہل دربار ہوتا رہا ایں سبب شاہصاحب کو جرأت نہوئی کہ
بخیال بقائے نام دیباچہ میں اپنا اسم مبارک ظاہر فرماتے کیونکہ جوابات سے
اصل کتاب کی بے وقاری برائے العین بذات خود ملاحظہ فرماچکے تھے لازم تو یہ تھا
کہ اس تحفۂ معجون کو مرتبان حکمت میں بند کرکے طاق نسیان پر ڈال دیتے مگر ایسا
کیوں کرتے ان کو تو بالطبع خاندان نبوت کی مخالفت پر لوگوں کا قائم رکھنا
مدنظر تھا لہٰذا اسکو ایک شخص مجہول الحال سے نامزد کرکے اہلسنت کے لئے وظیفہ
بنادیا بعد ترتیب وتکمیل نزہتہ جناب غفرانمآب مولانا ومقتدانا السید دلدار علی
صاحب فاتحہ باب ایمان بارض ہندوستان صاحب عماد الاسلام نے باب
دوازدہم کا جواب مسمیٰ بہ ذوالفقار وباب ہشتم کا موسوم باحیاء السنتہ وباب

RekhtaDownload.com

پنجم کا صوارم الہیات وجواب باب ششم ملقب بہ حسام الاسلام تحریر فرمایا پس
ازاں ان کے شاگرد رشید علامہ کنتوری جناب مفتی محمد قلی صاحب اعلی اللہ مقامہ
نے جواب باب اوّل معروف بہ سیف ناصری و برہان سعادۃ وجواب دوم موسوم
بہ تقلیب المکائد وجواب باب دہم معروف بہ تشیید المطاعن تین جلدوں میں اتمام
فرمایا پھر جناب سلطان العلماء السید محمد صاحب رضوان مآب نے بجواب حدیث
قرطاس کتاب مستطاب طعن الرماح اور مسئلہ متعہ کے متعلق بارقہ ضیغمیہ در جواب
باب ہفتم مشہور بہ بوارق موبقہ تحریر فرمایا علاوہ حضرات موصوف بالا دیگر علمائے
اعلام وفضلائے کرام نے بھی بقدر گنجائش وقت قلم اٹھایا چنانچہ اوحد الناس
المفتی سید محمد عباس صاحب نے جواہر عبقریہ لکھا اور حسان زمانہ جناب سبحان علی
خاں صاحب وزیر اعظم ملک اودھ نے وجیزہ کہ جس کے مثل کا ممکن ہونا محال
ہے حوالہ قلم فرمایا پھر فاضل جلیل مرزا محمد [illegible]اری نے ایک جواب بطرز جداگانہ
تمام ابواب تحفہ کا لکھا سب سے آخر آیۃ اللہ فی العالمین امام المتکلمین رئیس
الناظرین کاسر اعناق المخالفین مولانا ومولی الموافقین مولوی [illegible] حامد حسین صاحب
قدس اللہ سرہ ونور اللہ مرقدہ نے صرف باب ہفتم متعلق امامت کا جواب
کہ اہم مسائل اختلافیہ مابین سنی وشیعہ ہے مسمی بہ عبقات الانوار تیس جلدوں
میں بایں شان لکھا کہ باون ورق باب ہفتم کے جواب میں تقریباً پچاس ہزار
ورق لکھکر پھینکدیے ہر چند کہ روئے کلام جناب شاہ صاحب سے تھا مگر ضمناً
امام فخر الدین رازی وامام غزالی وابن حجر مکی وابن روزبہان وقاضی عبد الجبار
واعور وابن تیمیہ صاحب سیف مسلول ومرفض الروافض وثناء اللہ پانی پتی
وغیرہ متکلمین کے اقوال کو بایں عنوان مسترد فرمایا کہ آج دنیا میں کوئی عالم اہلسنت
نہیں ہے جو اس کتاب کی جلالت شان سے خوفزدہ ہوکر خواب میں نہ چونک پڑتا

RekhtaDownload.com

ہو چونکہ تحفہ سرزمین ہند پر نونہال حدیقۂ سنت ہے لہذا حسب داب مناظرہ
اہلسنت پر لازم تھا کہ کمیٹی کر کے ہزار ہا ضرورتوں پر خاک ڈالکر سو توڑ جوڑ کر کے
آبیاری دوات و قلم جواب الجواب لکھنے سے اس کی پژمردہ شاخوں اور کملائی
ہوئی پتیوں کو تروتازہ رکھتے ڈھیلی جڑوں اور ہلی ہوئی چولوں پر مٹی چڑھاتے
شیعہ کے صرصر کلام کے سخت سخت جھونکوں سے اس کو مستاصل نہونے دیتے
مگر نہایت افسوس کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے کہ باغبانوں کی غفلت یا قصور ہمت
نے اس سبز باغ کو ایسا پت جھڑ کیا کہ بعض مصنفین اہلسنت نہایت حسرت سے
کہتے ہیں **بیت** بارید بباغ ما تگرگے :: در گلبن ما نماند برگے :: ایک تحفہ کی گردن
پر اتنی کثیر التعداد کتابیں چڑھی بیٹھی ہیں بیچارہ کا دب دبا کر چورا بن گیا
مگر کسی عالم کی ہمت نے یہ تقاضا نہ کیا کہ دس بیس ہی جلدوں کا رد لکھدیتے اور نہ
سہی تشئید المطاعن کا جواب [illegible] لکھ کر خلفاء کبار کو زنجیر طعن کی پیچیدہ
لپیٹ سے چھڑا لیتے اگر حضرات اہلسنت اجوبۂ تحفہ کے ابطال پر قدرت نہ رکھتے
تو انہیں مقامات کا جواب لکھدیتے جہاں شاہصاحب کے دامن پر بے دیانتی
کر نقل عبارت یا حوالہاے کتب میں علماے شیعہ کی قلم سے خطاب غلط
بیانی پایا ہے رشید الدین خاں شاگرد رشید جناب شاہصاحب کو جواب
الجواب لکھنے کا کچھ جوش آیا تھا مسئلہ متعہ کے متعلق انہوں نے گفتگو کر کے
بذریعۂ شوکت عمریہ زخم درون مقلدین کو کچھ مندمل کرنا چاہا تھا ہنوز مرہم
آلود پھایہ کے دہان زخم سے جدا ہونے کی نوبت نہ آئی تھی کہ ضرب حیدریہ
نے پھر چاک کر کے بڑا لمبا چوڑا بنا دیا اب وہ زخم مثل پرنالہ کے ریزش
کر رہا ہے مگر کسی سبکدست کو یہ ہمت نہیں ہوتی کہ فن ڈاکٹری کو دخل دیکر
بچے ہوئے دنبل کا مرہم پٹی کریں بعد معائنہ حالات صدر انصاف بدست

منصفین اہلسنت ہے جس کو چاہیں مغلوب قرار دیکر فتوے کفر دے دیویں میں زیادہ رائے نہیں لگا سکتا مگر ہاں اتنا ضرور کہونگا کہ اگر تحفہ کے جوابوں کا رد کرنا حضرات اہلسنت پر ضروری نہیں ہے تو بے شک اہل سنت غالب ہیں اور ہم گروہ شیعہ مغلوب اور بزعم اس کے بقول صاحب ہدایات الرشید کافر محض اور اگر خدانخواستہ کسی نئی روشنی والے تعلیم یافتہ نے یہ جھگڑا پھیلا دیا کہ نہیں نہیں صاحب تحفہ کوئی نبی یا ولی نہ تھے جو انکی تحریر کو نقل کو لوح محفوظ سمجھکر جوابوں پر نظر نہ ڈالی جائے تو پھر ہم گروہ شیعہ غالب اور حضرات اہل سنت مغلوب متصور ہوکر اُسی خانہ میں آجائیں گے جس کو صاحب ہدایات الرشید نے ہمارے واسطے تجویز کیا تھا قول فیصل یہ ہے کہ اگر اہلسنت سوائے اپنے عقیدہ کے کسی دوسرے کے نزدیک بھی مسلمان بننا چاہتے ہیں تو تمام ابواب تحفہ کے جوابوں کا جواب لکھکر چھپوائیں تاتکمیل جوابات بقول صاحب ہدایات الرشید بر سنی پاک مذہب اپنی ذات کو مغلوب شیعہ اور بزعم اس کے وہی سمجھیں جس کا سمجھنا مغلوب کو بمقابلہ غالب حسب مفاد آیہ موصوفہ بالا ضروری ہے مولوی خلیل احمد صاحب ہدایات الرشید کے صفحہ ۳ سطر ۲ میں ارقام فرماتے ہیں

(کہ میدان مناظرہ تحریری نہایت وسیع ہے ہر ایک فریق دوسرے کے جواب میں کچھ نہ کچھ کہہ سکتا ہے دُنیا کے حالات میں غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اگر بمقابلہ ادیان باطلہ کچھ لکھئے تو وہ بھی جواب سے نہ رکیں گے) افسوس ہے کہ بایں وسعت و فراخی اہلسنت کے لئے میدان مناظرہ نے بحدے تنگی کی کہ نقطۂ پرکار بن گیا بقول صاحب ہدایات الرشید اگر ادیان باطلہ کے مقابلہ میں کچھ لکھا جائے تو وہ بھی جواب دینے سے دریغ نہیں کرتے اہل سنت تو ماشاء اللہ تنہا اپنی زبان سے دعوے مسلمانی کرکے ادعاء غلبہ کرتے

RekhtaDownload.com

ہیں نہ معلوم ایسی صورت یعنی مسکن گزین شہر خموشان ہونے میں ادیان باطلہ کے
کتنے نمبر گھٹے ہوئے ہیں ہائے غضب اہل باطل کو تو وہ جرأت ہو کہ کچھ نہ کچھ لکھنے سے
بقول ع کس نشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم نہ باز رہیں اور اسلام کا سواد اعظم
اپنے منہ سے دعوئے غلبہ کرکے خصم کے مقابلہ میں بے ہمتی پر حیثیت کمر باندھے
کرپٹ سے جیتا نہ ہو دبی بلّی کی طرح کان کترواتے اور کچھ غرفش نکرے میں
بڑے دعوے سے بآواز بلند کہتا ہوں کہ آج دنیا میں اہلسنت کی کوئی ایسی کتاب
نظیر نہ دی جائے گی جس کے متعدد جواب شیعہ نے بمقابلہ اصل کتاب یا دیگر کتب
[illegible] نہ دئیے ہوں مگر نہایت افسوس ہے کہ اہلسنت باین کثرت و شوکت و
مقدرت کوئی کتاب [illegible] ارباب نظر نکر سکیں گے جس کو انہوں نے بطور جواب
محتتم طریقہ سے لکھکر [illegible] کی ہو سنّی صاحبوں کی بے بسی و کوتاہ دستی
پر اگر اشک خونی بہائے جائیں تو خلاف ہمدردی نہ ہوگا پھر صاحب ہدایات
الرشید صفحہ مذکورہ کی سطر پانچ پر رقمزن ہیں کہ کوئی مسئلہ مختلف فیہ ایسا باقی
نہیں رہا کہ علمائے فریقین نے کما حقہ اس کی بحث و تفتیش نکی ہو جس کی
چھان بین نہ کی ہو اور جد و جہد کو اس کی تحقیقات میں غایۃ قصوے تک نہ پہنچایا
ہو یہی وجہ ہے کہ علمائے اہلسنت نے یہ مراحل طے کرکے استراحت فرمائی اور
بدون ضرورت اس طرف توجہ نہیں فرماتے اور شیعہ کی کتابیں دیکھنا اور ان سے
ملنا اور میل جول و مناظرہ متروک کر دیا اس عبارت کو دیکھکر مجھے یہ اندیشہ ہوا
کہ اگر کسی باانصاف تعلیم یافتہ حق طلب سنّی نے صاحب ہدایات الرشید کے
ہاتھ کو جھٹکا کر یہ عرض کیا کہ حضور آپ بلا دلیل کیونکر اس بات کے کہنے کا استحقاق
رکھتے ہیں کہ کوئی مسئلہ اختلافی ایسا نہیں ہے جس کی تحقیق و تفتیش علمائے فریقین
نے بدرجۂ غایت نہ پہنچائی ہو شیعہ اگر ایسا دعوے کریں تو حق بجانب ہے

RekhtaDownload.com

کیونکہ اُنہوں نے ہماری عزیز الوجود کتاب تحفہ کو چاند ماری بنا دیا ایک ایک ورق
میں ہزار ہزار چھید کر ڈالے جنپر آپ حضرات کوئی پیوند یا چیپی نہیں چڑھا سکے
جب کوئی شیعہ عبقات الانوار و تشئید المطاعن وغیرہ کا ہمارے سامنے اگر کر
نام لیتا ہے سچ تو یہ ہے کہ فرط حجاب سے روح فنا ہو جاتی ہے سوائے آنکھیں
نیچی کرنے کے کچھ بن نہیں پڑتا اگر ہمارے علمار کسی آدھی تہائی کتاب کا بھی جواب
لکھدیتے تو شیعوں کے آگے ڈالکر کچھ رفع ندامت کر لیتے اب کہاں سر دے
ماریں براہ مہربانی مذہب پر رحم کرکے فرش استراحت سے اُٹھئے گا و تکیہ چھوڑ دیے
قلم ہاتھ میں لیجئے اگر در حقیقت بقول جناب ہم لوگ غالب ہیں اور شیعہ مغلوب
تو اسکو بذریعہ تحریر دکھا دیجئے آپ حضرات کا بستر آرام پر دراز یا ہو کر عروس
راحت سے ہم آغوش ہونا مذہب کے لئے عموماً برا ہوا تحفہ و منتہی الکلام وغیرہ
کے جوابوں کو لاجواب پاکر لوگوں کے پیر اکھڑ گئے شیخ احمد صاحب نے مذہب چھوڑا
اور چلتے وقت انوار الہدیٰ سے وہ نور ہدایت پھیلایا کہ سب کو خود جیسا بنا لیا -
شیخ حبیب احمد صاحب سہارنپوری کا قصہ تو مشہور عالم ہے ایسے لے پڑے
کہ ایک عالم تہ و بالا ہو گیا اشتہار آئینہ حق نما کچھ ایسی انوکھی شان سے نکلا
کہ ہمارے تمام علما کو ساکت کر دیا جن قیود و شروط سے پچیس ہزار کا وعدہ دیا
گیا تھا ان میں سے ایک کی بھی کوئی تکمیل نہ کر سکا ہمارے اہل مذہب سے صاحب
حد تحقیق نے صاف لکھدیا کہ تحفہ کے جوابوں کا لاجواب پڑا رہنا بمرتبہ مضرت
رساں ہوا کہ اہلسنت مایوس ہو کر شاخ سنیت سے مثل برگ خزان دیدہ ٹوٹ
ٹوٹ ہو کر شیعہ کے ساتھ راکب سفینۂ نوح یعنی مطیع اہلبیت ہو گئے بندہ کے
نزدیک تو مولف حد تحقیق کا فرمانا نہایت ہی صحیح ہے چہار طرف سے ایسی
ہی وحشتناک خبریں آرہی ہیں کہ کشن گنج ضلع پورنیہ میں ایک دم سے چار سو

RekhtaDownload.com

سُنی شیعہ ہو گئے پنجاب ضلع گجرات میں قوم اوان کے پچیس گھر مع زن و مرد فرش نشین ماتم اہلبیتؑ ہوئے اب ہم کس کس کی فہرست دیں ہزاروں ایسے ہیں جو علانیہ مذہب چھوڑ بیٹھے اور بہت ایسے ہیں جو ترک کرنے پر شیعہ لوگوں سے اُدھار کھائے ہوئے ہیں میں سچ کہتا ہوں اگر آپ نے دوات قلم پر زور نہ ڈالا اور حسب سابق خاموشی خانم سے دست و بغل رہے تو سوائے دُھنے جلاہے نائی۔ دھوبی۔ کنجڑے۔ قصائی کے کوئی ذی ہوش و صاحب عقل تو دنیا میں سنی نہ رہے گا اس حالت میں بھی کسی نے سنت شیخین کو نہ چھوڑا اور دونوں ہاتھوں سے دبا کر مضبوط پکڑے رہا تو میں اسکو سوائے ہٹ دھرم و مذہب پرست اور کچھ نہ کہونگا المختصر اگر مجھکو ناظرین خوش دماغ و نازک مزاج کے پریشان خاطر ہونے کا خطرہ نہ ہوتا تو اہلسنت کے مغلوب ہونے کا کچھ اور حال عرض کرتا مگر خیر وبال ملال کا بار اُٹھا کر اتنا عرض کیے دیتا ہوں کہ بعد شاہ صاحب مولوی حیدر علی صاحب فیض آبادی نے منتہی الکلام میں منتہا کا زور دکھایا مگر تین مجلدات استقصاء الافحام سے وہ جواب پایا کہ تا حال جواب نہ ہوا پھر مولوی مہدی علی خاں صاحب بہادر محسن الملک کو جوش آیا آیات بینات لکھے مگر تین جلد رمی الجمرات سے ایسی سرد بازاری ہوئی کہ وفور برودت سے سب کی انگلیاں اکڑ گئیں ایک عالم بھی قلم نہ اُٹھا سکا مولوی محمد قاسم صاحب بانیٔ مدرسہ دیوبند نے ہدیۃ الشیعہ لکھی تحفۃ الاشعریہ والے نے ایسا چانٹا مارا کہ کافر بنا کر چھوڑ دیا یقین نہو تو تحفۃ الاشعریہ کا ورق آخر دیکھ لو جس میں چند علمائے سنیہ نے بجرم تبدیلی معانی قرآن مولوی صاحب ممدوح کو کافر لکھدیا حضرت مرحوم نے غضب ہی کیا تھا فاطمہؑ کا ورثہ ہٹانے میں یہاں تلک ایمان داری دکھائی کہ خدا کو کلکٹر اور نبی کو سر رشتہ دار لکھکر آیات قرآن

کے معنی بدل ڈالے دوات و قلم کے قضیہ میں آپ نے بجوشِ تسنّن لکھ دیا کہ رسول
کی رائے موجودہ موقع پر پیش گاہ خداوندی سے مسترد ہو کر حسب مواید ید
جناب عمر نزول وحی ہوا مولوی جہانگیر خان صاحب شکوہ آبادی خواہ مخواہ
انگلی کاٹ کر شہیدوں میں داخل ہو گئے بلا سبب سلطان المتکلمین جناب شیخ
احمد صاحب مصنف انوار الہدیٰ کے سامنے ڈھیلا کنکر باندھکر کھڑے ہو گئے
قدرت خدا دیکھئے اپنے ہی علما کے ہاتھ سے بجرم گستاخی جناب امیر علیہ السلام
نا زیبا کفر کھا بیٹھے حضرت نے یہ ہیجان مادہ خروج لکھدیا تھا کہ جیسی کرامات
اور خرق عادت حضرت علیؑ دکھاتے تھے ایسے جوگی بھی دکھا سکتے ہیں معیار
الہدیٰ کے [illegible] آخر دیکھو تو حقیقت معلوم ہو علمائے اہلسنت نے ایسے
ہاتھ دبا دبا کر کوڑے لگائے ہیں کہ دو دو انچ نشان ابھرے ہوئے ہیں سبحان
اللہ غالب ایسے ہی ہوتے ہیں جو تحفہ و منتہی الکلام و آیات بینات و ہدیۃ الشیعہ
وغیرہ کے جوابوں کو دیکھکر یہ بھی نہ کہہ سکیں کہ [illegible] چھپر پر ڈھیلے پھینک رہا
ہے اچھے خاصے دو عالم کافر قرار پا گئے اور کسی کی [illegible] جوش نہیں کرتی
کہ ان بیچاروں کی پیشانی مبارک سے داغ کفر مٹا کر اسلام کا [illegible] ٹیکا
لگا دیویں ہم پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کوئی ہے کوئی ہے جو تحفہ و
منتہی الکلام و آیات بینات و ہدیۃ الشیعہ وغیرہ کے جوابوں کا جواب دے
اور کافر شدہ علماء کو بردے مضامین فتاوائے کفر مسلمان بنا دے میاں
کسی گوشہ میں کوئی ہو تو بولو ورنہ اقرار مغلوبیت کر کے اپنے آپ کو ویسا ہی
سمجھو جیسا کہ صاحب ہدایات الرشید شیعہ کو لکھ چکے ہیں ہر چند کہ ہر سُنّی
پاکباز پر ان اوراق کا جواب دے کر اپنا غلبہ ثابت کرنا فرض ہے لیکن سب
سے زیادہ جناب مولوی خلیل احمد صاحب استحقاق رکھتے ہیں کیونکہ انکی

RekhtaDownload.com

کتاب معروف بہ نمونۂ عجائب قدرت خداوندی کے دیباچہ پر وار دگیر کی گئی ہے اہل دانش جانتے ہیں کہ جس کتاب کا مقدمہ مجروح ہوگیا وہ تمام تر قابل مرہم پٹی ہوگئی درخت کی ہر شاخ کا سلسلہ جڑ سے متعلق ہوتا ہے جبکہ بیلچۂ قلم سے اس درخت کو مستاصل کرکے نیچے گرادیا تو شاخ بیچاری کیا ترارے گی پس بوجہ ایراد دیباچہ ہدایت الرشید تمام تر باطل ہوگئی

بیت

سعدی سے کہدو اوس گلستاں پہ پڑگئی ؛؛ بھیگی یہاں تلک کہ وہ گل گل کے سڑگئی

اعلان واجب الاذعان

مبلغ پچیس ہزار روپیہ اس شخص کو انعام دیا جائے گا جو کہ مضمون ہذا کا جواب بردِ اجوبہ تحفہ وغیرہ کمیٹی میں پاس کرا دے گا مجیب کا اطمینان بعد طے شرائط جائداد سے کردیا جائے گا العبد سید مہدی حسین ابن ... محمد علی حسن صاحب مرحوم رئیس لکڑول ضلع مظفرنگر ؛

تصویر غالب و مغلوب

سلسلۂ دوم

واضح رائے ناظرین خوش آئین ہووے کہ جناب مولوی حافظ خلیل احمد صاحب مولف کتاب مستطاب ہدایات الرشید نے دعوے فرمایا تھا کہ اہلسنت بموجب آیۂ وافی ہدایہ هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله تمام ادیان باطلہ اور خصوص مذہب شیعہ پر تیرہ سو برس سے غالب چلے آئے ہیں اور تا قیامت غالب رہیں گے اس دعوے کی حقیقت

RekhtaDownload.com

تصویر غالب و مغلوب سلسلہ اول میں بایں عنوان دکھائی گئی ہے کہ جملہ علمائے
اہلسنت اور خصوص عالیجناب مولف ہدایات الرشید اس کے معائنہ سے شل بلکہ
تصویر دم بخود ہو گئے اللہ اکبر علوئے حق اسیکو کہتے ہیں کہ میر مہدی حسین صاحب
امیر کبیر و رئیس ابن رئیس نے عالیت ہمت و جوانمردی و پردلی سے محض خالصاً
لوجہ اللہ مبلغ پچیس ہزار روپیہ تصویر غالب و مغلوب کے باطل کرنے والے کو
انعام دینا چاہا بلکہ کفالت جائداد کے وعدہ کو اسپر مستزاد فرمایا مگر وہ تصویر
کچھ ایسی نورانی صورت سے نکلی کہ سب نے خوف کھاکر جی چھوڑ دیئے افسوس
ہے کہ ایک مومن اہل دول و صاحب جائیداد و ریاست زر کثیر دینے پر آمادہ
ہوا اور علمائے اہلسنت کے کوچہ سے اتنی آواز بھی نہ آئے کہ خبردار سنبھلنا ہم
جاگتے ہیں نہ معلوم علمائے اہلسنت کی نگاہ میں بایں حالت مذہب اہلسنت
اور نیز صاحب ہدایات الرشید کی کیا وقعت باقی رہیگی مسلمانوں کے تمام فرقوں
میں پہلا فرقہ امامیہ ہے جس نے دو مرتبہ انعامی اشتہار دیکر اہلسنت کو جگایا اول
اشتہار آئینہ حق نما جس میں جناب شیخ حبیب احمد صاحب کے شیعہ ہونے
پر تمیس سوالات مندرجہ اشتہار شیخ صاحب کا ثبوت کتب اہلسنت سے دیا
گیا تھا ہر سوال کے محاذی ایک جدول میں دکھایا گیا تھا کہ اس مضمون کو فلاں
فلاں عالم معتبر نے فلاں کتاب میں بیان کیا ہے حضرات اہلسنت پر لازم ہے
کہ کتب محولہ کو دیکھیں اگر ان میں مضامین حسب بیان شیعہ نکل آئیں تو باب
توبہ وا ہے سیدھی سڑک جنت الماوی میں چلے آئیں اور اگر کتب مندرجہ
آئینہ حق نما میں وہ مضامین ہوش ربا و حیرت افزا جو کہ بیخ کن مذہب اہلسنت
ہیں نہ ظاہر ہوں تو شیعہ کے جھوٹا کرنے کی غرض سے ایک کمیٹی کریں پانچ عالم اہل
سنت پہلے بیان حلفی داخل کریں کہ ہم جملہ کتب محولہ آئینہ حق نما دیکھ چکے ہیں

RekhtaDownload.com

کسی میں وہ مضامین موجود نہیں ہیں جن کو منجانب شیعہ ان کتابوں میں درج ہونا ظاہر کیا گیا ہے اس وقت شیعہ کی طرف سے بحالت جائداد اس مضمون کا رجسٹری شدہ و ثیقہ پیش ہو جائیگا اگر ہم حسب اندراج آئینہ حق نما ثابت نکر سکے تو مبلغ پچیس ہزار روپیہ اہلسنت کو حوالہ کر کے راہ حق اختیار کریں گے ایسے صاف اور سیدھے مضمون کے بھنی تراشنے میں جناب مولوی شرف علی خان صاحب الہ آبادی نے وہ وہ نازک خیالی ظاہر فرمائی کہ جس کا پایاں نہیں اب اپنے اشتہار میں فرماتے ہیں کہ ہمارے علما کو کیا ضرورت پڑی ہے جو کتابوں کے ورق الٹ پلٹ کریں پچیس ہزار روپیہ نقد بنک میں داخل کرو اور ثبوت دکھاؤ جناب مولوی [illegible] صاحب ساکن امروہہ ضلع مرادآباد نے لکھدیا کہ ہماری کتابوں میں شیعہ نے ردوبدل کر دیا ہے لہذا کوئی کتاب قابل اعتبار نہیں۔ سبحان اللہ ہمارے ایک اشتہار [illegible] گھبرا گئے کہ تمام کتابوں سے استعفا دے بیٹھے غرضیکہ تمام ہندوستان میں کسی عالم کو ہمت و جرأت نہوئی کہ حسب قیود و شرائط صحیحہ و قابل التعمیل مندرجہ آئینہ حق نما [illegible] کر انفصال کیلئے پر آمادہ و کمربستہ ہوا ہو دوسرا پرچہ مسمی بہ تصویر غالب و مغلوب یہ بھی اپنے رنگ میں کچھ ایسا نرالا نکلا کہ بھاری پتھر بن گیا بڑے بڑے مناظر زور دے دیکر تھک رہے مگر جنبش نہ کی جناب مولوی شیخ احمد صاحب دیوبندی لعلی اللہ مقامہ مؤلف انوار الہدیٰ و شمس الضحیٰ وغیرہ کے خریدنے میرے سامنے مدرسۂ دیوبند میں جناب خلیل احمد صاحب کو تصویر غالب و مغلوب دکھا کر جواب چاہا مگر اس کی پرخوف و رعب ڈالنے والی صورت دیکھ کر ایسے روکش ہوئے کہ پھر نظر بھر کر اس دستی تصویر کے خط و خال کو نہ دیکھا اور حسب تقلید علمائے قدیم و جدید خاموش ہو کر گوشہ نشین عافیت ہو گئے ابتدا میں

RekhtaDownload.com

میں میرا ارادہ ہوا تھا کہ جناب حافظ خلیل احمد صاحب کی مایہ استدلال کو جو آیۂ مبارکہ ہو الذی ارسل رسولہ سے کیا گیا تھا بامداد تفاسیر اہلسنت توڑ پھوڑ کر ریتا کا کھیت کر دوں مگر چونکہ انہوں نے عرضی دعوے میں بالفاظ ظاہر فرمایا تھا کہ ہم غالب ہیں اور شیعہ مغلوب۔ لہذا اسکی کچھ کیفیت دکھا دیگئی تھی کہ واقع میں غالب ایسے ہی ہوتے ہیں جو تحفہ و منتہی الکلام و ہدیۃ الشیعہ کے متعدد و مشجر جوابوں میں سے ایک ورق کا بھی رد نہ لکھ سکیں بجز پچیس ہزار روپیہ کے اشتہارات گلی کوچہ میں آویزاں ہو رہے ہیں ان کو پڑھکر سانس بھی نہ لیں اور اگر کوئی جاہل مرید پوچھے کہ مولوی صاحب یہ اشتہار میں نے جامع مسجد پر چسپاں دیکھا تھا آپ بھی تو پڑھکر ملاحظہ فرمائیں کیا آفت کا مضمون ہے اس کندہ ناتراشں کو یہ جواب دیں کہ جبلی تبریہ وکٹوریہ ناٹک کا تماشا ہے یا یہ کہ صیغہ دیوانی میں زید و بکر کی [illegible] کا اعلام ہے تم چپکے ہوکر سورہو ایسے کا غذات نہ دیکھا کرو۔ الحاصل پرچۂ ابتدائی میں [illegible] اس بات پر کوئی بحث نہیں کی تھی کہ ھوالذی ارسل رسولہ کا شان نزول کیا ہے اور [illegible] کس وقت اپنا اثر دکھلا کر دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کر دکھائے گی۔ قبل اس [illegible] کہ مفسرین اہلسنت نے آیۂ موصوفہ بالا کی تفسیر میں کیا لکھا ہے میں یہ بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر بالفرض آیت کا یہی مطلب ہو کہ اہلسنت بوجہ ذی حق ہونے کے تمام ادیان باطلہ اور خصوصًا مذہب شیعہ پر غالب ہیں تو یہ کلیۃً باعتبار واقعات ظاہری اہلسنت سے کیونکر چسپاں ہو سکتا ہے اسلئے قصوبر غالب و مغلوب میں بعنایت الٰہی حضرات اہلسنت کا مغلوب شیعہ ہونا باہیں دلائل واضحہ ثابت کیا گیا ہے کہ اگر حضرات سنیہ جوش غیرت سے کوشش اسکے بلیغ کرکے درپۂ تردید جوابدہی ہوں گے تو بالیقین منجملہ چند منازل مشکلہ وعسیر المرور کے کم ہر مقام

بجائے خود ہفتخوان رستم و اسفندیار سے سخت تر ہے ایک چھوٹا سا مرحلہ بھی طے
نہ کر سکیں گے بھلا یہ کب ہو سکتا ہے کہ عبقات الانوار و استقصاء الافحام
و تشئید المطاعن و بوارق و ضربت حیدریہ وغیرہا سے جو بڑا اونچا اور مستحکم قلعہ بنایا
گیا ہے اس پر کوئی دراز کمند لگا کر چڑھ سکے واللہ ثم باللہ قلعہ کے گرداگرد جو چھوٹی
چھوٹی کھائیاں مسمی بہ تحفۃ الاثنا عشریہ و انوار الہدیٰ و رسالہ سجادیہ و تشفی و اخفا
وغیرہ بنائی گئی ہیں ان کی گہرائی و چوڑائی کو دیکھ دیکھ کر ہوش اڑے جاتے
ہیں رشتۂ حیات ٹوٹا جاتا ہے سانس سیدھی نہیں ہوتی الٹ پلٹ ہو رہی
ہے ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے جب پچیس ہزار روپیہ کے انعام پر بھی کسی کو
یہ جرأت نہیں ہوئی کہ قلعہ کی جانب آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے تو پھر کیا امید ہو
سکتی ہے قلعہ سازی فن میں کچھ ایسی تعریف کے ساتھ پاس حاصل کیے
ہوئے تھے کہ کتنا ہی گولہ برسا دیجیے تیر و تفنگ چلاؤ کیا امکان کہ منزل
تک پہنچ سکے وہاں کی ہوا اس طرح لپیٹ کھاتی ہے کہ اپنی ہی چوٹ کر ضارب کو
مضروب بنا دیتا ہے دیکھو مینار فدک کے گرانے پر کیسا حملہ کیا تھا اہل سنت جماعت
نے کیسی چکچھیریاں کھائیں کسی نے لا نرث و لا نورث کی نشانہ باز بندوق
چلائی مگر انجام کار پیالہ جاٹ کر ایسے پھٹی کہ ہزارہا چھید ہو گئے کسی صاحب نے
جوہر فکر کو پگھلا کر عدم مطابقت کے باریک چھرے بنائے وہ بھی بیکار رہے
ایک حضرت نے بنظر مصالحت و رضامندی منہاج السالکین کا پستول بنایا۔
دفعتہً ایسا اڑا کہ آج تک ہاتھ نہیں آیا شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی نے ایسے
بھاری گولہ انداز کہ خانۂ اہلبیت کے گرانے پر ہر وقت کمر باندھے ہوئے مگر اس جگہ
انگر ایسے باچہ دست ہوئے کہ جذب القلوب میں و مشکلترین قضیہ قضیۂ فاطمہ
زہرا است لکھ کر گویا توپ کے منہ میں میخ ٹھکوا بیٹھے بارہ برج امامت پر جیسی تعمیل

RekhtaDownload.com

کارخانۂ قدرت سے عصمت و طہارت کا خوشبودار چونہ صرف ہوا ہے منجنیق توجیہات
سے ایسے گول گول ڈھیلے برسائے کہ ساون بھادوں کی بارش کو مات کردیا
مگر ممکن نہوا کہ ایک کنگرے کو بھی صدمہ پہنچے زمانۂ حال میں چند علما نے جمع ہو
کے مولوی ابو القاسم صاحب الہ آبادی کے کاندھے پر رکھکر ایسی بندوق
چلائی کہ جس کی پھس پھساہٹ شتر کے بعض مقامات کی آوازوں سے کم درجہ
نرکھتی تھی حضرات سنے چاہا تھا کہ شاہ خیبر گیر کے حصار ایمان میں نقب لگائیں
ہر چند مضامین مختلفہ سے کوشش و دانی کی مگر شیعہ کے دندان شکن جوابات نے
جو کہ رسالہ جات ذیل انتصار الشریعہ و اخبار و کشف الحجاب و تشفی خوارج
و ستہ ہتک المخالف وغیرہ سے دیئے گئے ہیں ایسے دانت کھٹے کئے کہ اب
تک لب نہیں ہلا سکے قصہ کوتاہ اگر حضرات اہلسنت ہزار سال سنگ خارا پر
سر رگڑیں گے اور زمین و آسمان ایک کر دیں گے تو ممکن نہیں کہ شیعہ کی مضبوط
و مستحکم عمارتوں کو کسی نوع کا صدمہ پہنچا سکیں اب میں پھر اصل معاملہ کی
طرف رجوع کرتا ہوں۔ مولف ہدایات الرشید نے بحالت میں تو کریز
ظاہر فرمایا ہے کہ اہلسنت تیرہ سو برس سے تمام ادیان باطلہ اور خصوصاً مذہب
شیعہ پر غالب چلے آئے ہیں میں سخت حیرانی کے ساتھ لکھ رہا ہوں درحالیکہ
تصریحات بالا از مدۂ افتتاح باب مناظرہ الی الآن علمائے اہلسنت ایسی مضبوطی
کے ساتھ قلعہ بند کئے گئے ہیں کہ ہلنے نہیں پاسکتے شیعہ کے جوابات کو خواب
میں دیکھکر چونک پڑتے ہیں عبقات، واستقصا و تشیید المطاعن کے پر رعب مضامین
و حجم و ضخامت سے تھر تھر کانپتے ہیں تو یہ لفظ اور خصوص مذہب شیعہ جناب
مقدام الصف نے کہاں سے نکالا بعد غور و خوض یہ نتیجہ پیدا ہوا کہ اگر اہلسنت
کو کسی دلیل و حجت قویہ سے بمقابلہ شیعہ غلبہ ہوتا تو ضرور اسکو حوالۂ قلم فرماکر

وقت انکار اہل بصیرت فرما دیتے درحالیکہ انہوں نے وجوہات غلبہ کی تفصیل میں کوتہ قلمی فرمائی لہذا سمجھا گیا کہ بلا دلیل و حجت معقولی و منقولی محض داب سکھوان شاہی سے اپنا غالب ہونا ذہن نشین فرما کر بجائے خود بغلیں بجاتی ہیں اس موقع پر عجب نہیں کہ کوئی سنی پاکباز بہ حمایت و طرفداری صاحب ہدایات الرشید یہ ارشاد فرمانے کی گنجائش پیدا کرے کہ اہلسنت کے دلائل غلبہ وہی ہیں جنکو مولف ہدایات الرشید نے اپنی کتاب میں بعد اظہار لفظ غلبہ درج فرمائے ان کی خدمت میں گذارش کرنے کا مجھکو بہت اچھا موقع مل رہا ہے کہ بصد ادب عرض کروں کہ اے حضرات ذرا ہوش کیجئے اور کچھ سوچ سمجھکر لکھیے جو جو معاملات اپنی کتاب [illegible] بہ مونۂ عجائب قدرت خداوندی میں درج فرمائے ہیں وہ سب تحفۂ اثنا عشری و منتہی الکلام و ہدیۃ الشیعہ و آیات بینات وغیرہ میں آچکے ہیں جنکے جوابوں کا مجموعہ تقریبا (۶۵) مجلدات [illegible] ب تصریح تصویر غالب و مغلوب و اشتہار آئینہ حق نما ہے ایسے مضامین پامال و مقدوح [illegible] پر مستدل ہونا سراسر دلیل عجز و بیچارگی ہے نہ کہ غلبہ ہاں اگر صاحب ہدایات [illegible] روشنی کے پرتو سے پچھلے علماء کو شیعہ کے شکنجۂ دار و گیر سے چھڑا کر کوئی اپنی [illegible] تو سمجھا جاتا کہ گو پہلے حضرات سنیہ کے پنبہ دہنی نے سنیوں کے صاف و مجلی مذہب کو زنگ سکوت و چرک خاموشی سے تیرہ و بے نور کر دیا تھا مگر مولف ہدایات الرشید چودھویں صدی میں ایسے غیر معمولی چمکدار ستارے نکلے کہ اہلسنت کے خانۂ بے نور کو رشک کوہ طور کر دیا پس ثابت ہوا کہ دلفظ خصوص مذہب شیعہ لکھکر محض دھوکہ دہی و افترا پردازی سے اپنے دینی بھائی کھنڈے فقائی کو ایک مسرت تازہ دلائی ہے کوئی جدید مضمون بیان نہیں کیا تھا البتہ پرانے چراغدان پر نکے نئے چراغ میں تو دار و مردخاں تیل بھر کر

١٠

کچھ ٹھٹا دیا تھا جسکو ہمارے صرصر کلام کے ایک جھونکے کی بھی برداشت نہ ہوئی اور فوراً خاموش ہو گیا واضح رائے ارباب بصیرت ہووے کہ غلبہ کئی قسم سے حاصل ہوتا ہے اول دلیل و حجت دوم سلطنت سوم کثرت و جمعیت اقسام ثلاثہ سے پہلی قسم کا غلبہ تو حضرات اہلسنت کو کبھی حاصل ہوا ہی نہیں اور نہ انشاء اللہ تا قیام قیامت ہوگا تحفہ و منتہی الکلام و ہدیۃ الشیعہ و آیات بینات وغیرہ کے جوابوں سے جو سنگین قلعہ بنا کر جمیع متکلمین اہلسنت کو نظر بند کیا گیا ہے ان محکم و استوار عمارتوں سے کسی دیوار کو گرائیں شیعہ نے زنجیر کلام میں جکڑ بند کر کے جو سلسلہ ڈالا ہے اس کو کسی حداد کامل فن و سبکدست سے تڑوائیں تو غالب ہونے کا دعوے پیش کریں رہی صورت دوم و سوم البتہ غلبہ سلطنت سے شیعہ اور پیشوایان ملت شیعہ کو ایسا مٹایا کہ نام و نشان تک باقی نہ چھوڑا خاندان بنی امیہ و بنی عباس نے وہ تلوار چلائی کہ گیارہ اماموں کو شہید کر کے تمام بنی ہاشم کا قلع قمع کر دیا زندہ سادات دیوار میں چنوا دیئے ان کے خون سے مٹی آلودہ کر کے مکانات بنا ڈالے دنیا کی نئی پرانی تاریخوں میں اگر ظلم رسیدہ لوگوں کی فہرست انتخاب کی جائے تو خاندان نبوت سے زیادہ مظلوم کوئی گروہ منتخب نہ کیا جائے گا سرکار ابد پائیدار دولت انگلشیہ کے سایہ عاطفت میں اگر اب ذرا کچھ سانس سیدھی کی ہے مگر اب بھی پرانے جوش و خروش و تعدی سے کچھ نہ کچھ نوک جھونک دخل در معقولات ہمارے رسومات مذہبی میں کئے جاتے ہیں حضرات کے دماغ سے اس وقت تک بوئے ظلم و جور نہیں گئی عالمگیر و چنگیز خاں وغیرہ کا زمانہ سمجھے ہوئے ہیں گیارہ اماموں کے قتل کرانے اور خاندان نبوت کے صفحہ دنیا سے مٹانے میں کوشش کرنے والے سنیان چار یاری تھے ظالمان آل محمدؐ کی اگر ہم سے کوئی فہرست

RekhtaDownload.com

مانگے یا خود کتاب سے انتخاب کرے تو عموماً وہی حضرات پکارے جائیں گے
جو کہ مثل سنیان ذیشان ثلاثہ و امثالہم کو خلیفۂ برحق و جائز الاطاعت سمجھنے
والے تھے خیر زمانہ گذشتہ کے شیعہ پر جو گذرنا سو گذرا اگر بحمد اللہ کہ شیعیان
سکنائے ہندوستان بدولت سرکار انگریز بہادر دام اقبالہ اہلسنت کے ظلم
بے حد سے جیسے بتیس دانتوں میں زبان بچی ہوئی ہے محفوظ ہیں مگر در حقیقت
امیر کابل نے سنت معاویہ کو شاخ طوبےٰ سمجھکر ایسا مضبوط پکڑا ہے کہ ہزارہا
شیعیان و موالیان اہلبیت کو قتل و جلاوطن کرکے ملک ہزارا و بربر کو زیر و زبر
کردیا ان ظالموں کی کیفیت اخبارات میں دیکھکر منتقم کے حضور میں بصد ادب عرض
کرنا پڑتا ہے کہ گورنمنٹ عدل گستر کے سایۂ امن میں مثل ہمارے وہ ظلم رسیدہ جماعت
بھی آجاوے رہی تیسری صورت یعنی کثرت و جمعیت اس لحاظ سے بھی من حیث
الاتفاق اہلسنت ہی مورد و مصداق [illegible] ہوئے ہیں دیکھو تو تمام دنیا کی چھوٹی قومیں
اور اراذل اسلام مثل دھنے جولاہے نائی دھوبی کنجڑے قصائی نیچہ بند اور نان
بائی گاڑیے جھونجھے رنڈی بھڑوے بھانڈ میراثی ہیجڑے مخنث کان میلے سینگی
لگانے والے اور تمام خانہ بدوش و صحرانشین مثل سپیرے بنجارے وغیرہ سنی
المذہب ہیں اور شیعہ اقل قلیل وہی بیچارے مظلوم اور ستم رسیدہ اکثر تو
مغل اور سادات اور کمتر اور حضرات ہیں حیثیت یعنی شوکت و سلطنت و
کثرت و جمعیت وغیرہ اہلسنت کا شیعہ پر جھگڑے قصہ لاٹھی اور سونٹے
سے غالب ہونا تو مسلم کیونکہ بقول مشہور ہاتھی گھر کی فوج کو مارا کرتا
ہے مگر دیگر مذاہب و ادیان باطلہ پر اہلسنت کیونکر غالب قرار دیئے جاسکتے
ہیں ۔ باقی آئندہ فقط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصویر غالب و مغلوب

سلسلۂ سوم

اگر بروئے حجت کہیے تو حضرات اہلسنت نے اپنی قوت دماغی سے آج تک کوئی
ایسی دلیل پیدا نہیں فرمائی جس میں اُن کا متفرد ہونا تمام طرق اسلام
نے مان لیا ہووے لیجئے اک بڑے سے بڑا اور بھاری سے معاملہ قرآن پاک
ہے اہلسنت بالعموم فرماتے ہیں کہ قرآن کو جیسا ہم جانتے اور سمجھتے ہیں ایسا دنیا
میں کوئی بھی نہیں جانتا اور ہر ہر آیت پر ہر شخص اپنا جھونپڑا بناتا ہے شیعہ
کی نسبت تو اُن کا یہ ہی خیال ہے کہ اس گروہ سے مدبر طبیعت نے مادۂ قرآن
فہمی سلب فرما لیا ہے مگر قدرت خدا کی عجیب و تماشا کرنی ہے کہ اہلسنت
کا ایک بڑا عالم و فاضل مسمّٰے بہ عماد الدین معزز [illegible] خویش و قبیلہ لدھیانہ
میں نصرانی ہوا جناب نے عیسائی ہوتے ہی پہلا حملہ قرآن پر کیا [illegible] خود
اکثر مقامات قرآن کا خلاف محاورہ اور غلط ہونا ثابت کیا اہلسنت پر لازم
تھا کہ پادری صاحب موصوف کے حملوں کو روکتے قرآن کا محاورہ عرب پر صحیح
طریقہ سے نازل ہونا ثابت فرماتے مگر تعجب ہے کہ ایسے ایسے حفّاظ و علماء نے
جنہیں اہلسنت کو تمامتر ناز ہے چوں بھی نہ کی آخر کار مرد میدان کلام جناب
مولانا و مقتدانا مولوی سید محمد صاحب ادام اللہ جلالہ نے بذریعہ کتاب
مستطاب تنزیہ الفرقان ایسا جواب دیا کہ تمام مسلمانوں نے سر پر رکھ لیا۔
واللہ مجھ سے بمقام نگر ملّا مراد صاحب پنجابی نے جو کہ جابجا مناظرہ بازیاں [illegible]

میں بجانب اہلسنت شریک ہوئے تھے فرمایا کہ حق تو یہ ہے کہ جناب مولوی سید محمد صاحب نے اسلام و اہل اسلام پر یہ ثبوت قرآن کتاب تحریر فرما کر بڑا بھاری احسان فرمایا پھر جناب خلیفہ محمد حسن صاحب اعلی اللہ مقامہ وزیر اعظم ریاست پٹیالہ نے بنظر عجیب و طریقہ غریب نسخہ اعجاز التنزیل ارقام فرما کر تمام مسلمانوں کو اپنا مداح بنایا عقلائے اہلسنت غور فرمائیں کہ ادیان باطلہ پر یہی صورت غلبہ ہوتی ہے جیسے کہ علمائے اہلسنت سے وقوع پذیر ہوئی۔ شیعہ کے سامنے آنکھ نہ کرنا اور بقولے ٹر ٹر دیدم دم بخشیدم ـ سانس نہ لینا تو حق بجانب تھا کہ ان کی دلائل کے مقابلہ میں زبان ہلانا مثل صید دام کلام کے پھندے میں پھنس جانا ہے مگر عیسائیوں کے مقابلہ میں یہ خاموشی و چپ رہنی سوائے عجز و بیچارگی کسی ادا پر محمول نہیں ہو سکتی اگر حضرات اہلسنت کو یہ غرہ ہو کہ یہ ثبوت نبوت آنحضرت دلائل پیش کی گئی ہیں یہ بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ثبوت وحدانیت و نبوت آنحضرت [illegible] اسلام کے دلائل بوجہ اتحاد و وحدت عقیدت ایک ہی سمجھے جاتے ہیں اگر مخالف علمائے اہلسنت نے کوئی جداگانہ دلیل پیدا کی ہو تو ارشاد فرماویں کہ فلاں مضمون طائفہ اثنا عشریہ کے دائرہ فکر سے سر نکال کر شاہد دلفریب بنا ہے حقیقت الامر یہ ہے کہ اصل غلبہ خدائے کریم نے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ و آلہ کے دست مبارک پر جاری فرمایا تھا جس وقت کہ فصحائے عرب کو اشتہار دیا گیا کہ اگر قدرت رکھتے ہو تو سورۂ مبارکہ انا اعطینا کے برابر کچھ الفاظ و فقرات جنکا سیاق کلام فصاحت و بلاغت سے بھرا ہوا ہو لاؤ مگر ایک بھی قادر نہوا اور تمام عرب جنکو فصاحت کلامی میں اعلے درجہ کا ملکہ اور مذاق کامل تھا دروازہ بند کرکے بیٹھ رہے اور اگر یہ فرمائیے کہ بوجہ شوکت و تسلط اہلسنت کو ادیان باطلہ پر غلبہ ہے وہ بھی کسی

RekhtaDownload.com

طرح صحیح نہیں ہو سکتا آج کل کے مسلمان دسنیان ذیشان تو کجا کے خود رہے میں
یہاں تک ترقی کر کے مدعیان غلبہ کو بتا سکتا ہوں کہ حسب مفاد آیۂ موصوفہ بالا نہ
خود رسالتمآب صلعم کو غلبہ ہوا اور نہ ان لوگوں کو جنہوں نے فتوحات کر کے بلاد مشرکین
میں اسلامی جھنڈا گاڑ کر بتخانوں کو توڑا مساجد تعمیر کیں نعرہ اللہ اکبر سے منکران
اسلام کے جگر پاش پاش کئے صدہا کتب خانے جلوا دیئے جرنیلی کے خطاب پائے
جیسے کہ حضرت عمر آیۂ ہو الذی سے جو غلبہ مراد ہے وہ اور ہی ہے جسکو انشاء اللہ عنقریب
بیان کروں گا جماعت و کثرت کے اعتبار پر بھی اہلسنت اور مذاہب سے بدرجہا
گھٹے ہوئے ہیں کیونکہ اگر تمام دنیا کے مذاہب جمع کر کے اہلسنت کو تفریق کیا جائے
تو شاید اتنی بھی مناسبت پیدا نہ ہو کہ جیسے آٹے میں نمک کو ہوتی ہے میں کچھ نہیں سمجھ
سکتا کہ صاحب ہدایات الرشید کی اہلسنت کے غالب بیان فرمانے سے کیا مراد ہے
اگر اہلسنت بموجب آیۂ موصوفہ بالا [illegible] میں کل غالب ہیں تو فی زمانا مسلمانوں کا
بجمیع اعتبارات ظاہری مغلوب ہر ملت ہونا کیا معنی رکھتا ہے آج اسلام کی وہ
صورت ہو رہی ہے کہ دیکھنے والے غربت و فلاکت کے آثار سے خوف زدہ اور
وحشتناک چہرہ سے معائنہ کر کے کف افسوس مل رہے ہیں عالیجناب حالی صاحب
شاعر بے بدل نے جن کی فصاحت و بلاغت کو اہل زبان مانے ہوئے ہیں نہایت پُر درد
و گریہ خیز الفاظ میں اس کا مرثیہ لکھا ہے جناب سید احمد خاں صاحب بہادر [illegible]
نے جن کو خیر خواہ مسلمانان ہند سمجھنے میں چون و چرا کرنا تعصب کی کند چھری سے
مرغ انصاف کو تڑپانا ہے مدت سے صف ماتم بچھا کر اسلام کی موجودہ حالت کو
دم واپسین قیاس کر کے سورۂ یٰسین و والصافات پڑھنی شروع کر دی ہے
جناب معلی القاب والا خطاب ڈپٹی نذیر احمد خاں صاحب نے جو لیکچروں میں
تقریری فوٹو سے اس کے مدفون ہونے کا نقشہ دیا ہے لائق توجہ اطبائے جناب

RekhtaDownload.com

مولوی مہدی علی خاں صاحب بہادر محسن الملک نے جو لیکچروں میں گلرزیاں کی
ہیں قابل قدر ہیں ائے ہائے وہ اسلام جس کے خوف و دبدبہ سے روجیں فنا ہوتی
تھیں اب ایسا کم طاقت و مغلوب ہر ملت ہوگیا کہ تمام قومیں اسپر چہار طرف سے
حملہ کر رہی ہیں بانی اسلام ظالم اور اشاعت اسلام بظلم قرار دی گئی ہر قوم نے
بالجزم ارادہ کرلیا ہے کہ اسلامی جہاز کو ایسا غوطہ دیا جائے کہ تحت الثرے پر
پہنچ کر پھر سر نہ اُبھارے اخباروں میں دیکھا گیا ہے کہ دولت عثمانیہ کے ٹکڑے
سلاطین یورپ اپنے نامزد فرما رہے ہیں حملہ پر حملہ ہوتا ہے ہر طرح کے دباؤ
ڈالے جاتے ہیں سفرائے سلطنت ہائے غیر بیدار باش کہہ رہے ہیں مگر فرط
نقاہت و شدت ضعف سے کچھ ایسا مضمحل ہوگیا ہے کہ سر نہیں اٹھاتا اس
طرح ہاتھ پاؤں پھیلائے پڑا ہے کہ گویا دم ہی نہیں کچھ عرصہ سے لوگوں کا عام
مقولہ ہوگیا ہے کہ مسلمانی در کتاب و مسلمان در گور بعض نے جل بھن کر یہ بھی کہدیا ہے
مصرع جرم اس عہد میں ٹھہرا ہے مسلماں ہونا ۔ میری دانست میں تو سوائے
صاحب الرشید یا ان کے ہم خیالوں کے اور دنیا کا کوئی عقلمند مخالف ہو چاہے وہ
اہلسنت کو ادیان باطلہ پر غالب بتانے میں جسارت و مبادرت نہیں کرسکتا ہے
تفسیر آیۂ ہوالذی کی حقیقت ظاہر کرتا ہے کہ اس سے مفسرین قرآن نے کیا مطلب
نکالا ہے واضح رائے ارباب دانش ہووے کہ غالب اسکو کہتے ہیں جس کو قوت
شوکت سے تمام عالم پر ایسا تمکن و تصرف ہو کہ تمام آدمی اس کے تابع و منقاد
ہوں اصل حقیقت یہ ہے کہ قرآن پاک میں اکثر آیات بطور پیشنگوئی وارد ہوئی
ہیں اور وہ بالیقین ایسی ہیں کہ جن سے مسلمان مخالفان اسلام کے سامنے بہ ثبوت
رسالت آنحضرت محتج ہوتے ہیں جیسا کہ آیۂ مبارکہ استخلاف اہلسنت. آیۂ موصوفہ
سے خلفائے کرام رضوان اللہ تعالے کا دور خوش انجام مراد لیتے ہیں شیعہ کہتے ہیں

کہ وہ زمانہ ابھی تک نہیں آیا۔ تحفہ وغیرہ کے جواب اس بحث میں قابل ملاحظہ ہیں
اور خصوص رسالہ دافع المغالطہ مؤلفہ جناب مولوی عمار علی صاحب مرحوم و مغفور
ایسے ہی آیہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ہے جس پر مؤلف ہدایات الرشید
نے تکیہ کرکے پاؤں پھیلائے ہیں سوائے صاحب ہدایات الرشید اور سب مسلمانوں کا
اتفاق ہے کہ آخر زمانے میں ایک وقت ایسا ضرور آنے والا ہے جس میں مسلمانوں کو
پورے طور پر غلبہ حاصل ہو اور کل اقوام اہل اسلام کے زیر حکم آجائیں یہ وہی
وقت ہوگا جبکہ جناب عیسیٰ علیہ السلام چرخ چہارمین سے نازل ہو کر بہ تبعیت
امام آخر الزمان علیہ السلام کار فرمائے ملک گیری ہوں گے اور قاف سے تا قاف
مذہب حق پھیل جاوے اور ابر رحمت پھیل جائے گا اس بات کی شہادت میں حقیر
بہت کچھ ثبوت پیش کر سکتا تھا مگر بخوف طوالت و ملال ناظرین چند مختصر شہادتوں
پر اکتفا کرتا ہے ان کے ملاحظہ سے انشاء اللہ ناظرین حق آگاہ پر واضح ہو جائیگا
کہ مؤلف ہدایات الرشید علمائے اہلسنت کے کلام سے بے وسعت نظری نہیں رکھتے
ہیں کہ اپنے مذہب کی عمدہ اور منتخب تفاسیر سے جو کہ عموماً [illegible] میں درست
فرسودہ طلبا ہیں محض نابلد و بے خبر ہیں امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں جن کی
جلالت شان اہلسنت کے نزدیک دنیا کی حد غایت تذکرا اس پار پہنچ گئی ہے
آیہ ھو الذی ارسل رسولہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ابو ہریرہ سے روایت کی
ہے کہ یہ آیت بمقام بشارت نازل ہوئی ہے آنحضرت سے خدائے کریم نے وعدہ
فرمایا ہے کہ مذہب اسلام کو تمام ادیان و مذاہب پر غالب کرے گا لیکن یہ غلبہ اہل
اسلام کو اس وقت حاصل ہوگا جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان چہارم سے
نزول فرمائے تختۂ خاک ہوں گے اور سدی مفسر کا یہ قول ہے کہ جس وقت امام
مہدی آخر الزمان علیہ السلام خروج فرمائیں گے تب اثر غلبہ ظاہر ہوگا کیونکہ افراد

RekhtaDownload.com

بنی آدم سے اس وقت پر روئے زمین کوئی ایسا نہ ہوگا جو مطیع اسلام و خراج گذار نہ ہو
بنظر اطمینان تفسیر کبیر کی عبارت مندرجہ صفحہ (۶۲۶) نقل کی جاتی ہے (قال ابوہریرۃ
ھذا وعد من اللہ تعالیٰ بجعل الاسلام غالباً علی جمیع الادیان وتمام
ھذا انما یحصل عند خروج عیسیٰ وقال السدی ذالک عند خروج
المھدی لایبقی احد الا دخل فی الاسلام او ادی الخراج ۵ تفسیر جلالین مطبوعہ
مطبع مجتبائی کے صفحہ ۱۰۶ پر یہ عبارت لکھی ہے ھو الذی ارسل رسولہ محمداً
بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ یغلبہ علی الدین کلہ جمیع الادیان المخالفہ
ولو کرہ المشرکون ذالک لفظ جمیع الادیان مخالفہ مندرجہ تفسیر جلالین متذکرہ بالا
صاف طور پر دلالت کرتا ہے کہ غلبۂ عام و تام کے لئے کوئی خاص وقت موعود
من اللہ ہے اور یہ وہ زمانہ ہے جس کو امام فخر الدین رازی نے بقول ابوہریرہ
صحابی و سدی مفسر نزول عیسیٰ و ظہور امام محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وابستہ
و متعلق فرمایا ہے ملا محمد حسین کاشفی نے ایک تفسیر مسمیٰ بہ تفسیر حسینی لکھی ہے اسکا
اردو زبان میں ترجمہ ہوگیا ہے تفسیر موصوف میں بمقام تفسیر آیت موصوفہ بالا یہ
عبارت لکھی ہے ھو الذی الخ وہی خداوند کہ جس نے اپنے فضل و کرم سے ارسل
رسولہ بھیجا پیغمبر اپنے کو کہ محمدؐ ہے (بالھدیٰ) ساتھ قرآن کے کہ محض ہدایت و
دین الحق اور ساتھ دین حق کے کہ اسلام ہے لیظہرہ تاکہ ظاہر اور غالب کرے دین
اپنے کو (علی الدین کلہ) اوپر سب دینوں کے اور منسوخ کرے ان کے احکام کو
اور وہ بعد نزول عیسیٰ ہوگا کہ روئے زمین پر سوائے دین اسلام کے کوئی دین
نہ رہے گا (ولو کرہ المشرکون) اور اگرچہ کراہت رکھیں سوائے ازیں شیخ سلامت علی
ولد شیخ محمد مجیب دہلوی معروف بہ حذاقت خان نے ایک کتاب مسمیٰ بہ تبصرۃ الایمان
رد شیعہ میں بالکل بطرز تحفہ شاہ عبدالعزیز دہلوی لکھی ہے اس کتاب کے باب

Rekhtadownload.com

دوم میں شیخ صاحب ممدوح لکھتے ہیں (کہ مختار اہلسنت آنست کہ امام مہدی از بنی فاطمہ در آخر زمان بوجود خواہد آمد کہ او ہدایت عالمین و تقویت دین خاتم المرسلین خواہد نمود و مصداق آیت کریمہ (ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ) آشکارا خواہد کرد و حضرت عیسےٰ علیہ السلام بامداد آنحضرت نزول فرمودہ بہ تخریب اعدائے طریق خواہد کوشید۔ و دین اسلام بر ہمہ ادیان بلند تر خواہد شد)۔ یہی عقیدہ تمام مفسرین شیعہ کا ہے کہ ہنگام ظہور و خروج قائم آل محمدؐ و نزول جناب عیسےٰ علیہ السلام مسلمانوں کو ایسا غلبہ ہوگا کہ کفار و مشرکین حسرت و ندامت سے ان کی نا بحالت معائنہ کرکے صف ماتم بچھا کر بوریا نشین کراہت ہوں گے شیعہ کی ایک اردو تفسیر مسمیٰ بہ عمدۃ البیان بھی دیکھو تو آیہ ہوالذی کی تفسیر اسی طرح کیگئی ہے جیسے کہ حضرات ... کرتے ہیں ہوالذی ارسل وہ خدا ہے کہ بھیجا اس نے رسولہ بالہدیٰ پیغمبر اپنے کو ساتھ ہدایت کے کہ وہ معجزہ اور قرآن ہے ودین الحق اور ساتھ دین حق کے کہ وہ دین اسلام ہے لیظہرہ تاکہ غالب کرے اس دین کو علی الدین کلہ اوپر دین کے یعنی سب دینوں پر اسکو غالب کرے ولو کرہ المشرکون اگرچہ مکروہ جانیں مشرکین اور ناخوش ہوں اسکے غالب ہونے سے اس واسطے کہ کسی دین میں ایسی توحید نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ یہ وعدہ وقت نازل ہونے عیسےٰ کے آسمان سے اور ظاہر ہونے مہدی آل محمدؐ کے وفا ہوگا کہ تمام قومیں اسلام کو قبول کریں اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بلند ہونا کلمۂ اسلام کا اور غالب ہونا اس کا اس زمانہ کے بعد ہوگا اور قسم ہے اس شخص کی کہ جان میری اسکی قدرت میں ہے کہ دین اسلام کو غالب کرے سب دینوں پر یہاں تک کہ باقی نہ رہے کوئی بستی مگر یہ کہ صبح کو اور شام کو آواز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی سنیں بس کہ یہ بات بخوبی پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ باتفاق شیعہ و سنی مطلب آیت یہی ہے

RekhtaDownload.com

کو مسلمانوں کو ایک وقت خاص میں پورا غلبہ حاصل ہوگا پس صاحب ہدایات الرشید کا یہ نغمہ بیرنگ و دعوے خلاف وقت و بے ڈھنگ عجیب نہیں کہ اہلسنت کی طبیعت سے شش پرانی دوائیوں کے بے اثر ہوکر ان کی وحشت کلام کے لئے کوئی ضرر رساں مادہ پیدا کرے کمال افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ علمائے اہلسنت تقریظوں میں ایسی کتاب کو جس نے بالکل خلاف تفاسیر ترتیب پائی ہے مولف کا دماغ بے جا خوشامد کے گدگداہٹ سے عرش اعلےٰ پر پہنچانے میں نہایت چیرہ دست ہوگئے ہیں شیعہ مذہب میں ایسے شخص کو جو کہ اپنی رائے اور خواہش طبیعت سے آیات قرآنی کی تفسیر بیان کرے نہایت ہی برے لفظوں میں لکھا ہے اور سختی کے ساتھ منع کیا ہے کہ تفسیر قرآن میں رائے کو دخل نہ دیا جاوے چونکہ جناب حافظ خلیل احمد صاحب نے دھنے جولاہوں کا دل خوش کرنے اور کتاب کی بکری سے کیسہ پر کرنے کی غرض سے [illegible] (آیہ وہو الذی) کی تفسیر میں بخلاف جمہور اہلسنت قلم کو گرم رو عرصہ خودسری فرمایا ہے لہٰذا اس قضیہ کے فیصلہ کو کہ اپنی طبیعت سے تفسیر قرآن کرنے میں صاحب ہدایات الرشید کس حد تک قابل مواخذہ ہیں منصفان اہلسنت کی رائے عالی پر محول کئے دیتا ہوں جناب حافظ محمد خلیل صاحب کی تفسیر دانی پر مجھکو عالمگیر کے زمانہ کا ایک قصہ یاد آگیا اس کا بیان کرنا غالبا خالی از لطف نہوگا اہلسنت فقیروں اور درویشوں سے نہایت اعتقاد رکھتے ہیں اور ان کے خیال اس بارہ میں ایسے وسیع ہوگئے ہیں کہ فقرا کو کارخانۂ قدرت کا رجسٹری شدہ مختار عام جانتے ہیں چونکہ فقیروں کا عام طریقہ ہے بھنگ و چرس پینا کونں برہنہ رہنا نماز نہ پڑھنا روزہ نہ رکھنا پاک و ناپاک و حرام و حلال میں تمیز نکرنا بس ایسے شخص کو حضرات اہلسنت اپنے حسن خیال و طبیعت کی سادگی سے غوث و قطب و ابدال وغیرہ آسمانی آدمی سمجھنے لگتے

ہیں ایسی ہی صفات کے درویش صاحب مع خیل مریدان دہلی میں جمنا کے کنارہ
پر وارد ہوئے درویش پرستوں میں ایک دھوم مچ گئی کہ انسانی شکل و شباہت
میں کوئی فرشتہ اتر آیا پھر کیا تھا یہ چل وہ چل جو شخص حضرت کی زیارت کرکے
واپس آتا ہے جامہ میں پھولا نہیں سماتا ہے ایک کہتا ہے پیر دستگیر کی قسم آٹھ آٹھ
روز کھانا نہیں کھاتے دوسرا کہتا ہے شاہ نظام الدین اولیا زندی زندہ بخش کے
مزار کی قسم کھانا کیسا شاہ صاحب کو کسی نے ہگتے بھی نہیں دیکھا اک کہتا ہے
کہ سبحان اللہ بحمدہ کتنے ہی روپیہ پیش کرو کیسا ہی ہدیہ دو حضرت آنکھ بھی
تو اٹھا کر نہیں دیکھتے بڑے بے پرواہ ہیں مرید البتہ سب مال سمیٹ لیتے ہیں
ایک جوان بولا حضرت کو سوائے رنڈیوں یا بے ریشہ چھوکروں کے اور کسی طرف
رغبت ہی نہیں اور چونکہ حضرت کو جناب باری سے عشق حقیقی حاصل ہے لہٰذا
جوان جوان رنڈیوں اور بے داڑھی مونچھ کے لونڈوں سے عشق مجازی اور پاک
محبت پیدا کرکے عشق حقیقی کی مشاقی کرتے ہیں سبحان اللہ ہمارے حضرت کو نیند
ہی نہیں آتی جب تک رنڈیاں پیر نہ دبائیں دو چار [illegible] سیلا میں قوال
طبلہ اور سارنگی سے حقانی باتیں نہ سنائیں شدہ شدہ یہ خبر خوشامدیوں نے
بادشاہ تک پہنچائی کہ دہلی کے نصیب جاگ گئے دوڑے قدم پکڑ لیئے شاہ دین
و دنیا ہی ہیں بادشاہ اول تو قید مذہبی سے خود بھی فقیروں کے معتقد تھے
دوسرے (رساکین دولت از گفتار خیزد) لوگوں کی اشتیاق ریز باتوں نے زیادہ
مشتاق کیا مع خدام و حشم نہایت عظیم الشان سے آستان بوس ہوئے دیکھا
کہ اک قد آور فقیر بڑا موٹا تازہ لمبی لمبی مونچھیں سرخ سرخ آنکھیں لنگوٹ باندھے
ہوئے دو زانو بیٹھا ہے دو چار رنڈی بھڑوے پیر دبا رہے ہیں مرید پیالہ پر
پیالہ دے رہے ہیں حاجتمند سر جھکائے ہوئے چپ چاپ بیٹھے ہیں بادشاہ

RekhtaDownload.com

ان کی پُررعب و خوفناک صورت دیکھکر ایک طرف بیٹھ گئے اب کیا تھا فقیر صاحب اور بھی اکڑ گئے بالکل مستغنی بن گئے بہت دیر کے بعد سر اُٹھایا مصلحتاً بادشاہ کو تو منہ نہ لگایا مگر نعمت خان عالی وزیر سے مخاطب ہوکر پوچھا کہ (بگیر سکندر جل کرنین اور امام حسین علیہ السلام کی زیچ کربل میں کیا جھج پڑی) یعنی اے وزیر سکندر ذوالقرنین اور امام حسینؑ کی باہم کربلا میں کیسی جنگ ہوئی نعمت خان عالی تو ایک بنے ہوئے آدمی تھے اور فی الجملہ بادشاہ کی حضور میں خوش طبعی کے بھی عادی ہو گئے تھے عالمگیر و دیگر فقیر پرستوں کو ندامت و خجالت دینے کی غرض سے سُنکر کہا کہ سبحان اللہ حضرت کو سوائے فصاحت و بلاغت و کشف و کرامات و سیر افلاک تاریخ دانی میں بھی اعلےٰ درجہ کا ملکہ اور واقفیت حاصل ہے ایسے ہی آیہ ہوالذی کی تفسیر سے اگر مولوی خلیل احمد صاحب سرآمد مفترین زمانہ سمجھے جائیں تو شاید اس تاریخ دان فقیر سے کم رتبہ پر شمار نہ ہوں گے؛ باقی آئندہ

RekhtaDownload.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصویر غالب و مغلوب

سلسلہ چہارم

جناب شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی کا رسالہ مسمّیٰ بہ تحفہ اثنی عشریہ حضرات اہلسنت کی نگاہ میں ایسی وقعت رکھتا ہے کہ ہر سنّی پاک طینت اس کتاب صدہا جواب کو نقل لوح محفوظ سمجھکر یہی اعتقاد کئے ہوئے ہے کہ جو کچھ خشک و تر

مضمون خدّام شاہصاحب کی قلم صدق رقم سے نکل گیا ہے وہ عین حق و ثواب ہے
اور ممکن نہیں کہ دنیا میں کوئی شخص اس کے سامنے قلم اُٹھا سکے جب کبھی منجانب
شیعہ حضرات اہلسنت کے گوش زد ہوتا ہے کہ تحفہ کے اس قدر جواب لکھے
گئے ہیں کہ چھاپہ خانوں کے پتھر گھس گئے کاتبوں کی کثرت کتابت سے ہاتھ ورم
کر گئے ولایت سے کاغذ گراں ملنے لگا شیعہ ان کو خریدتے خریدتے مفلس ہو گئے
موسم برسات میں کتابوں کو دھوپ دیتے دیتے تھک گئے الماریاں کثرت
انبار سے ٹوٹ گئیں یہ حیرت خیز باتیں سُنکر دفعتہً اہلسنت چونک پڑتے ہیں
جھجک کر کہنے لگتے ہیں کہ کیا آفتاب سمت مغرب سے طلوع کیا کیا قیامت قریب
آگئی جو [illegible] ہوا۔ لکھے گئے اہلسنت کو اس کتاب سے کچھ ایسا حسن ظن ہو گیا
ہے کہ کسی طرح دل [illegible] نہیں کرتے کہ تحفہ کا کوئی جواب دیا گیا ہو گا اگر کہا
جائے کہ جناب ذرا دیکھئے ہمارے [illegible] فلاں باب یا تمام ابواب کا جواب
موجود ہے تو خوف سے آنکھ اُٹھا کر دیکھتے [illegible] صاحب تحفہ لکھ گئے ہیں
اسکو اوراد و وظائف میں داخل کیے ہوئے ہیں شاہ [illegible] نے سنی صاحبوں
کی طبائع کو مذہب شیعہ سے نفرت دلانے کی غرض مرکوز خاطر فرما [illegible] دیا ہے
میں جوالزام قلم فرما دیا ہے کہ مذہب شیعہ عبد اللہ ابن سبا یہودی سے رواج
پذیر ہوا ہے ہر اہلسنت باتباع شاہصاحب اس واقعہ کو اس طرح اعتقاد
کیے ہوئے ہے کہ جیسے میران پیر غوث الاعظم کے پائے مبارک کو تمام اولیا
اللہ کے دوش پر مقدم سمجھے ہوئے ہے کوئی کہتا ہے کہ عبد اللہ ابن سبا گروہ ہے
اور شیعہ چیلے بعض فرماتے ہیں کہ خدا ابتر کرے ابن سبا کا جس نے اسلام کو تتر
بتر کرکے تخم نفاق بو کر حسد و عداوت و بدعت و شقاوت کے کھیتوں کو لہلہا
دیا جناب مستطاب معلی القاب مولوی مہدی علی خاں صاحب بہادر مؤلف

RekhtaDownload.com

آیات بینات لکھتے ہیں کہ عبد اللہ ابن سبا شیعوں کا دادا مگر واہ رے مصنف
رمی الجمرات کیا ہی پھڑکتا ہوا جواب دیا ہے مولوی صاحب موصوف نے لکھا ہے
کہ میں سنی ہوں اور میرے والد ماجد شیعہ ہیں صاحب رمی الجمرات نے مذاقیہ لکھا ہے
کہ ہر گاہ آپ اپنے باپ کو شیعہ بتلاتے ہیں اور ابن سبا کو شیعوں کا دادا پس اس
حساب سے وہ ملعون جناب کا پردادا ہوا۔ الحاصل ہر چند کہ علمائے کرام شیعہ نے
شاہ صاحب کی اس ادعائے باطل کو کہ مذہب شیعہ نے ایک یہودی سے رواج
وشیوع پایا ہے تقریر رنگا رنگ و وجوہات متنوعہ سے باطل کیا ہے اور حضرات
اہلسنت آج تک اس کا کچھ جواب نہیں دے سکے اور نہ تا قیامت انشاء اللہ
اجوبۂ تحفہ کے ابطال پر قلم اٹھانے کی جرأت حاصل کریں گے لیکن یہ کم مایہ
و ہیچمدان و حقیر و ذلیل ایک مختصر طریقہ سے جناب شاہ صاحب کے دعوی کو
باطل کرنا چاہتا ہے کہ اہل انصاف کا دل ہل اٹھے اور ہر سنی پکار کہہ دے
کہ بے شبہ جناب شاہ صاحب نے شیعہ پر بہتان الزام لگا کر تمام سنیوں کو ایسا
دھوکہ اور مغالطہ دیا تھا کہ کسی ادنے مسلمان سے بھی نہ ہو سکے لہٰذا پیر و مرشد
سنیان میں نہایت انصاف و راست بازی سے بلا حمایت و جنبہ شیعہ کہ التماس
کرتا ہوں کہ اگر در حقیقت حسب تحریر شاہ صاحب مذہب شیعہ یہی وقعت و حیثیت
رکھتا ہے کہ ایک یہودی مردود سے اس نے نام پایا تو واللہ ثم باللہ ایسی ملت
کا فر ہونا بہتر ہے کہ اگر مخیف نے شاہ صاحب کی تحریر پر تزویر کو بلا دخل تاویل
صاف و صریح وجوہ سے باطل کر دیا تو پھر اہلسنت کو لازم ہے کہ نکار فرمائے انصاف
ہو کر حضور شاہ صاحب کو ایسا ہی سمجھیں کہ جیسا عام خلاف گو اور غلط نویسوں کو
سمجھا کرتے ہیں چونکہ شاہ صاحب نے تحفہ کے شروع یعنی باب اول میں اس بات کا
دعوے کیا ہے کہ موجد مذہب شیعہ عبد اللہ ابن سبا یہودی ہے اور جبکہ اسکا

تعلیم نے طبائع مسلمین میں اثر و رسوخ پیدا کیا تو یہ گروہ شیعہ فرقۂ ہالکین و ضالین
و مبتدعین میں داخل ہو کر ان حرکات و عادات کا مظہر ہوا جن کا ذکر ہم آئندہ ابواب
میں کرنے والے ہیں پس خیال کرنے کا موقع ہے کہ اگر میں نے وجوہات دلنشین ناظرین
و سامعین سے اس بات کو مثل آفتاب نیم روز ثابت کر دکھایا کہ جناب شاہصاحب
اس الزام کے وارد کرنے میں کہ شیعہ کا مذہب یہودی سے نکلا ہے صحیح القول
نہیں ہیں تو وہ جملہ معاملات باطل سمجھے جائیں گے جنکو دیگر ابواب میں شاہصاحب
نے الزاماً منسوب بشیعہ کر کے درج فرمایا ہے ہر چند کہ تحفہ کی ایک ایک سطر اور ہر ہر
نقطہ جناب مرزا محمد صاحب دہلوی اعلے اللہ مقامہ بزمانہ حیات شاہصاحب
بذریعہ [illegible] باطل فرما چکے ہیں اور بعد ان کے چند علمائے اعلام شیعہ نے
اس کی ایسی دھجیاں اڑائی تھیں کہ اگر خوردبین سے بغور دیکھا جائے تو ایک دھجی
نظر نہ آئے مگر حقیر کے چند ہی فقرات سے بطلان تمام تحفہ سمجھے جائیں گے اگر فی الواقع بانی
مذہب شیعہ عبداللہ قرار نہ پایا تو شاہصاحب [illegible] کو موجد دین شیعہ قرار دیکر
جس قدر مضامین توہین آمیز درج تحفہ فرمائے ہیں خود بخود [illegible] اور ناقابل التفات
سمجھے جائیں گے ہر کتاب کا اصل اصول دیباچہ ہوا کرتا ہے اور اس [illegible] شاہصاحب
نے یہ قصہ ہوش ربا و حیرت انگیز و نفرت آمیز لکھا ہے کہ شیعہ بتعلیم عبداللہ
ابن سبا راہ گرائے بادیۂ ضلالت ہو گئے پس اگر میری تقریر کا نتیجہ منجر بہ بطلان
الزام مذکورہ اہل خرد کے نزدیک تسلیم ہو گیا تو تحفہ کے وہ تمام تر اوراق جو کہ
باب سوم و دوم وغیرہ میں الٹے آغوزہ لکھے ہیں خواہ مخواہ داخل ردیات ہو کر
پڑیاں باندھنے کے لئے دوا فروشوں کے ہاتھ نیلام کر دیئے جائیں گے اب ذرا
سنبھل بیٹھئے میں اصل داستان بیان کرتا ہوں تحفہ کے باب اول صفحہ (۵)
سطر (۸) میں شاہصاحب رقمطراز ہیں کہ بناء مذہب شیعہ عبداللہ ابن سبا

RekhtaDownload.com

یہودی یمنی صنعانی سے ہے اس نے براہ عداوت اہل اسلام بلباس مسلمانی بامید انہدام بنیاد ملتِ اسلامیہ ایسا دام تزویر پھیلایا کہ جماعت کثیر کو بدکیش کر دیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں (کہ ہرگاہ شہادت آں خلیفہ برحق یعنی عثمان واقع شد و خلافت حقہ خاتم الخلفا را امیر المومنین علیہ السلام صورت گرفت جماعت کثیر خود را در اعداد محبین و مخلصین آنجناب وانمودہ خویشتن را بہ شیعہ علی ملقب ساختند و بایں خوشامد در آمد کمال فرحت و شادی نصیب ایشاں شدہ خواستند کہ مکنونات ضمائر خبث ذخائر خود را بے دغدغہ بپایۂ اظہار و ابراز آرند چوں پایہ فتنہ را کہ قریب الانطفائے بود دراز و پہنا در نمایند۔ کلاں تر ایں گروہ عبداللہ ابن سبا یہودی صنعانی بود کہ سالہا در یہودیت علم تلبیس و اضلال افراختہ نرد دغا و دغل باختہ مدتہا در فتنہ انگیزی چشیدہ و نشیب و فراز ایں صحرا نوردیدہ حیلے برکار بر آمدہ بود ہر کسے را اول از فتنہ بطورے فریب دادن آغاز نہاد در فراخور استعداد ہر یک تخم ضلالت کاشتن بنیاد کرد و انتہی بقدر الحاجت عبداللہ ابن سبا مذکور نے بلباس تشیع جو فتنہ انگیزی کرکے خواہش ضلالت کا جماعت اہل اسلام میں تخم ریزی شروع کی اسکو جناب شاہ صاحب نے بایں الفاظ رقم فرمایا ہے اوّلاً اظہار کمال محبت و اخلاص بخاندان نبوی و دودمان مصطفوی و تحریص بر محبت اہلبیت و استحکام دریں امر شروع کرد) سبحان اللہ عبداللہ ابن سبا پر کیا خوب اعتراض کیا گیا ہے کہ اس نے محبت خاندان نبوت پر لوگوں کو ترغیب و تحریص کی اگر یہ واقعہ سچ ہے تو صاف ظاہر ہوگیا کہ اس زمانہ کے آدمیوں کی طبائع میں خاندان رسالت کے ساتھ اتحاد و اخلاص نہ تھا ورنہ امر موجود کی حاصل کرنے میں عبداللہ مذکور تحصیل حاصل کا ارتکاب نہ کرتا کیونکہ جن لوگوں کو اس نے محبت و موالات خاندان رسالت پر رغبت دلائی تھی وہ صاف کہدیتے کہ آپ

کوئی امر جدید ہم کو تعلیم فرمایئے اس کو تو ہم اپنے ایمان کا رُکن رکین سمجھے ہوئے ہیں
شاہصاحب کی عبارت سراپا بشارت مندرجہ بالا کا یہ فقرہ کہ استحکام دریں امر
شروع کرد صاف طور پر دلالت کرتا ہے کہ اور گھڑی ہوئی بات یعنی موالات اہلبیت
کو عبداللہ بن سبا از سرِ نو جماتا تھا پس کیا لطف جو غیر پردہ کھولے جادو
وہ جو سر پر چڑھ کے بولے۔ صاف ثابت ہو گیا کہ ثلاثہ کے دوران حکومت
میں اہلبیت کی محبت قلوب مسلمین سے بحدّے مستاصل ہو گئی تھی کہ وہ لوگ تعلیم
جدید کے محتاج تھے۔ مودت اہلبیت چونکہ بحکم قرآن بفحوائے آیہ مبارکہ (قل لا
اسئلکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربیٰ) تمام مسلمانوں پر آنحضرت کی
تبلیغ رسالت [illegible] تبلیغ رسالت و تعلیم مسالک حقیقت و معرفت کا جزو واجب قرار دی
گئی ہے لہذا اس کے [illegible] میں کوشش کرنا یہودی مذکور پر کوئی الزام پیدا نہیں
کر سکتا۔ یہ وہ محبت ہے کہ بلا اس کے [illegible] کا کوئی فعل از قسم طاعات و عبادات
و خیرات و مبرات درجۂ اجابت پر فائز نہیں ہو سکتا [illegible] زبان زد خاص و عام ہے
کہ بے حب اہلبیت عبادت حرام ہے۔ حضرات خلفاء ثلاثہ نے [illegible] چھبیس برس
تک جلوہ افروز تخت خلافت رہکر جس بات کو بصد کوشش مٹایا اور خلائق کے
دل سے بھلایا تھا اسکو لوگوں کی طبائع متفرقہ میں جاگزین کرنا فی الواقع اہتمام
طلب تھا۔ مدعیان محبت خاندان نبوت اعنی حضرات اہلسنت والجماعت پشت
دست سے آنکھیں ملکر بہ چشم انصاف ملاحظہ فرمائیں کہ تحریص و ترغیب با طاعت
اہلبیت جو کہ عبداللہ ابن سبا سے وقوع پذیر ہوئی اس کو شاہصاحب نے
تخم ضلالت کاشتن بنیاد کردن کی صنعت سے یاد فرمایا ہے کاش وہ ملعون
بقول خلفاء ثلاثہ عداوت اہلبیت پر مسلمانوں کو ترغیب دلا کر ان کے نور محبت کو
جگر چیر چیر کر نکلواتا اور اس تخم موالات کو جس کا ہر مومن کے رگ و پے میں دورہ

از جملہ ضروریات دین ہے بذریعہ قصد دُور کراتا تو غالبًا بڑا پیر و درویش کامل و اولیاء اللہ
سمجھا جاتا حقیقت یہ ہے کہ محبت و عداوت چھپائے سے چھپ نہیں سکتی کچھ نہ
کچھ زبان و قلم سے نکل ہی جاتا ہے اگر شاہ صاحب کے قلب نورانی میں خاندان
نبوت کی اتنی بھی محبت و نعمت ہوتی کہ جتنی بی بی عائشہؓ صدیقہ کو اس ناقہ سے
تھی جس پر سوار ہو کر حضرت ممدوحہ شان مجاہدانہ دکھاتی ہوئیں حیدرؑ کرار کے سامنے
حدیث (یا علیؑ حربک حربی) خاطر عاطر سے محو فرما کر حملہ زن ہوئی تھیں تو کبھی انکی
محبت کو تخم ضلالت سے تعبیر فرماتے اگر کوئی سنی ہماری نظر یا نگاہ انصاف سے
ان فقرات کو دیکھے تو یقینًا کبھی بھولے سے بھی شاہ صاحب کے عالم دین ہونیکا
باور نہ کرے کیونکہ ایسا عالم جس کے نزدیک محبت اہلبیت زنادقت و ضلالت ہو
وہ خود خوارج و نواصب کا سردار ہے پھر اُسی صفحہ پر کسی قدر فاصلہ سے لکھتے
ہیں دکھتوں جماعہ را باین دام فریب صید کرد اوّلًا القا نمود کہ جناب مرتضوی
بعد از پیغمبر افضل مردم و اقرب ایشان ست بسوی پیغمبر و وصی و داماد برادر
اوست و آیات وارده در فضائل آنجناب و احادیث مرویہ در مناقب آن عالی
جناب بانضم موضوعات و مخترعات خود منتشر ساخت) خدارا ذرا سنی صاحبان
خواب غفلت سے چونک کر اپنے مولانا فخر المحدثین و رئیس المناظرین و متکلمین
بلکہ افتخار اولین و متاخرین کی عبارت پر مکرمت کے اطراف و جوانب پر نظر ڈالکر
دیکھیں کہ محبت اہلبیت کی تحریص و ترغیب کو دام فریب قرار دیا ہے کیوں چودھویں
صدی کے سنیوں تم تو یہ کہا کرتے تھے کہ جس کو اہلبیت سے تولا نہیں وہ نام کا
مسلمان و زندیق محض ہے برائے خدا انصاف فرمائیے درحالیکہ آپ کے بزرگوار و
علمائے ذی اقتدار موالات اہلبیت کو گمراہی و ضلالت و فریب و دغا کے ساتھ
تعبیر فرما چکے ہیں تو تم اپنے دعوے میں کیونکر سچے تسلیم کئے جا سکتے ہو متقدی و

RekhtaDownload.com

مقتدا کے عقیدے دو قسم پر کہ جن میں ضد و مبائنت ہو ہرگز نہیں ہو سکتے۔ عبد اللہ مذکور پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ اُس نے حضرت امیر علیہ السلام کو بعد آنحضرت افضل مردم و قریب تر و داماد وغیرہ بیان کیا ہے بھلا اس معاملہ میں اس ملعون نے کیا جھوٹ بولا افسوس ہے کہ شاہصاحب نے یہ بھی تقریر بھی فردجرم میں داخل کر دی سوائے شاہصاحب اور اُن کے مُریدان خاص کے سب مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت امیر علیہ السلام کو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا اختصاص ہے کہ وہ مرتبہ نوع بشر سے کسی کو حاصل نہیں آیۂ مباہلہ میں آپ بلا اختلاف وانکار نفس رسول مانے گئے ہیں ظاہر ہے کہ تمام وجود انسانی میں نفس سے افضل و بالاتر کوئی چیز نہیں پس جو کہ بحکم قرآن ختم المرسلین کا نفس بیان کیا جاوے اُس کے افضل ہونے میں کون کلام کر سکتا ہے شیخ عطار جو کہ اہلسنت کے نزدیک ابرار و اخیار و اولیائے کبار سے گذرے ہیں فرماتے ہیں کہ **بیت** خدا نفس پیغمبرش خوانده است ؛ دگر را فضیلت کجا مانده است ؛ داماد و برادر ہونا تو ایسا بدیہی ہے کہ اس کو یہود و نصاریٰ بھی جانتے تھے یہ امر تو بظاہر تعلیم طلب نہیں معلوم ہوتا بر وایات کتب علمائے سنیہ حضرت امیر علیہ السلام بمقام فخر و مباہات فرماتے تھے (انا عبد اللہ واخو رسول اللہ) کمال افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ شاہصاحب نے ایسے کلمات کو جو کہ بدیہیات اجلیہ سے ہیں اور جنپر خود حضرت مرتضوی ناز کنان ہو کر بمقام فخر مستدل ہوتے تھے الزاماً عبد اللہ ابن سبا کے گلے مڑھ دیا میری سمجھ میں ہرگز بات نہیں آسکتی کہ اس زمانہ کے آدمی جس وقت کو (خیر القرون) کہا جاتا ہے ایسی مارواڑی اور موٹی عقل کے تھے کہ محض عبد اللہ مذکور کے کہنے سے اس بات پر متیقن ہوئے کہ جناب امیر علیہ السلام حضرت رسالتمآب صلے اللہ

علیہ وآلہٖ وسلم کے بھائی اور داماد ہیں کاش وہ ملعون یہ سبق نہ پڑھاتا تو اس
وقت کے مسلمان یہ بھی نہ جانتے کہ آنحضرت و امیر المومنینؑ باہم کوئی رشتہ و نسب
رکھتے ہیں بقول شاہ صاحب عبد اللہ نے یہ بھی کہا کہ جناب امیر علیہ السلام اقرب
ترین مردم بسوئے پیغمبر ہیں تمام دنیا کے مسلمانوں سے اگر پوچھا جائے کہ رشتہ
داران و قریبان آنحضرت میں اقرب ترین کون شخص تھا تو غالباً طوعاً و کرہاً بدل
خواستہ و ناخواستہ یہی کہنا پڑے گا کہ حیدر است و حیدر است و حیدر است
چنانچہ جناب شاہ صاحب نے بھی تحفہ میں بذیل تذکرہ حدیث نور صفحہ ۲۴۲
سطر ۱۰ میں ارقام فرمایا ہے کہ اور قرب نسب حضرت امیرؑ با ختمی مرتبت بجائے خویشتن
درحالیکہ تقرب و اختصاص حضرت امیرؑ میں گنجائش قیل و قال نہیں تو جناب
شاہ صاحب نے فرض کیوں طوالت دی اگر حقیقت میں یہ بات زبان سے
نکالنے میں آدمی مجرم ہوتا ہے کہ علیؑ نبیؐ کے قریب تر ہیں جیسا کہ عبد اللہ ملزم ہے
تو جناب شاہ صاحب بھی چونکہ معترف بقرب نسب ہوئے ہیں اپنے ہی قول
سے مجرم قرار پاکر ہم نشین عبد اللہ ابن سبا ہوگئے اور تمام مسلمان چہ سنی و
چہ شیعیان اسی دائرہ میں آگئے المختصر لوگوں پر واجب تھا کہ عبد اللہ ابن سبا
کے منہ پر تھوکتے کہ او قرمساق تو ہم کو یہ کیا تعلیم دیتا ہے کہ علیؑ نبیؐ کے بھائی اور
داماد ہیں اس بات کو تو ہم اور تمام اعراب بادیہ نشین پہلے سے جانتے ہیں
سیاق کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ تمام تر مضمون جناب شاہ صاحب کی
نازک خیالی و جودت طبعی کا نتیجہ ہے نہ عبد اللہ ابن سبا سے کسی مسلمان نے
ایسی خلاف عقل باتیں سنی اور نہ اس نے کہیں محض اک طبع زاد ترانہ ہے کہ
جس کو دیکھ دیکھا درس سن کر دانشمندان اہلسنت فرط مستی سے جھوم جھوم کر
نمونۂ مشائخ صوفیہ بن رہے ہیں اگر روز روشن میں عین دوپہر کے وقت کوئی

RekhtaDownload.com

یہ کہے کہ وہ دیکھو آفتاب نکلا ہوا ہے اور خلقت بھیانک ہو کر محض اس کے کہنے سے دُوربین لگا کر طلوع شمس پر باور کرے تو ہم بھی اس واقعہ غیر صحیح پر یقین کر لیویں کہ عبد اللہ نے دام مکر و فریب پھیلا کر پہلے اہلبیت کے فضائل بیان کرنے سے تخم ضلالت بویا اور پھر حضرت امیر علیہ السلام کو جناب مصطفوی کا بھائی اور داماد بیان کیا ۔ فقط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصویر غالب و مغلوب

سلسلۂ پنجم

جناب امیر علیہ السلام کے لشکر نصرت اثر میں حسب مرویات سفینہ کئی سو اصحاب صداقت مآب اور ہزارہا تابعین و تبع تابعین بر سر [illegible] تھے تعجب ہے کہ ایسے ارباب عقل و تمیز جن کا اکمل افراد انسانی میں شمار ہے عبد اللہ ابن سبا سے اس قسم کے لغویات و واہیات واقعات سننے پر فریفتہ ہوتے تھے اندریں صورت وہ تمام جماعت اصحاب جو کہ ہمرکاب حضرت مرتضوی ناکثین و مارقین و قاسطین کے خون بہانے پر ہاتھوں کو آستین سے اور تلواروں کو میانوں سے باہر نکالے ہوئے تھے احمق قرار پاتے ہیں ایک شاہ صاحب کی خاطر سے اہلسنت کس قدر اصحاب کے حماقت شعار ہونے پر رضامند ہوئے ہیں مگر بقول شخصے عیب او جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو ہم گروہ شیعہ شاہ صاحب کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے فرزند الزام عبد اللہ ابن سبا میں یہ فقرہ

لکھ کر کہ آیات واردہ در فضائل آنجناب و احادیث مرویہ در مناقب آں
عالیجناب) ہم کو ادائے شکریہ پر مجبور کیا مضمون بالا کے دیکھنے سے صاف
ثابت ہوگیا کہ حضرت امیر علیہ السلام کے فضائل و مناقب میں آیات و احادیث
ہیں مگر جناب شاہ صاحب کا یہ فقرہ کہ باضم موضوعات و مخترعات خود
منتشر ساختند نہایت حیرت انگیز بات ہے الفاظ صدر بآواز جہر کہہ رہے ہیں
کہ علاوہ اُن آیات و احادیث کے جن کا ورود بشان مرتضوی ہوا تھا کچھ
عبد اللہ ابن سبا نے بھی اپنی طرف سے گھڑ گھڑا کر اور ملا ملو دیا تھا ہر چند کہ
یہ بات کوئی تازہ نہیں اکثر تفریط و افراط بیان واقعات میں ہو جاتی ہے
حدیثیں [illegible] کیا کرتے ہیں جیسا کہ خیر خواہان ثلاثہ نے صدہا احادیث تیار
کی ہیں اور ہمارے ایک جلیل القدر عالم نے کتاب مستطاب شوارق النصوص
میں علمائے اہلسنت کے بیان سے ثابت فرما دیا ہے کہ حکومت خلفا و بنی امیہ و
عباسیہ میں واضعین کو زر کثیر دے کر فضیلت شیخین و اشباہم میں احادیث
بنوائی گئیں میرا ارادہ تھا کہ ایسی چند احادیث جو کہ [illegible] میں بزمانہ جناب
معاویہ و دیگر سلاطین اسلامیہ بنوائی گئی ہیں پیش نظر ارباب بصیرت کروں مگر
بخوف طوالت فقط ایک حدیث بطور نمونہ تیمناً و تبرکاً لکھے دیتا ہوں اگر ناظرین
باتمکین کی دانست میں بلا دخل تاویل حدیث مصرحہ تحتی کا وضعی و بناوٹی ہونا
جاگزین ہو جائے۔ تو اور احادیث کا بھی ساختہ و موضوعہ ہونا یقین فرمالیویں
شاہ صاحب تحفہ کے صفحہ ۱۴۳ سطر ۱۰ میں لکھتے ہیں کہ شیعہ نے دعوے کیا ہے
کہ آنحضرت نے بحق جناب مرتضوی ارشاد فرمایا کنت انا و علیؑ ابن ابی طالب
نوراً بین یدی اللہ قبل ان یخلق باربعۃ الف عام فلما خلق اللہ آدم قسم ذالک
النور جزئین فجزء انا و جزء علیؑ بن ابی طالب) خلاصہ حدیث موصوف یہ ہوا

RekhtaDownload.com

کہ آنحضرت ارشاد فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس
پہلے ہم اور علیؑ ایک نور تھے بعد پیدائش آدمؑ اس نور کے دو حصے کئے گئے اوراجزائے
ایک جزو میں ہوں اور جزو ثانی میرا بھائی علیؑ ابن ابی طالبؑ) چونکہ حدیث
موصوفہ بالا سے بصراحت تمامتر اتحاد نبوی و مرتضوی ثابت ہوتا ہے اور
وہ مرتبہ جلیل و عظیم ہے کہ اس سے بالاتر کوئی درجہ ممکن نہیں لہذا شاہصاحب
بنظر عاقبت اندیشی و مآل بینی گھبرا گئے کہ ایسی صاف و صریح حدیث بالکل ہستا میں
کن بیخ سنت ہے لہذا حسب عادت قدیم اسی صفحہ کی سطر ۴ میں انکار کر اٹھے
کہ (ایں حدیث باجماع اہلسنت موضوع است) شاہصاحب کے انکار سے
مجکو یہ قیاس کرنے کا موقع ملا کہ ایسا نامی عالم جس کو حضرات اہلسنت فخر المحققین
و رئیس المتکلمین و بہترین اولین و آخرین جانتے ہیں اور ان کی تحریر کو نقل لوح
محفوظ و قرآن ثانی سمجھتے ہیں ایسا جھوٹ لکھکر رہزن مقلدان و گمراہ کنندۂ
سنیان نہ ہو گا مگر افسوس ہے کہ میرا وہ قیاس صحیح نہ نکلا یہ تو میں کہہ نہیں
سکتا کہ شاہصاحب دیدہ و دانستہ راہ بیہودہ کو پسند یا بد دیانتی ہوتے
ہیں مگر ہاں اتنا عرض کرنے سے ہرگز نہ رکوں گا کہ حضرت ممدوح وسیع النظر نہ
تھے اور قیاسات سے لکھدیا کرتے تھے جس بات کو خلاف مراد دیکھتے تھے بے
آنکھ کتب بینی میں قوت نظری گھٹائیں انکار کر دینے میں یکتائے روزگار تھے
اگر کسی کو شاہصاحب کے باغیچۂ کلام میں راست بیانی کے گل و بوٹہ کا مشاہدہ
کرنا مدنظر ہو تو اجوبۂ تحفہ اور خصوصاً عبقات الانوار و تشئید المطاعن کی روشوں
اور ہیڑیوں پر سیر و گشت کرے انشاء اللہ صاحب ممدوح کا ہر خوشۂ کلام جلائے
راستی سے ہرا بھرا معلوم ہو گا اسی حدیث نور کی نسبت جس کے موضوع ہونے
پر شاہصاحب اجماع سنیان کا دعوے کرتے یا وہ اجماع سقیفہ بنی ساعدہ

RekhtaDownload.com

ہوئے ہیں صاحب عبقات الانوار اعلی اللہ مقامہ نے بذریعہ ایک جلد ضخیم
تحریر فرمایا ہے کہ حدیث نور کتب موثقہ و معتمدہ اہلسنت میں تین طریقہ سے
وارد ہوئی ہے پہلے طبقہ میں ناقلین حدیث موصوفہ آٹھ اصحاب جلیل الشان
یعنی امیر مومنان وجناب امام حسین علیہ السلام جگر گوشہ سید انس وجان
وسلمان فارسیؓ وابوذر غفاریؓ وجابر ابن عبد اللہ وابن عباسؓ وابو ہریرہؓ
وانس بن مالک ہیں اور گروہ تابعین سے بھی اس کے نقل کرنے والے آٹھ شخص
ہیں منجملہ ان کے ایک جناب امام زین العابدین علیہ السلام ہیں چونکہ اہلسنت ان کو
تابعین صحابہ سے جانتے ہیں لہذا صاحب عبقات نے اس امام ابرار و سردار
اخیار کو بھی از تابعین معدود فرمایا ورنہ معاذاللہ شیعہ آئمہ دوازدہ گانہ سے کسیکو
سوائے رسول پاک کے دوسرے کا تابع جانتے ہوں سوائے صحابہ وتابعین (۴۴)
کس علمائے اہلسنت سے ایسے [illegible] ہیں کہ جن بزرگواران نے حدیث نور کو اپنی اپنی
تالیفات وتصنیفات میں باسانید متعدد و جا نقل فرمایا ہے ان میں سے ایک عالم کا
نام بھی سُن لیجئے احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الشیبانی [illegible] تفصیل اگر
دیکھنا منظور ہووے تو جلد ہشتم عبقات الانوار کو ملاحظہ فرمایئے جو حدیث
نور مشہور نزدیک و دور ہے اس میں تو کوئی کلام نہیں کہ آنحضرت وجناب امیر
علیہ السلام کا نور پاک ایک ہے اور اس قدر جماعت صحابہ وتابعین وعلماء جن کی
تفصیل اوپر کی گئی سوائے مقلدان شاہ صاحب کے اور کسی مسلمان کے نزدیک
خلاف گو و رہرو مسلک ناراستی قرار نہیں پا سکتے مگر رنج اس بات کا ہے کہ
اجماع اہلسنت بموضوعیت حدیث نور کے ظاہر کرنے سے شاہ صاحب مفت
میں بیٹھے بٹھلائے اپنی کوتہ نظری سے افراد کا ذہین میں درج ہو کر نامعتبر محض یقین
کئے گئے ایسے مشہور اور نامی گرامی عالم کی تحریر کا غلط ثابت ہو جانا ہم کو بھی بوجہ

ورد تو می فی الجملہ رنج دہ ہوا۔ اہلسنت کو لازم ہے کہ شاہصاحب کو سزا سمجھا
نہ سمجھیں کیونکہ ایسے بے احتیاط شخص کی طرفداری میں خواہ مخواہ حضرات کی
طبع نازک پر وبال ملال عائد ہو کر عجب نہیں کہ منجر بخودکشی ہو جائے ابھی ناظرین
گھبرائیں نہیں میری بیہودہ سرائی پر ذرا دل لگائے رہیں اسی بحث کے متعلق
ایک اور اچھلتا ہوا مضمون سناتا ہوں اسی صفحہ کے سطر ۲۲ میں شاہصاحب لکھتے
ہیں کہ یہ روایت ہرگز صحیح نہیں ہے کہ نبی اور علی ایک نور سے تھے مگر ان بہ نسبت
اس روایت کے یہ روایت فی الجملہ صحیح ہے کہ چاروں اصحاب اور آنحضرت ایک
نور سے پیدا ہوئے تھے چنانچہ فرماتے ہیں روی الشافعی باسنادہ الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال کنت انا وابوبکر وعمر وعثمان و
علی بین یدی اللہ تعالیٰ قبل ان یخلق آدم بالف عام فلما
خلق اسکننا ظہرہ ولم نزل منتقل فی الاصلاب الطاہرۃ حتی
نقلنی اللہ تعالیٰ الی صلب عبداللہ ونقل ابابکر الی صلب ابی قحافہ
ونقل عمر الی صلب الخطاب ونقل عثمان الی صلب عفان ونقل
علیا الی صلب ابیطالب۔ خلاصہ مضمون روایت یہ ہے کہ آنحضرت نے ارشاد
فرمایا کہ ہم اور ابوبکر و عمر و عثمان و علی ایک نور سے پیدا ہوئے ہیں اور ہم سب کا
نور اصلاب طاہرہ و پاکیزہ سے وقتاً فوقتاً منتقل ہوتا رہا تا اینکہ ہر ایک کے نور
نے اپنے اپنے باپ کے صلب میں قرار پکڑا۔ یہ روایت بعینہٖ ایسی ہی ہے کہ جیسے
کسی لومڑی نے اپنی دم کو گواہی میں پیش کیا تھا سنی و شیعہ میں سے کسی فریق کو
یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اپنی کتاب کی روایت مخالف مذہب کے سامنے پیش کرے
لطف یہ ہے کہ جناب شاہصاحب تحفہ کے صفحہ (۳) سطر (۶) میں لکھتے ہیں۔
کہ دریں رسالہ التزام کردہ شد کہ در نقل مذہب شیعہ و بیان احوال ایشان

وازانما نے کہ عاید باہل سنت می شود وغیر از کتب معتبرہ ایشاں منقول عنہ نباشد
وازانما نیکہ عاید باہلسنت می شود می باید کہ موافق روایات اہلسنت باشد و
الّا ہر یک را از طرفین تہمت تعصب وعناد لاحق است) واہ شاہ صاحب بھی
عجیب گل خوشرنگ ہیں شروع کتاب میں ایسا سچا مضمون پیش کیا کہ جس کو ہر
شخص دیکھکر کہدیوے کہ بڑے ہی راست کلام وحق گو ہیں اور نتیجہ میں اپنی
کتاب سے شیعہ کا گلا دباتے ہیں ہزارہا موقع ایسے ہیں کہ جہاں بمقابلہ اہل حق
اپنی کتابوں سے استدلال کیا ہے نہ معلوم دانشمندان ہند ایسے شخص کو جو کہ وعدہ
کرکے اس کے خلاف راہ چلے کس حد تک سچا سمجھیں گے وعدہ تو یہی تھا کہ شیعہ کا
مقابلہ شیعہ کی کتابوں سے ہونا چاہیے دیکھیے بخلاف عہد سنی کی کتابوں کا حوالہ
دینے سے کہیں خدانخواستہ بدعہدوں اور خلاف نویسوں کی فرد میں درج ہوکر
مجرم نہ قرار پائیں مجھکو اس روایت کے چند باتیں دکھانی منظور ہیں اگرچہ در تحفہ
بیان کیے دیتا ہوں حضور شاہصاحب خود فرماتے ہیں کہ شیعہ نے جس روایت
اہلسنت کی بنا پر اتحاد نور نبوی و مرتضوی ثابت کیا ہے وہ بالکل جھوٹی اور
موضوع ہیں لیکن جس روایت کو ہم لکھتے ہیں وہ بمقابلہ روایت مذکور کے
قابل اعتبار ہے فقط فی الجملہ بھی عجیب جملہ ہے ماہران فن ادب جانتے ہیں کہ اس
فقرہ کو ایسے موقع پر لاتے ہیں کہ جس واقعہ کی صحت میں پورا اعتماد نہو پس خود بیان
شاہصاحب سے ثابت ہوگیا کہ روایت اہلسنت شیعہ کی روایت سے فی الجملہ
بہتر ہے نہ کہ تمامتر چونکہ اس روایت کے بیان کرنے والے آٹھ صحابی و ۱۵ تابعین
و ۸۲ کس علمائے موثقین ہیں جن کی مجموعی تعداد ۱۰۵ آدمیوں پر منتہی ہوتی ہے۔
اندریں صورت یقین کرنے کا موقع مل سکتا ہے کہ حدیث کی صحت کا اقرار اسی مضمون
معین و معدود تک ہو سکتا ہے کہ جو نبیؐ و علیؑ کی ذوات قدسیہ سے متعلق ہے

اور باقی حضرات باعتبار مدارج خلافت اسیطرح فرض کئے گئے ہیں جیسے کہ تعدادات
میں ترتیبی دعا علیہ بنا لیا کرتے ہیں جن کی ذات کو ڈگری دو شمسی سے کوئی نفع
و ضرر نہیں ہوتا قدرت خدا قابل تماشا ہے شاہ صاحب نے تو یہاں تک بڑی کا
بارگراں اٹھایا کہ سنی کی روایت کو شیعہ کے سامنے پیش کرکے اپنے اس عہد موثق
کو جس کو صفحہ ۳ سطر ۹ میں نہایت مضبوط رسیوں سے جکڑبند کیا تھا توڑ کر پیان
شکنوں کی فہرست میں اول نمبر اپنا نام لکھایا مگر قاضی ثنا اللہ پانی پتی نے کہ
جنکو شاہ صاحب اپنی کتاب مسمیٰ بہ اتحاف النبلاء میں بیہقی وقت و سرآمد معاصرین
خود لکھتے ہیں سیف مسلول میں بالفاظ صاف و صریح لکھدیا کہ آنحضرت و ابوبکر و عمر
و عثمان کے متحد النور ہونے میں جو حدیث وارد ہوئی ہے ہر چند کہ ضعیف ہے مگر جن
لوگوں سے اس کی سند پہنچی ہے وہ جھوٹے نہیں لیکن وہ حدیث جس میں فقط
آنحضرت و جناب امیر علیہ السلام [illegible] کا ذکر ہے باجماع اہلسنت موضوع ہے کیونکہ
اس حدیث کی سند میں محمد بن خلف مروزی کا نام آگیا ہے اور وہ کاذب و
رافضی تھا بحمد اللہ قاضی ثنا اللہ صاحب کے بیان سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ
حدیث مستدلہ شاہ صاحب ضعیف و ناتواں ہے شاید اسی [illegible] شاہ
صاحب نے اس کی نسبت لفظ فی الجملہ وارد فرمایا تھا حضرات اہلسنت پر واجب
ہے کہ خود بھی آنکھ کھولکر دیکھیں محض شاہ صاحب ہی کے گنڈے پر نہ رہیں ذرا
دیکھو تو سہی قاضی صاحب نے شاہ صاحب کے مایہ استدلال کو ضعیف لکھ کر انکی
صحت کلامی میں کیسا بٹہ لگایا اور نقص پیدا کر دیا رہا جناب قاضی صاحب کا یہ
ارشاد کہ حدیث نور کی سند میں محمد بن خلف مروزی واقع ہوا ہے جو کہ کاذب
و رافضی تھا اس کا فیصلہ بدست منصفین اہلسنت ہے درحالیکہ آٹھ صحابی و
تابعین و ۱۴ کس علمائے اہلسنت اس کے ناقل ہیں تو ان سب کو کاذب و

RekhtaDownload.com

رافضی کہئے یا ثناء اللہ صاحب کو کوئی گرم فقرہ سُنا کر حدیث پر اعتقاد فرمائیے
حق یہ ہے کہ بنائی ہوئی بات میں کچھ نہ کچھ نقص ضرور سمجھا تا ہے نقل ہے کہ آدمیوں
نے اتفاق کر کے خدا سے منظوری حاصل کی کہ سب چیزوں کو تو اپنے دست قدرت
سے بناتا ہے ایک دو چیز ہمیں بھی بنا لینے دے ورنہ ہماری دانائی و صناعی کس
روز کام آوے گی حکم ہوا کہ اچھا تم بھی اپنا ہنر دکھاؤ کوئی ذی روح بناؤ سب
نے مل ملا کر چمگادڑ یعنی شپرک بنایا چونکہ ناقص خالق تھے جلدی میں ما بقیہ
بھول گئے گھبراہٹ میں مقعد بنانا بھول گئے جانور مذکور جدھر سے کھاتا ہے ادھر
سے ہگتا ہے یہی کیفیت واضعین نے اس حدیث میں دکھائی گو کہ حدیث کے
چند مقام قابل جرح و قدح ہیں مگر بخوف طوالت ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں
انوار خمسہ کی نسبت لکھا ہے کہ ہمیشہ اصلاب طاہرہ میں منتقل ہوتا رہا تا اینکہ
آنحضرت کا نور صلب عبد اللہ میں منتقل ہوا اور بکر و عمر کا ان کے آبائے کرام کے
اصلاب میں اہلسنت تو یہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ و ابو طالب معاذ اللہ
کافر تھے ایسے ہی عمر و عثمان کے باپ کو غیر مسلم بتاتے ہیں پھر ان کے صلب
کیونکر پاک ہو گئے خدا فرماتا ہے انما المشرکون نجس یہ کیا نجس کا صلب
پاک بھی ہوتا ہے ایک بام و دو ہوا۔ کچھ پاک و کچھ ناپاک یہ حدیث نور سوائے
مذہب شیعہ کے اور کسی کے اصول پر صحیح نہیں ہو سکتی کیونکہ فرقہ حقہ امامیہ
بالاتفاق قائل ہے کہ آنحضرت کے اجداد گرامی مع جناب عبد اللہ و ابو طالب
نامی آن واحد کے لئے بھی مسبوق بکفر و نفاق نہیں ہوئے سب ایمان صحیح
پر دنیا سے اُٹھے اسیطرح باتفاق سنی و شیعہ حضرت امیر علیہ السلام نے کنار
رسول خدا میں پرورش پائی آپ کے لعاب دہن کو بجائے شیر شہد و نوش کیا
سجدۂ اصنام کیلئے بھی گردن خم نہ کی ایسے شخص کے نور کا مقابلہ ان بے نور نجدی ہو

HL:- 10930 PNo:- 32533

بلا قیل و قال تسلیم ہے اور علاوہ حضرات جن کے باپ کافر اور خود بڑھاپے میں مسلمان
ہوئے جوانی میں قبل از اسلام خم کے خم نوش کر ڈالے صدہا سور بھون بھون کر
چبائے بتوں کو سجدہ کرتے کرتے ماتھے گھسائے۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام سے
دس پانچ ہزار برس پہلے کیونکر آسمان پر چڑھ گئے اگر در حقیقت ثلاثہ کے نور نے
نور نبوی کے ساتھ تسبیح و تقدیس کی تھی تو دنیا میں کسی غیر معبود کی عبادت نہ کرتے
آنحضرت کی نبوت میں بروز صلح حدیبیہ حضرت عمر شک و ریب فرما کر جماعت شاکین
و مرتابین میں اعلیٰ درجہ کا پاس نہ لیتے جنگ بدر و احد و خیبر و حنین و دیگر
غزوات سے پشت پھرا کے افراد مفرورین کی پیشانی پر اپنا نام نامی نہ لکھاتے
دیکھو ان تمام لڑائیوں میں وہی ڈٹا رہا جس کا نور آپ کے ساتھ تھا افسوس صد
افسوس ہزاروں [illegible] جگہ بسر ہوں اور دنیا میں آکر وہ نور ایسے بے نور
ہو جائیں کہ اونے اونے لڑائیوں میں [illegible] کی کائی اور پارچہ کتان کی طرح پارہ
پارہ ہو جائیں چودہ ہزار برس تک ایک ساتھ مشغول تحمید و تقدیس رہیں اور
معمورۂ دنیا پر قدم رکھتے ہی باہم ایسی بدگمانی ہو کہ ایک کو دوسرے کا اعتبار نہ رہے
بعض انوار فرط شکوک و غایت بے اعتباری سے حذیفہ بن الیمان کو تکلیف دے
کر کے پوچھیں کہ ہمارا شمار بذیل منافقین تو نہیں کیا گیا حضرت ثناء اللہ پانی پتی
کی توجیہ دیکھکر غلبہ ہنسی سے دوہرا ہوا جاتا ہوں آپ فرماتے ہیں کہ روایت تو
ضعیف ہے مگر راوی سچا ہے کسی ڈوم یعنی میراسی کی ٹانگ میں تیر لگ گیا تھا
شدت درد و وفور کرب سے جان پر تو بنی تھی مگر یہی کہتا تھا کہ خدا کرے اس
تیر کا لگنا جھوٹ ہو ایسی ہی حالت جناب قاضی صاحب کی ہے کہ روایت تو
جھوٹی ہے مگر راوی سچا ہے اگر حضرت ممدوح فی زماننا دستار قضا باندھے ہوئے
جبہ و عبا پہنے ہوئے پانی پت کی کسی مسجد میں مسائل و فتاوے پر دستخط کرتے

ہوئے جو بھول جاتے تو پہلے جھک کر مودبانہ سلام کرتا اور پھر عرض رساں ہوتا کہ حضور
آپ کا یہ ارشاد اس رسالدار کے بیان سے کس قدر ملتا ہوا ہے کہ جس نے محض وطن
کے نائی کو معتبر سمجھکر اپنے مرنے اور جینے میں شک واقع کر دیا تھا مشہور ہے کہ ایک
رسالدار کے گھر سے ایک نائی خبر لے کر آیا سردار صاحب نے پوچھا کہ خلیفہ جی
چھوٹے بڑے سب اچھے ہیں اس نے کہا کہ حضور اور تو سب خیریت ہے مگر آپکی
بیوی رانڈ ہو گئی بس یہ سننا تھا کہ فرط تعب سے غش کر گئے جب افاقہ ہوا
بہت روئے پیٹے چلائے ادہر ادہر سے آنکر آدمی جمع ہوئے پوچھنے لگے کہ حضور
گھر سے کیا بد خبر آئی جو آپ بے ہواس ہو گئے فرمانے لگے کہ میاں کیا پوچھتے
ہو رسالدار کی بیوی بیوہ ہو گئی انہوں نے کہا کہ جناب ہوش کیجئے یہ مردک جھوٹ
بولتا ہے ہرگاہ آپ زندہ ہیں وہ مظلومہ کیوں رانڈ ہو سکتی ہیں فرمانے لگے میں
بھی یہی سوچ رہا ہوں مگر کسی طرح باور ہی نہیں ہوتا کہ میرا نا قدیمی خیر اندیش نائی
خواہ مخواہ جھوٹ بولے العجب کل العجب خود ہی [illegible] روایت تو ضعیف
ہے مگر راوی نا معتبر نہیں آپ حضرت جبکہ نائی کے معتبر ہونے [illegible] رسالدار کی
بیوی کے رانڈ ہونے پر کوئی اثر نہ دکھایا تو راویان حدیث کے سچے ہونے سے
باوصف ضعف روایت جناب ابوبکر و عمر کا نور آنحضرت کے نور سے کیونکر متحد
تسلیم کیا جا سکتا ہے ہاں اگر نائی کی روایت سے رسالدار کی بی بی باوجود حی القائم
ہونے رسالدار کے رانڈ قرار پا جاتی تو بوجہ وثوق راوی یہ روایت ضعیف و نا معتبر
بھی حضرت ابوبکر و عمر وغیرہ کے نور میں کچھ کار آمد ہو جاتی نہ وہ نائی سچا تھا نہ
آپ کے یہ راوی صادق القول تھے للہ الحمد کہ ضعف روایت ثابت ہو گیا حضرات
اہلسنت پر لازم ہے کہ ایسی ویسی حدیثوں پر کہ جامع مسجد کی سیڑھیوں پر بیٹھنے والوں
نے بنائی ہوں ہرگز اعتبار نفرمائیں ۔

RekhtaDownload.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصویر غالب و مغلوب

سلسلۂ ششم

ہر چند کہ طول کلامی سے اصل مطلب فوت ہو کر ناظرین کے طبائع سے مضامین محو و سہو ہو جایا کرتے ہیں لیکن حقیر اور نیز جملہ متکلم اس اعتراض سے قابل معافی ہیں کیونکہ یہ معاملات حقیقت میں کچھ ایسے ہی قسم کی توجیہات سے ترتیب پذیر ہوا کرتے ہیں اور تا وقتیکہ ہر ایک بات کی پوری تنقیح کر کے اہل نظر کو نہ دکھایا جاوے لطائف کاملی حاصل نہیں ہو سکتا ناظرین کو یاد دلاتا ہوں کہ عبد اللہ ابن سبا یہودی کے قصہ میں جناب [illegible] صاحب نے یہ دعوے کیا تھا کہ عبد اللہ مذکور نے خلائق کی فریب دہی مد نظر کر کے آیات و احادیث [illegible] بشان مرتضوی با ضم موضوعات خویش منتشر ساخت جس پر مجھکو یہ بات ظاہر کر دینی [illegible] معلوم ہوئی کہ موضوعات حضرات ثلاثہ کے لئے تجویز ہو چکے ہیں اگر ان کے دیکھنے کا شوق [illegible] حضرت کی کتاب مستطاب شوارق النصوص کو ملاحظہ فرمائیں اسکے معائنہ سے انشاء اللہ ثابت ہو جائے گا کہ تمام احادیث فضائل شیخین وغیرہ مرویہ طریقہ سنیہ جھوٹی اور بے بنیاد معاویہ و عباسیہ نے واضعین و کاذبین کو زر کثیر دے کر تیار کرائی ہیں جناب مولوی السید حامد حسین صاحب اعلی اللہ مقامہ نے بڑے بڑے علمائے کاملین اہلسنت کے بیان سے واقعہ مذکورہ کو ثابت فرمایا ہے اور جن کتب کی سند پیش کی ہے وہ سب بعنایت الہی حضرت ممدوح کے خلف الرشید و سعید امام المدققین و صفوۃ المحققین السید مولانا و مقتدانا مولوی ناصر حسین صاحب قبلہ دام اقبالہ

RekhtaDownload.com

کے دفتر میں موجود ہیں بطور نمونہ مشتے از خروارے حدیث لولاک کی بحث میں حقیر نے اہلسنت کے موضوعات کو واشگاف کرکے دکھایا مصرعہ جو اسپر بھی نہ وہ سمجھیں تو پھر ان سے خدا سمجھے ؛ عبداللہ مذکور پر جو یہ الزام لگایا گیا ہے کہ باضم موضوعات خویش منتشر ساخت۔ یہ کسی طرح حسب معتقدات اہل اسلام صحیح نہیں ہو سکتا جاننا اور سمجھنا چاہیئے کہ اہلبیت کی مصیبت اور فضیلت میں ممکن نہیں کہ کوئی شخص گام فرسائے راہ ہونے کے مبالغہ ہمیشہ اسی بیان میں کرتے ہیں کہ جس کو چھٹانک سے سیر کے درجہ پر پہنچانا منظور ہو مصائب اہلبیت میں بطرق سنی و شیعہ مقاتل و مراثی بے شمار لکھے گئے ہیں مگر انجام کار تفصیل مصیبت کو بیرون احاطہ بیان و کلام سمجھ کر شعرا کو یہی کہنا پڑا **بیت** غرض بیان غم اہلبیت مشکل نیست ؛ حکایتے است کہ این را بشرح پایان نیست ؛ ایسے ہی کسی فرد بشر سے ممکن نہیں ہو سکتا کہ اہلبیت و خصوصاً جناب امیر علیہ السلام کے فضائل بیان کرنے پر قدرت رکھتا ہو چنانچہ ان کی نسبت کہا گیا ہے **ع** علیؑ کے رتبہ اعلیٰ کو کوئی کیا جانے ؛ خدا کے بعد رسالتمآب سمجھے ہیں ؛ فضائل امیر المومنین میں کتابیں لکھی گئی ہیں مگر انجام کار سب تھک گئے اور یہی کہتے بنی کہ **ع** اور فضائل علیؑ بہ گفتگو ممکن نیست ؛ گنجائش بحر در سبو ممکن نیست ؛ بھلا بیچارے عبداللہ بن سبا کا کیا منہ تھا کہ آیات و احادیث واردہ بشان جناب مرتضوی کو کلام اللہ سے استخراج کرکے بالاستیعاب بیان کر سکتا بڑے بڑے حفاظ و مفسرین و محدثین اظہار فضائل سے معترف بعجز و قصور ہوگئے ہیں قاعدہ کلیہ ہے کہ مقدمات میں جھوٹا ثبوت پیش کرنے کی اسوقت ضرورت ہوا کرتی ہے جبکہ سچا سامان نہ ہو اور جس معاملہ و مقدمہ میں نظر بہ واقعات مدعی اس قدر بیّن و صاف ثبوت دینے پر قدرت رکھتا ہو کہ نہ خود نادرت العمر اس کے بیان پر قادر ہو نہ کوئی اظہار

نویس تمام وکمال ثبوت کو قید قلم میں لانے پر جرأت کر سکے تو ایسے شخص کو مجبورے
مواد کی بہم رسانی میں کوشش کرنا ہرگز ممکن ہی نہیں اضم موضوعات کی عبد اللہ
مذکور کو اسی وقت ضرورت واقع ہوتی جبکہ متن قرآن وکمیہ محدثین کو حضرت
امیر علیہ السلام کے فضائل خارج البیان سے خالی پاتا ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ مردود
اصلی وحقیقی واقعات کے بیان کرنے پر بھی قدرت نہ رکھتا تھا پس بقسم موضوعات
ومخترعات چہ رسد۔ یہ شاہ صاحب کی راست کلامی کا ادنٰے سے ادنٰے نمونہ
دکھایا گیا ہے۔ حضرت کی عادت تھی کہ طبع نازک سے مضمون تراش تراش کر درج
تحفہ وغیرہ فرمایا کرتے تھے ہم بھی تو دیکھیں کہ کوئی سنّی ہماری تقریر کو باطل کرکے
شاہ صاحب کا سچا ہونا ثابت کرے دیلمی نے کتاب الفردوس اور سیّد علی
ہمدانی نے مودۃ القربیٰ اور روضۃ الفردوس اور حاجی عبد الوہاب بن محمد بن
رفیع الدین احمد نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ خدائے کریم نے جمیع ملائکہ سے اپنی
ربوبیت ومحمد صلعم کی نبوت اور حضرت علی کی امارت کا اُس وقت میں وعدہ لیا تھا
کہ جب تک حضرت آدم علیہ السلام پیدا بھی نہ ہوئے تھے [illegible] نے کتاب الفردوس
میں لکھا ہے عن حذیفہ رضی اللہ عنہ قال قال علیہ السلام لو علم
الناس متی سمی علی امیر المومنین ما انکروا فضلہ سمی امیر المومنین
وآدم بین الروح والجسد قال اللہ تعالیٰ واذ اخذ من بنی آدم من
ظہورہم ذریتہم واشہدہم علیٰ انفسہم الست بربکم قالت
الملائکۃ بلیٰ فقال انا ربکم ومحمد نبیکم وعلی امیرکم پس
خیال کرنے کا موقع ہے کہ جس کی امارت کا وعدہ خدائے پاک فرشتگان سے
اپنی ربوبیت اور جناب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے جلسہ میں
بروز الست لیوے اس کے فضائل صحیحہ کے بیان کرنے پر بھی کوئی شخص قدرت نہیں

RekhtaDownload.com

رکھتا ہے چہ جائیکہ اپنی طرف سے جھوٹی فضیلتیں گھڑ گھڑا کر قریب دہ اصحاب و تابعین
موجودہ لشکر امیر المومنین علیہ السلام ہووے ساتھ ہی اس کے مومنین یہ بات
بھی ذہن نشین فرمالیویں کہ ہرگاہ باقرار علمائے سنیہ جن کے نام نامی معہ بعض
عبارت اوپر بیان کئے گئے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچا دی گئی کہ حضرت امیرؑ فرشتوں
کے بھی امیر ہیں اور باتفاق جمیع امت ملائکہ تمامی ناپاکیوں سے پاک اور معصوم ہیں
تو ضرور ہے کہ ان کا امیر مقابلہ ان کی عصمت کے بھی کوئی درجہ رفیع رکھتا ہو اور
جسکو یہ رفعت و شان و منزلت حاصل ہو وہ دنیا میں سوائے امیر ہونے کے
زمرۂ ماموریں میں داخل ہو کر عمرو و بکر و غیرہ کی بیعت کا گلوبند زیب گردن نہیں
کرسکتا مگر ان عبارات سے بڑی حیرانی لاحق ہو رہی ہے کہ جناب شاہ صاحب کو
یہ کیونکر ثابت ہو گیا کہ عبداللہ ابن سبا نے سوائے اُن آیات و احادیث کے
جو کہ مختص بشان مرتضوی ہیں اپنی موضوعات و گھڑی ہوئی احادیث کو زمانے
میں منتشر و مشہور کیا لازم تھا کہ ان بنائی ہوئی حدیثوں کی عبارت دکھاتے کسی
سنی عالم ہی کا قول پیش کرتے کہ فلاں شخص نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ عبداللہ
ابن سبا نے جو احادیث درباب فضائل مرتضوی وضع کی تھیں وہ یہ ہیں۔
شاہ صاحب کا تنہا بیان اُن کے مریدان و مقلدان کی تسکین خاطر کے لئے کافی و
شافی سمجھا جاسکتا ہے جو کہ حضرت ممدوح کو ہمہ تن سمجھا اور رہنمائے دین جانتے
ہیں گروہ حقہ امامیہ کلام بے سند کو کمتر از گوزشتر نہیں جانتا مشہور ہے کہ دعوئے
بے دلیل قبول خرد نہیں خیال ہوتا ہے کہ شاہ صاحب کو بزور ولایت الہام ہوا
ہوگا یا آنکہ ان کے استاد خواجہ نصراللہ کابلی نے جن کی تحریر کا میابی سے
فارسی میں ترجمہ کرکے تحفہ کو اہلسنت کے لئے وظیفہ بنایا ہے خواب میں بیان کیا
ہوگا کہ میرے پیارے شاگرد عبداللہ ابن سبا نے سوائے سچی آیات و حدیث کے

RekhtaDownload.com

کچھ جھوٹے مضمون بھی اپنی طرف سے تراش لئے تھے ہائے افسوس شاہ صاحب تو داعیٔ اجل کو لبیک کہکر حضرت معاویہ کے ساتھ سرگرم لذائذ جنت مستقر ہیں کاش زندہ ہوتے تو احادیث وضع کردہ عبداللہ ابن سبا کی عبارت و معانی و مطلب دریافت کر لیا جاتا۔ سنا ہے کہ کلکتہ وغیرہ میں مسمریزم کے ذریعہ سے ملاقات اموات ہو جاتی ہے عجب نہیں کہ کسی سنی حق آگاہ کو جوش آجائے اور شاہ صاحب کی روح سے عبداللہ کی بنائی ہوئی حدیثوں کا حال دریافت کرنا مناسب سمجھکر ریل بیگ لے کے عازم کلکتہ ہو جائے جب تک کہ اہلسنت یہ نیابت شاہ صاحب عبداللہ کی بناوٹ کا نشان نہ دیں گے اس وقت تک شاہ صاحب کی تقلید علامہ دہر عالم کامل اور سچے مولوی ہونے کا خیال دل سے دور کریں یاد رکھیں کہ سچا عالم وہی شخص ہے کہ صحیح صحیح واقعات بے کم و کاست لکھکر خلائق کو مسلک حق کی رہنمائی کرتا رہے اور جس شخص نے بپاس سلطنت جھوٹی اور بے ڈھب دور از عقل باتیں لکھکر خلائق کی گمراہی پر کمر باندھی وہ ہرگز قابل وثوق و اعتبار نہیں ہیں نے یہ بات بوجوہ دلنشین کرا دی ہے کہ نہ عبداللہ ابن سبا نے کوئی حدیث حضرت امیر علیہ السلام کی فضیلت میں بنائی اور نہ وہ مردود باوصف موجود ہونے فضائل عدیدہ و کثیرہ کے روایات کذب و خلاف کے وضع کرنے کا محتاج تھا بلکہ سچے اور واقعی معاملات کے بیان کرنے پر بھی قدرت نام نہ رکھتا تھا بعد سمجھ لینے اس مضمون کے ناظرین لفظ منتشر ساخت مندرجہ تقریر شاہ صاحب پر نظر ڈالیں یہ جملہ صاف طور پر دلالت کرتا ہے کہ اس زمانہ کے آدمیوں کی طبائع سے بوجہ خوف و تعلیم خلفاء و استداد مدت سلطنت جور جو حضرت امیر علیہ السلام کے فضائل قطعاً دور ہو گئے تھے اگر معدوم نہ ہو جاتے تو عبداللہ مذکور ہرگز یہ جرأت نہ ہوتی کہ امر موجود کے حاصل کرنے میں کوشش بلیغ کرتا جس

RekhtaDownload.com

وقت کہ وہ آیات و احادیث واردہ بشان مرتضوی کا بیان کرنا چاہتا اسیوقت سامعین روک دیتے کہ ہم بدو اسلام سے الی الآن یہ معاملات متواتر سنتے چلے آئے ہیں آپ کوئی ایسی بات ہم کو سنائیے جو آج تک آویزہ گوش بندگان نہوئی ہووے پس اس جماعت کا کان لگاکر عبداللہ مذکور سے احادیث کا سماعت کرنا صاف دلالت کرتا ہے کہ خلفائے ثلاثہ نے چوبیس پچیس برس سلطنت کرکے حضرت علی علیہ السلام کے فضائل کو بالکل مسلمانوں کی طبیعت سے نکال ڈالا تھا اگر فی الواقع عبداللہ نے اس وقت کے پرانے مسلمانوں کو وہ آیتیں اور حدیثیں سناکر تحریص بموالات اہلبیت کیا تو کوئی جرم عاید نہیں ہو سکتا بقول شاہ صاحب مندرجہ تحفہ اور علمائے اہلسنت نے کتابوں میں حضرت امیر علیہ السلام کے فضائل لکھکر خوارج و نواصب کی ناک کو اُلٹی چھری سے کاٹا ہے پس وہ سب عالم حسب اعتراض و ایراد شاہ صاحب پیرو عبداللہ ابن سبا ہو گئے ازان بعد شاہ صاحب رقمطراز ہیں کہ ہر گاہ دید کہ تلامذہ او در تفضیل جناب مرتضوی بر جمیع اصحاب قائل شدند و این معنی در اذہان ایشان رسوخ و استحکام پذیرفت جماعہ را از خلّص اخوان و برگزیدہ یاران خود سر دیگر تعلیم کرد کہ جناب مرتضوی وصی پیغمبر بود پیغمبر او را بہ نص صریح خلیفہ ساخت و خلافت او در قرآن مجید از آیہ انما ولیکم اللہ و رسولہ مستنبط میشود ولیکن صحابہ بغلبہ و مکر وصیت پیغمبر را ضائع ساختند و اطاعت خدا و رسول نکردند و حق مرتضوی را تلف نمودند و ہمہ برائے طمع دنیا از دین برگشتند و مناقشہ کہ فیما بین سیدۃ النسا و خلیفہ اول در باب فدک رفتہ بود و آخرہا بصلح و صفا انجامیدہ وشناو نیز و تمسک ساخت وگر یک دو کس را بہ کتمان این سر وصیت بالغہ نمود و گفت اگر با مردم شما را ازین جنس مقالہ درمیان آید نام من مگیرید و از من تبرا و بیزاری اظہار نمائید کہ مرا غرض ازین

RekhtaDownload.com

وصیت و نصیحت محض بیان حق و اظهار واقع است نه نام و نشان و وصیت و جاده
بجهت این وسوسه او گفت و شنود این مقدمات و سب و طعن خلفا در لشکریان
حضرت امیر جاری شد و مناظرات و مجادلات شدن گرفت تا آنکه حضرت امیر رضی
الله عنه بر سر منبر برملا خطبها فرمود و ازین جماعت بیزاری و تبرا ظاهر نمود و بعضے
را بوعید و ضرب حد تهدید کرد ابن سبا چون دید که ازین تیر او هم بر هدف نشست
و فتنه و فساد در عقیدهٔ اهل اسلام مداخلت کرد و باهم بگفتگو می آویزند و آبروے
یکدیگر می ریزند جماعت را از اخص الخواص شاگردان خود برچیده در خلوت خالی
از اغیار بعد از گرفتن عهد و میثاق و پیمان ستر دیگر باریک تر و نازک تر در میان
نهاد که از جناب مرتضوی چیزها صادر میشود که مقدور بشر نیست از خوارق عادات
و اخبار غیب و احیاء اموات و بیان حقائق الهیه و کونیه و محاسبات دقیقه
و جوابات حاضره و بلاغت عبارات و فصاحت الفاظ و زهد و تقوی و شجاعت
مفرط و قول که چشم و گوش جهان و جهانیان امثال آن ندیده و نشنیده هیچ می
دانند که این همه از کجا است و ستر این امر چیست همه تن [illegible] واندند و زمام
تسلیم و انقیاد بدست او دادند بعد از تشویق بسیار و تاکید بے شمار گفت که
این همه خواص الوهیت است که ظهور مینماید و در کسوت لاهوت و ناسوت
جلوه میدهد فاعلموا ان علیاً هو الله و لا اله الا هو و بعض کلمات مرتضوی
را که در حالت سکر و غلبهٔ حال که اولیاء الله را می باشد مثل انا حی لا یموت
انه باعث من فی القبور انا مقیم القیامة از آنجناب سرزده بود
موید مقاله و شاهد ولاله خود گردانید و رفته رفته بحکم کل سر جاوز الاثنین شاع
این مقاله قبیحه فاش شد و بجناب مرتضوی رسیده آنجناب آن جماعت را مع ابن
سبا تهدید باحراق نار فرمود و توبه داد بعد از ان اجلا فرمود بمداین چون در مدا

RekhtaDownload.com

رفت باز ہماں مقالہ خود را با ذربیجان وعراق منتشر ساخت وجناب مرتضوی بسبب
اشتغال بحرب بغات شام ومہمات خلافت بحال او و اتباع او نپرداخت تا آنکہ
مذہب او رواج گرفت وشیوع پیدا کرد پس لشکریان حضرت امیر بسبب رد و
قبول وسوسۂ ایں شیطان لعین چہار فرقہ شدند اول فرقہ شیعہ اولی وشیعہ
مخلصین کہ پیشینیان اہلسنت والجماعت اند بروش جناب مرتضوی در معرفت
حقوق اصحاب کبار و ازواج مطہرات وپاسداری ظاہر و باطن با وصف وقوع
مشاجرات و مقاتلات وصفائی سینہ وبرأت از غل و نفاق گذرانیدند وایشان را
شیعہ اولی وشیعہ مخلصین مے نامند وایں گروہ من جمیع الوجوہ بحکم ان عبادی
لیس لک علیہم سلطان از شر آں ابلیس پر تلبیس محفوظ و مصون ماندند و
بدامن پاک آنہا از نجاست آں خبیث نرسید وجناب مرتضوی در خطب خود
مدح اینہا فرمود وروش اینہا پسندید دوم فرقہ تفضیلیہ کہ جناب مرتضوی را بر جمیع
صحابہ فضیلت میدہند وایں فرقہ از اولی تلامذۂ آں لعین بودند و شمہ از وسوسہ
قبول کردند وجناب مرتضوی درحق اینہا تہدید فرمود کہ اگر کسے را خواہم شنید
کہ بر شیخین تفضیل میدہد او را حد افترا کہ ہشتاد تازیانہ است خواہم زد سوم
شیعہ سبئیہ کہ آنہا را تبرائیہ نیز گویند جمیع صحابہ را ظالم وغاصب بلکہ کافر و
منافق میدانند وایں گروہ از اوسط تلامذۂ آں خبیث گشت ومشاجرات آنحضرت
با شیخین وطلحہ وزبیر مؤید مذہب ایشان ومحرک دغدغۂ ایشان شد چوں ایں ہمہ
مشاجرات بنابر خون خلیفہ ثالث بود ناچار ایں درحق خلیفہ ثالث نیز زبان طعن
کشادند وچوں خلافت خلیفہ ثالث مبنی بر خلافت شیخین بود وبانی مبانی
عبدالرحمن عوف وامثال او بودند بر ہمہ را ہدف سہام لعن خود ساختند و
مقالات شیعہ ایں گروہ بسمع مبارک مرتضوی بواسطۂ مخلصین میرسید خطبہائی

RekhtaDownload.com

فرمودند کو ہشہائے نمود و برآت خود ازیں مردم ظاہر می کرد چہارم فرقۂ شیعۂ غلات
کہ ارشد تلامذہ واخص الخواص یاران آں خبیث بود قائل بالوہیت آنجناب شدند
این است اصل طریق حدوث مذہب شیعہ منتہی کلامہ شاہ صاحب نے یہ تمام
داستان بطور قصہ کے بیان کیا ہے اگر حسب داب مناظرہ والزام و اقرار خود
مطالب مذکورہ صدر کا ماخذ کسی کتاب شیعہ کو قرار دیتے تو اس کی نسبت غور کیا
جاتا ذاتی واقفیت سے بلا سلسلہ سند اپنا من سمجھوتہ کیا ہے ایسے قصص و حکایات
و ڈھکیات کو ان کے مریدان و مقلدان بہت پسند کرتے ہیں اسلام میں صدہا مجلدات
تاریخ اس وقت موجود ہیں دیگر اہل مذاہب نے بھی تو تاریخ نویسی میں کوتاہی نہیں کی
ابتدائے دنیا سے شاہان دہلی تک کے حالات سلسلہ وار لکھے ہیں مگر آج تک کسی
مورخ نے عبد اللہ ابن سبا کے حالات اس چم و خم سے نہ لکھے تھے جیسے کہ
جناب شاہ صاحب نے تحریر فرما کر مذہب شیعہ کا مخرج و منبع تلاش کیا ہے
آج تک لوگ اس انگریز کی عقل و فراست پر آفرین کئے جاتے ہیں جس نے پہلے پہل
سیر و گشت کر کے ملک امریکہ کا پتہ نکال کر خلائق کی زبان پر [illegible] جاری کرایا
مگر شاہ صاحب کچھ اس سے بھی بڑھے رہے ع وہ تھا استاد یہ ولی نکلے
صاحب بہادر نے تمام سمندر کی سیر و گشت اور اکثر جزائر کی دیکھ بھال کر کے
ایک نئے ملک کا پتہ لگایا شاہ صاحب نے دہلی سے باہر گئے نہ کتب تواریخ کے معائنہ سے قوت
نظری کو گھٹایا محض بزور ولایت مراقبہ کے ذریعہ سے مذہب شیعہ کی حدوث کا حال لکھکر
اہلسنت کو نمونۂ مشائخ صوفیہ بنا دیا جب کسی سنی پاک سرشت سے پوچھا جاتا ہے کہ حضرت
فرمائیے تو سہی آپکے شاہ جی نے یہ معاملات کہاں سے حوالۂ قلم فرمائے کسی کتاب میں دیکھا یا
پیر طریقت سے سنا یا کوئی خواب نظر آیا یا الہام ہوا یا کوئی فرشتہ کہہ گیا بیچارے سوا اس کے کیا
جواب دیں کہ ہمارے نزدیک شاہ صاحب کا لکھا ہوا پتھر کی لکیر ہے اگر انھوں نے بھی تو کچھ لکھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

تصویر غالب و مغلوب

سلسلۂ ہفتم

تمام عبارت فارسی کا نتیجہ و خلاصہ یہ ہے کہ عبداللہ ابن سبا نے بزور تقریر ایسا دام تزویر پھیلایا کر جماعت اسلام کو درہم و برہم کرکے چار فرقے بنا دیئے ایک فرقہ سنیوں کا جس کے راس و رئیس شاہ صاحب تھے دوسرا تفضیلی جو کہ جناب امیر علیہ السلام کو جمیع صحابہ سے افضل جانتا ہے تیسرا امامیہ جو کہ بشان خلفاء کج بحث کرتا ہے چوتھا نصیری جو حضرت علی کو خدا جانتا ہے شاہ صاحب کی تحریر حق تصویر دیکھکر مجھکو بڑا تعجب واقع ہوا کہ حضرت مصنف نے ایک عبداللہ کی خود پر کس قدر لمبی چوڑی فرد جرم تیار کی ہے کہ علت واحدہ پر چار سنگین دفعہ قائم کردیں محض الوہیت اس کی حبس دوام کے لئے کافی تھا بعد ازیں خدائی سے اس کو بری کرکے تجویز کرتے ہیں کہ اگر بقول شاہ صاحب یہ تمام واقعات بدلیل و سند صحیح ہیں تو سوائے تعلیم ربوبیت و الوہیت اور تمام باتیں عبداللہ نے بالکل سچی بیان کی ہیں اور در باب مشاجرت و مخاصمت باہمی و خلافت و فضیلت و نیابت وغیرہ جو سبق اہل لشکر کو پڑھایا محض حق و صواب و بجا درست تھا تمام عالم میں سوائے خوارج و نواصب کے اور کوئی متنفس ایسا نہیں جو بظاہر عبداللہ ابن سبا کی تعلیم و تلقین کا اقرار نہ کرے لہذا گروہ نصیری کو حاجت ہے کہ اپنے مرشد ناہنجار و نابکار کی جانب سے شاہ صاحب پر بہ گواہان و انکار ان اتہام بے جا کا دعوے بصیغہ فوجداری رجوع کریں انشاء اللہ غفرلہ۔

RekhtaDownload.com

جناب شاہ صاحب کی عبارت پر خسارت کے فقرات توڑنے والا ہوں وہاں دکھا دیا
جائے گا کہ حضرت کا بیان کیا وقعت رکھتا ہے مگر اس وقت روداد مثل پر بنظر
سرسری معائنہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاہ صاحب نے ایسے چند معاملات و
معتقدات اہل اسلام کو بہ صفت الزام عبداللہ ابن سبا کی جانب غلط طور پر
منسوب کیا کہ جس سے خود انہیں کے ایمان و اسلام پر سخت شبہ پیدا ہوا ہمارے
نزدیک جناب شاہ صاحب کا مفرد بیان بخلاف قانون شہادت قابل پذیرائی
نہیں ہاں جو حضرات جناب ممدوح کی تحریر کو محض اپنے حسن ظن سے خدا کی زبان اور
خود شاہ صاحب کو قطب الاقطاب و مہر سپہر صداقت جانتے ہیں ان کے لئے
یہ داستان عین جزو ایمان ہے مگر اہل دانش ذرا فکر و غور کریں کہ جتنی باتوں کی تعلیم
سے لشکریان جناب امیر علیہ السلام کا گمراہ ہو کر چار قسم کے مناروں پر چڑھ جانا
بذمہ عبداللہ مذکور الزاما بیان کیا ہے اس میں وہ ملعون سوائے اعتقادات بہشت
کس جھوٹی بات کا مرتکب ہوا کہ جو یہ سمجھ لیا جائے کہ محض اسی ایک شخص کی تعلیم
نے ایسا اثر پھیلایا کہ اسلامی طاقت چار حصوں پر منقسم ہو گئی میری دانست میں تو
اصل مخرب اسلام وہ شخص ہے کہ جس نے بہتر فرقوں کو جہنم کی سیدھی راہ پر ڈال دیا
اگر بقول واحد شاہ صاحب عبداللہ ابن سبا نے چار گروہ بنائے تو اسی اسلام میں
ایسے انفاس بزرگ بھی گذرے ہیں جنہوں نے بہتر بنا ڈالے وہ عبداللہ ابن سبا
سے کئی نمبر بڑھے ہوئے ہیں ناظرین اس وقت بہت خشم آلود ہو کر مضطربانہ
سطور تختی پر نگاہ ڈال رہے ہونگے کہ وہ کون شخص ہے جس نے اسلام جیسی پاک
زمین میں تخم فساد بو کر بہتر طرح کے بودار و بدنما پھول کھلائے حضرات ناظرین
مجھکو معاف فرمائیں میں ایسے شخص کا نام ہرگز ظاہر نہ کرونگا جنے مسلمانوں کی کشت اتحاد
میں سوچ سمجھکر تخم نفاق ڈالا ہے کیونکہ خوف ہے شاید آپ صاحب جوش غضب میں

RekhtaDownload.com

ہے اس بیچارہ کے ساتھ کوئی بے جا حرکت کریں گو کہ وہ شخص مجہول ہی ثابت
رکھتا ہے کہ سب خیرخواہان اسلام ملکر کچھ خدمتگذاری کریں مگر یہ بھی خلاف تہذیب
ہے انہیں تہتر گروہ میں سے سوائے شیعہ کے بہت سے فرقے اسکو نبی سے بھی
کچھ بڑھا ہوا جانتے ہیں بقول مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی مولف ہدیۃ
الشیعہ آنحضرت کی حیات میں چودہ موقع ایسے پیش آئے کہ بارگاہ خداوندی
سے رسالتمآب کی رائے مسترد ہوکر اسی گمنام کی موافقت رائے سے نزول وحی
ہوا مجھکو اندیشہ ہے کہ کہیں خدانخواستہ الجھن سے ناظرین کی سانس نہ الٹ جائے
لہذا بحکم (الکنایۃ ابلغ من التصریح) اس کے نام کا کچھ آتا پتا بتائے دیتا ہوں یہ
وہ صاحب ہیں جنہوں نے بروز صلح حدیبیہ غایت جوش ایمان وحمیت اسلام
سے کہدیا تھا کہ واللہ ما شککت منذ اسلمت الا یومئذ یعنی بخدا
جیسا کہ مجھکو آج اس شخص یعنی محمد صلعم کی نبوت میں شک ہوا ہے کبھی ایسا شک
نہوا تھا جب سے کہ میں مسلمان ہوا ہوں دیکھو کتاب زاد المعاد آیت القیم و تفسیر
معالم التنزیل کا صفحہ ۳۲ جو کہ کتب معتمدہ سنیہ سے ہیں اس عبارت سے معلوم ہوتا
ہے کہ قبل از صلح حدیبیہ جو شک کہ حضرت شکوک کی طبیعت میں مثل خارہ [illegible]
خارش پیدا کرتا تھا وہ مذبذبین بین ذالک کی حالت رکھتا تھا اور آجکا
شک تو ماشاء اللہ ایسا قوی ہوگیا تھا کہ آنحضرت کے سچے نبی ہونیکا واہمہ بھی نہ رہا تھا
کیوں ناظرین آپ اسکو سمجھ گئے جس کو میں اسلام کی نیو کا اکھاڑنے والا بیان کرتا
تھا اس میں تو میں شک کرنا حرام جانتا ہوں کہ آپ صاحبوں کو اس شخص کے
تشخیص میں تامل رہا ہوگا مگر خیر خاطر احباب عزیز ہے لیجئے اور سنئے یہ تو آپ جانتے
ہیں کہ حکم و ارشاد رسول پاک جو کہ متعلق باصلاح حال عباد ہو عین وحی خدا ہے
اور اس حکم کا رد کرنے والا کافر محض ضرور ہے کہ آپنے یہ بھی کتابوں میں دیکھا

RekhtaDownload.com

اور علما سے سُنا ہوگا کہ وفات سے دو چار روز پہلے آنحضرت نے اپنے ہم نشینوں اور مصاحبوں سے فرمایا کہ دوات و قلم و کاغذ لے آؤ تاکہ میں تم کو ایسی چیز لکھکر دیدوں کہ میرے بعد ہرگز تا ابد گمراہ ہوکر چاہ ضلالت میں نہ پڑو ناظرین خوش آئین خواہ آپ سنی ہوں یا شیعہ خدا را بلا خیال و جنبۂ مذہب آزادانہ رائے دیجئے کہ اگر اس وقت آپ کے نبی جنکو آپ سچا اور برگزیدہ جانتے ہیں ایسا نوشتہ حوالۂ اُمت فرما دیتے جو دافع اختلافات ہوتا تو کیسا تھا پس اب خود ہی انصاف فرمائیے کہ جس شخص نے ایسی تحریر کو قید قلم میں نہ آنے دیا بلکہ بجرم اظہار کلمۂ ہدایت نبی کو بیہودہ گو پریشان بیان کہا وہی تہتر فرقوں کی بنیاد ڈالنے والا عبد اللہ ابن سبا کا پیر بھائی تھا شاہ صاحب نے تحفہ میں لکھا ہے کہ اگر بدنیتی و خود غرضی سے ایسا فعل یعنی منع کتابت واقع ہو تو بے شک منع حضور [illegible] قرطاس و خامۂ شیطان تھا اس قصہ دوات و قلم کا ایک ہزار سال سے اس وقت تک [illegible] حمایت و طرفداری شخص مجہول جس قدر کہ توجیہات حضرات اہلسنت نے فرمائے ہیں [illegible] و ذلیل نے اپنی بعض تالیفات میں بوجوہات دلنشین و مقبول طبیعت حل کر دیا ہے [illegible] منصف طبع حضرات اہل انصاف اس کے ملاحظہ سے لُطف اُٹھائیں گے اب بھی آپ کی [illegible] ہو تو اور صاف و روشن نشان بتاؤں یہ وہ شخص ہے کہ جس نے بروزِ جنگ خندق تمام لشکر اسلام کو عمرو ابن عبدود کی قوت و صولت ظاہر کر کے بدحواس بنا دیا تھا آنحضرت سے کہدیا کہ آپ ناحق مسلمانوں کو تہ تیغ کرا رہے ہیں میں اس پہلوان کو خوب جانتا ہوں یہ اپنے زمانہ کا رستم ثانی ہے نہ خود لڑے نہ کسی کو لڑنے دیا بلکہ لڑنے والوں کی جان کو شوکت خصم کے ظاہر کرنے سے فنا کر دیا آخر جناب شیر شاہ قلعہ گیر نے اسکو جہنم واصل کیا یہی حضرت جنکا نام ظاہر کرنا خلاف مصلحت جانتا ہوں غزوہ احد سے ایسے بے حواس ہوکر سر و پا برہنہ بھاگے تھے کہ بقول خود پہاڑی

بکری کی طرح پہاڑ کی چوٹیوں پر کودتے اُچھلتے ہوئے پھرتے تھے خیبر میں دو روز
تک علم اُٹھائے ہوئے پھرے مگر فتح نہ ہوا بفضل خدا وہ میدان بھی شاہ مردان
ہی کے ہاتھ رہا قصہ کوتاہ جتنی باتوں کی تعلیم سے عبداللہ ابن سبا ملزم ٹھہرایا گیا ہے
وہ سب معاملات بجز تعلیم الوہیت حضرات اہلسنت سلف سے اس وقت تک
بذیل توصیفات حضرت امیرؑ لکھتے چلے آئے ہیں بقول شاہ صاحب عبداللہ مذکور نے ایسی
چند باتیں بیان کی تھیں کہ بوجہ علانیہ و آشکارا ہونے کے مشاہدہ میں آسکتی ہیں
مثل شجاعت و سخاوت و زہد و تقوے و بلاغت عبارت و فصاحت الفاظ و خوارق
عادات و احیائے اموات وغیرہا جبکہ ابن سبا نے حضرت امیر علیہ السلام کے اُس
لشکر میں یہ دام تزویر پھیلایا کہ دیکھو حضرت علیؑ ایسے فضائل جلیلہ رکھتے
ہیں تو سامعین ان آنکھوں دیکھی باتوں کی ماہیت و حقیقت بیان کرنے سے
ایسے ہیچ دست ہوگئے کہ متحیرانہ ادھر اُدھر [illegible] دیکھنے لگے اُن کا عجز و بیکسی
و تحیر و اضطراب معائنہ کرکے عبداللہ ابن سبا مردود نے [illegible] کر بقول
قول خود وسوسہ دہیچ میدانید کہ ایں ہمہ از کجا است وسرّ ایں امر چیست علی
کے خدا سمجھنے پر اس گروہ کو مغالطہ دیا پس عاقل بصیر و منصف خبیر کو عقل و ایمان
سے کام لینا چاہئے کہ جو شخص ایسی صفات عالیہ کا حامل ہوکر تفرد تام رکھتا ہو کہ
جسکو ایک جماعت اہل اسلام روزانہ معائنہ و مشاہدہ کرکے اس کے دقائق و غوامض
کے سمجھنے سے معترف بعجز و قصور ہوکر خدا سمجھنے پر مجبور ہو جائے اور سوائے اقرار
الوہیت ایک حرف نہ کہہ سکے تو اس کے افضل الصحابہ یا افضل الناس ہونے میں
کیا استبعاد لازم آتا ہے بہر حال افضل و اعلےٰ اس کو کہتے ہیں کہ اپنے معاصرین سے
جمیع صفات و کمالات میں برتبہ فائق ہو کہ کوئی شخص من وجہ بھی دعوی ہمسری کا
کرسکے بعد قتل و شہادت جناب عثمان جبکہ عبداللہ ابن سبا نے بقول شاہ عبدالعزیز

RekhtaDownload.com

صاحب خلائق کو باظہار فضائل مرتضوی گمراہ کیا اس وقت صحابۂ رسولؐ مقبول و
شرکائے جنگ بدر و بیعت رضوان سے لشکر حضرت امیرؑ میں صدہا سے بھی تعداد
متجاوز تھی اور وہ جملہ حضرات از ابتدائے اسلام تا روز تعلیم پُر مکر و فساد اور پہلے
خلیفوں کے رنگ ڈھنگ دیکھے ہوئے تھے ان کو اس بدرشتہ تعلیم میں اگلا پچھلا خوش
یاد کرتے ہوئے عبداللہ مذکور سے یہ بات عرض کرنے کا بہت اچھا موقع حاصل تھا
کہ اے حضرت آپ ہم کو یہ پیش پا افتادہ مضمون کیوں یاد دلاتے ہیں ہم تین خلفاء
نامدار کو ان تمامی اوصاف میں کامل العیار دیکھ چکے ہیں سوا اس کے بہانہ جو کو یہ کہنے
کی گنجائش نکل آئی ہے کہ عبداللہ مذکور سوائے پرانے مسلمانوں کے نئی بھرتی کے
جوانوں کو تعلیمِ [illegible] اعد سکھایا کرتا تھا ان کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ شاہ صاحب نے
اپنی طبع زاد تقریر میں عبداللہ [illegible] دام فریب کو کسی خاص جماعت پر محصور نہیں کیا
بلکہ تمام لشکریان حضرت امیر علیہ السلام [illegible] لیا ہے پس صحابۂ ذیشان و مردان
تازہ ایمان میں کوئی حد فاصل یا سد محکم نہ تھی [illegible] آواز اور پڑ جائے آخر تقریر
اثر اس مردود کی تقریر پر تزویر کا سب پر ہوا دیکھو شاہ صاحب کی تحریر کا
یہ فقرہ رئیس لشکریان حضرت امیرؑ بسبب رد و قبول وسوسہ این شیطان لعین
چہار فرقہ شدند۔ چہار فرقہ اسوقت ہوئے جبکہ سب نے کان دھر کر اس کی تقریر کو
سنا یہ بھی محفوظ طبیعت فرما لینا چاہیئے کہ لشکریان حضرت امیرؑ دو قسم کے آدمی
تھے ایک صحابہ جن کو عادل کہا جاتا ہے دوسرے تابعین جنکو اصحاب آنحضرتؐ سے
اتباع تھا پس اصحاب عدول پر بڑا اعتراض وارد ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے تابعین کو
ایک متنبا و پُر فریب کے دام مکر میں پھنستے ہوئے دیکھا اور چوں نہ کی ان پر واجب تھا
کہ خود بھی ابن سبا کی باتوں کا جواب دندان شکن دیتے اور نیز اوروں کو بھی سمجھاتے
کہ یہ مردود ازلی بکتا ہے جھک مارتا ہے تم اس کے دھوکہ میں نہ آؤ۔ علیؑ میں شجاعت کے

RekhtaDownload.com

نہ زہد و اتقا نہ مُردوں کے زندہ کرنے پر قدرت رکھتے ہیں نہ فصاحت و بلاغت میں وحید ہیں بس عبداللہ ابن سبا کے دلائل لاجواب کے مقابلے میں اس زمانہ کے حضرات کا سکوت کر کے ایسا متحیر و متعجب ہو جانا کہ بندہ مت خدا سمجھنے پر معذور ہو گئے صاف دلالت کرتا ہے کہ افراد صحابہ میں سے ان لوگوں نے کسی ایک کو بھی ایسا نہ پایا تھا کہ احیائے اموات و دیگر کمالات علمیہ پر قدرت رکھتا ہو اندریں صورت ایسے عالم کامل و زاہد و متقی و فصیح و بلیغ و ولایت ور کو افضل العباد نہ سمجھنا بڑی نامردی و جہالت ہے رہا یہ امر کہ جو لوگ جناب مرتضوی کو حضرات شیخین پر فضیلت دیتے تھے ان کی نسبت حضرت امیر کا یہ ارشاد فرمانا کہ حد شرعی جاری کر کے ہشتاد ضرب چابک لگانے کے پر نتیجہ پیدا نہیں کرتا کہ معاذ اللہ حضرت امیر بدانست خود اپنی ذات نجستہ صفات کو شیخین سے کمتر جانتے تھے اصلیت یہ ہے کہ کلام الامیر امیر الکلام آئمہ علیہ السلام کے ارشادات [illegible] بنیاد ہے وہی شخص استفادہ اٹھا سکتا ہے جس کو عقل و تمیز سے بہرۂ وافی حاصل ہو حقیقت واقعی یہ ہے کہ بعد وفات جناب رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت امیر علیہ السلام ظاہراً بنی نوع انسان کے حاکم و پیشوا و امام و مقتدا ہیں وہ جناب ثلاثہ کے مقابلہ میں اپنا افضل و برتر ہونا عین کسر شان و نقص مرتبت خیال فرماتے تھے دیکھو جبکہ امیر شام نے باستبداد شقاوت و بغاوت حضرت امیر علیہ السلام کے مقابلہ میں ہنگامہ پردازی کی تو آپ نے بعض خطبات میں تاسف ظاہر فرمایا ہے کہ مجھکو نہایت ننگ معلوم ہوتا ہے کہ معاویہ میرا مقابل شمار کیا جاوے یہی صورت آپ کی بمقابلہ شیخین تھی ہے کلیئہ قاعدہ ہے کہ مشبہ اور مشبہ بہ میں بہر حال کوئی نہ کوئی علامت تناسب ہوتی ہے اگر بجائے احیائے اموات خلفاء کسی مریض صعب العلاج کی صحت پر قادر ہوتے یا کہ بمقابلہ شجاعت کبھی کسی جنگ میں کوئی کارنمایاں کیا ہوتا!

RekhtaDownload.com

اپنے دست مبارک سے کبھی کسی لولے لنگڑے گرے پڑے بھاگتے ہوئے کے
کوئی چرکا لگایا ہوتا یا آنکہ خود ہی پشت میدان نہ ہوئے ہوتے تو شاید کوئی مرتبہ
قرین مساوات و مشابہت پایا جاتا یہاں تو درجۂ کمالات پر بالکل صفر لگا ہوا
ہے علم کی یہ کیفیت کہ عورت پردہ نشین سے مجوب ہو کر اکل الناس افقہ
من عمر حتی المخدرات فی الحجال غایت عدالت کیشی سے فرمایا کرتے تھے
نفاذ احکام وحدود الٰہی میں ٹھوکریں کھا کر حضرت علی علیہ السلام کی جانب رجوع
کرکے لولا علی لہلک عمر کہتے تھے لڑائی میں ماشاء اللہ وہ ثابت قدمی
تھی کہ بروز احد خوف کفار سے فرار کرکے بقول خود حضرت عمر جیسے نامی بہادر
شل بکری پہاڑ کی چوٹیوں پر اوچک اوچک کر جان بچاتے تھے جوابات
حاضرہ کی یہ کیفیت تھی کہ سفیر روم کے سامنے آنحضرت کی نبوت کے دلائل
بیان کرنے سے عاجز ہو کر غصے میں لاٹھی سونٹے پر آمادہ ہو گئے فصاحت
عبارت وبلاغت کلام کی تو ماشاء اللہ کوئی حد ہی نہ تھی آج تک کسی محدث نے
کوئی ٹوٹا پھوٹا فقرہ بھی حدیث کا حضرت سے نقل نہیں کیا قوت حافظہ ایسی
بڑھی ہوئی تھی کہ مر مر کے ہزار مشکلوں سے سورۂ بقر یاد کی پس ایسے شخص کے
مقابلہ میں باب مدینۃ العلوم وجامع کمالات کو فضیلت دینا سراسر توہین ہے دیکھو
اگر کہا جائے کہ شیطان سے جبرئیل علیہ السلام اور ابوجہل وغیرہ سے آنحضرت
اور فرعون سے موسیٰ اور مہدیٔ موعود عجل اللہ فرجہم دجال سے افضل ہیں تو اس
فضیلت میں ان بزرگواروں کی کیسی توہین وتنقیص منزلت ہے جناب ابوبکر کے
مقابلہ میں حضرت امیر علیہ السلام کا افضل ہونا ان دونو بزرگواروں کے لئے بڑے
فخر کا سبب ہے اگر حضرت امیر علیہ السلام محض شیخین کے مقابلہ میں فضیلت رکھتے
ہیں تو وہ ہر دو بزرگوار بالضرور مفضول مانے جا سکتے ہیں چونکہ جناب ولایت

RekhtaDownload.com

باب ہر خلفاء نامدار کو بحکم مسلم و بخاری کاذب و غادر و خائن و آثم جانتے تھے
لہذا ان کے مقابلہ میں اپنا افضل مشہور ہونا مکروہ سمجھکر معتقدانِ افضلیت کو حدِّ
شرعی لگانے سے ڈراتے تھے زید ایک سچے آدمی کو عمرو پر کہ جھوٹ بولنے
اور فریب و دغا دینے میں شہرۂ آفاق ہے کبھی فضیلت نہ دے گا بلکہ زید کو بمدار
راست کلامی ایسے ہی شخص پر تفوق دیا جائے گا جو کہ بمقابلۂ زید مذکور سچ
بولنے میں دوسرا نمبر رکھتا ہو۔ فقط ؛

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تصویر غالب و مغلوب

سلسلۂ ہشتم

جناب شاہ صاحب نے فرد جرم میں تحریر فرمایا ہے کہ پس لشکریان حضرت امیر بسبب
رد و قبول وسوسۂ ایں شیطان چہار فرقہ شدند ہر فرقہ پر بہ تجویز خود اسطرح
نمبر ڈالتے ہیں پہلا فرقہ اہلسنت کا جس کو جناب شاہ صاحب نے شیعۂ اولے
و شیعۂ مخلصین ظاہر فرما کر پیشینیان اہلسنت قرار دیا ہے یہ وہ فرقہ تھا جس نے
بقول شاہ صاحب با وصف ورع و تورع مشاجرت و مقاتلات و ارتکاب سبّ و شتم
دشمنان حضرت امیر کو اپنا امام و پیشوا و ہادی و رہنما گردانا اور بحدّے ان کی
طرفداری میں کوشش فرما و عرق ریز ہوئے کہ معاندین خاندان نبوت کے ہر فعل بد
کے جوش محبت و حسن ظن سے تاویل و اصلاح فرمائی چنانچہ علامہ تفتازانی نے

RekhtaDownload.com

شرح مقاصد میں اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ صحابہ بجوشش عداوت و طمع ملک و ریاست
سے حدِ ظلم و فسق پر پہنچ گئے تھے اور بعض نے خانوادۂ رسالت پر وہ تعدی کی
کہ یادگار عالم رہے گی مگر علمائے حسنِ ظن سے واقعات گذشتہ و کردار صحابہ سے
قطع نظر کر کے اُن کے اعمال میں بایں خیال محامل پیدا کئے ہیں کہ اکابر اسلام خصوصاً
مہاجرین و انصار سے لوگوں کی طبائع منحرف نہ ہو جائیں حقیقت میں حضرات اہلسنت نے
سابقین و مخلصین اہلبیت کی طرفداری میں پوری ایمانداری دکھلائی بموجب
حدیث مشہور و مسلم ثقلین کے کہ بعد آنحضرت بارہ بزرگوار گروہ قریش سے
استراحت فرمائے و سادۂ شریعت ہوں گے یزید و مروان تک کو خلیفۂ رسول
سمجھا گیا چنانچہ جناب [illegible] خان رئیس موضع [illegible] ضلع سہارنپور جو کہ بھی
زمرۂ احناف میں [illegible] مذہب شیعہ میں بہ تحقیق و تنقید خود داخل ہوئے ہیں
حضرت مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی سے دریافت کیا کہ ان خلفاء دوازدہ
کے اسمائے گرامی تحریر فرمائیے جن کا [illegible] ہیں مولوی صاحب ممدوح
نے سات تک [illegible] لکھا اور [illegible]
[illegible] صاحب کا عقیدہ تو پہلے [illegible] ہو چکا تھا حضرت [illegible]
[illegible] ہوئے [illegible] صاحب موصوف نے [illegible]
وہ تحریر دکھا کر [illegible] مذہب کی یہ حالت ہو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

چھوٹ جاتے ہیں اور اگر ان تینوں کو اپنا سرتاج بناتے ہیں تو آلِ احمد کا دامنِ رحمت چھوڑ کر یزید و مروان وغیرہ کا دامن پکڑنا پڑتا ہے لہذا انہوں نے بپاسِ حفظِ ملا یزید کو ساتواں امام ماننے میں کوئی نقص و عیب نہ سمجھا اس موقع پر مجھکو یہ اندیشہ ہوا کہ یزید کے خلیفہ بیان فرمانے سے عجب نہیں کہ زمانۂ حال کو اہلسنت کو جناب مولوی رشید احمد صاحب قطب الاقطاب گنگوہ سے بدظنی ہو کر منجر بہ سوئے عقیدت ہو جائے لہذا ان کے اطمینان خاطر کے لئے گذارش کیا جاتا ہے کہ اس بات میں کچھ حضرت گنگوہی ہی منفرد نہیں بلکہ بنا و مذہب اہلسنت ہی پاکیزہ حیثیت سے قائم ہوئی ہے مختصراً علمائے اہلسنت کی چند شہادتیں پیش کرتا ہوں شرح فقہ اکبر کے صفحہ ۹۴ پر لکھا ہے وكان الامر كما قال النبی فولی منہم اثنا عشر ہم الخلفاء الراشدون الاربعة ومعاویة وابنہ یزید وعبد الملک بن مروان واولادہ الاربعة الی یزید وسلیمان و ہشام وولید وبینہم عمر بن عبد العزیز ملا علی قاری صاحب شرح فقہ اکبر لکھتے ہیں کہ آنحضرت نے جو ارشاد فرمایا تھا کہ بعد ہمارے بارہ خلیفہ متمکن سریر سلطنت اسلام ہوں گے ان کے اسمائے گرامی کی تفصیل یہ ہے اول ابوبکر دوم حضرت عمر سوم حضرت عثمان چہارم حضرت علی پنجم حضرت معاویہ ششم یزید پسر معاویہ ہفتم عبد الملک بن مروان ہشتم یزید پسر مروان نہم سلیمان دہم ہشام یازدہم ولید دوازدہم عمر بن عبد العزیز اسی مضمون کو امام ابو الفتح عبد الکریم شہرستانی نے کتاب ملل و نحل کے صفحہ پر بایں عنوان ادا فرمایا ہے ومن قال بالاتفاق والاختیار فقال بامامة معاویة واولادہ وبعدہم بخلافة مروان واولادہ یعنی اہل اسلام نے بحالتِ اختیار بلا جبر و اکراہ معاویہ و یزید کا امام برحق و لازم الاطاعت ہونا مع مروان

RekhtaDownload.com

اور اس کی اولاد کثیر التعداد کے تسلیم کر لیا تھا حقیر عرض کرتا ہے کہ اسی وجہ سے
اہلسنت کے علماء آجتک لوگوں کو بہکائے جاتے ہیں کہ یزید و امام حسینؑ دو
شاہزادے تھے اگر آپس میں لڑ بھڑ کر ایک دوسرے پر غالب ہو گیا تو کیا مضائقہ
اس فرقہ کے عقیدہ میں امام حسین علیہ السلام بمقابلہ یزید خاطی و باغی تھے بلکہ
ان پر یزید کی فرمانبرداری اسیطرح واجب تھی جیسا کہ امام لازم الاطاعت کا
اتباع رعایا پر لازم ہوتا ہے چنانچہ شرح عقائد نسفی کے صفحہ ۱۰۲ پر ابو شکور
سلمی نے لکھا ہے واما یزید بن معاویۃ قال بعض لنا من خلافتہ
کانت باستخلاف معاویۃ وتبعۃ المسلمون من الصحابۃ وغیرھم
فمن طریق القیاس ان طاعتہ کانت واجبۃ علی الحسین
وجمیع المسلمین خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہرگاہ خلافت یزید کو اصحاب رسول
نے مان لیا تو کل اہل اسلام اور حسین ابن علی پر اس کی اطاعت واجب ہو گئی سوائے
ازیں ملل نحل میں شہرستانی نے صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے نص ان الامامۃ یثبت
بالاتفاق والاختیار قال بامامۃ کل من اتفقت علیہ الامۃ
او جماعۃ معتبرۃ من الامۃ اما مطلقا واما بشرط ان یکون
قرشیا علی مذہب قوم فقال بامامۃ معاویۃ واولادہ وبعدھم
بخلافۃ مروان واولادہ خلاصہ کلام یہ ہے کہ تقرر امام موقوف باتفاق
و اختیار ہے اور ہر شخص امام ہو سکتا ہے جبکہ اجماع اہل اسلام ہو جاوے اور
اسی اجماع و اتفاق کی وجہ سے معاویہ و یزید و مروان اور اس کی اولاد کی خلافت
تسلیم کی گئی ہے اسیوجہ سے کبرائے اہلسنت بجرم قتل جناب سید الشہدا اپنے خلیفہ
زادہ کو مجرم قرار نہیں دیتے بلکہ حادثہ کربلا کو تقدیرات الٰہی پر محمول کر کے اپنے پیارے
مخدوم زادہ کو سنان طعن و تازیانہ لعن سے بچاتے ہیں اور اس کو قتل اپنے

مومن جانتے ہیں ابن حجر مکی نے صواعق محرقہ میں لکھا ہے ولا یجوز لعن یزید و
لا تکفیرہ فانہ من جملۃ المومنین وامرہ مشیتہ اللہ تعالیٰ عجب
یہ ہے کہ بعض حضرات نے تو مقدمۂ کربلا کو باوجود ایسے تواتر و شہرت کے جس کے
نہ جاننے والوں میں دُنیا کا ایک آدمی بھی نشان نہیں دیا جا سکتا خفیف واردات
سمجھکر ایسا مبہم و بے وجود قرار دیا ہے کہ مجرم ہی کو گم کر دیا مُلّا علی قاری صاحب نے
شرح فقہ اکبر کے صفحہ ۸۰ پر ایک بڑی طولانی عبارت لکھی ہے جس کا خلاصہ اردو
میں یہ ہے کہ جرم قتل حسینؑ یزید کی نسبت بایں وجہ ثابت نہیں ہوا کہ اس وقت
تک کوئی پتہ نہیں چلا کہ اس کی جانب سے حکم شہادت نفاذ پذیر ہوا اندریں
صورت بلا تحقیق کسی مرد مسلمان کو منسوب بہ گناہ کبیرہ کر کے کافر و ملعون قرار دے
دینا خلاف داب شریعت ہے پھر مُلّا علی قاری صاحب لکھتے ہیں کہ امام غزالی نے
احیاء العلوم میں اسی خیال سے کہ قتل حسینؑ صاف طور پر یزید کی طرف سے ثابت
نہیں ہوا ہے اس کو قطعی بری کر کے مومن تسلیم کر لیا ہے خیر ہم کو اس سے بحث نہیں
حسب منشاء آیہ کریمہ لکم دینکم ولی دین مصرع [illegible] با عمر حشر
غلامان علیؑ با علی ۔ چونکہ بحکم قرآن ہر گروہ بروز قیامت اپنے امام و پیشوا کے
ساتھ بُلایا جائے گا لہذا جو لوگ باتباع حکم قرآن و حدیث نبوی بارہ اماموں کو جو
بنی فاطمہ ہیں اپنا ہادی و رہنما و حامل شریعت جانتے ہیں اور اُن کے سایہ
عاطفت میں زیر لوائے الحمد ہو کر بقول سعدی ع من و دست و دامان آل رسولؐ
طٰہٰ و یٰسین و ذریت ختم المرسلینؐ کا دامن عیب پوش سنبھالے ہوئے ہونگے
اور جو حضرات یزید و مروان کو حقدار سند شریعت سمجھتے ہیں وہ دونوں ہاتھوں
سے ان کا دامن پکڑے ہوئے ہذا امامنا کہتے ہوئے سیر فرمائے عرصۂ محشر ہوں گے
مُلّا صاحب نے جو عبداللہ ابن سبا کی تقریر سے مسلمانوں کا چار فرقہ پر متفرق

RekhtaDownload.com

ہوکر پہلا فرقہ اہلسنت کا تجویز فرمایا ہے کہ جس نے باوصف وقوع مخالفت سب کو
عدول سمجھا اور عبد اللہ مذکور کی تقریر مکر آمیز سے متاثر ہوکر کسی صحابہ کی نسبت
بدظن نہوئے اسپر مجھکو یہ سوچنے کا موقع مل رہا ہے کہ کوئی گروہ حضرت امیر کے
عہد میں مسمیٰ بہ اہلسنت والجماعت نہ تھا بلکہ حسب تصریح علامہ سیوطی صاحب
تاریخ الخلفاء جبکہ ۴۱ھ ہجری میں معاویہ نے حضرت امام حسن علیہ السلام سے حکومت
ظاہری نکالی اُس سال کا نام سنت رکھا گیا اور اس کے بیس اُنیس برس بعد
سنہ ۶۱ھ میں جب اہلسنت کے خلیفہ ہفتم یزید نے نبی کا گھر بےچراغ کیا اس نقطہ
جماعت مستزاد ہوکر ایک پورا جملہ اہلسنت والجماعت درج گزٹ ہوگیا جو کہ آج
تک باتباع معاویہ و یزید زیب دفاتر اسلام ہے دیکھو صواعق محرقہ ذرا
صاحب تحفہ کی چالاکی و پیشبندی بھی قابل نظر ہے آپ فرما چکے ہیں کہ عبداللہ
ابن سبا کی گفتگو سے [illegible] ہوکر جو حضرت امیر علیہ السلام کا لشکر چار فرقہ
پر تقسیم ہوا اس میں پہلے فرقہ [illegible] شیعۂ اولیٰ و شیعہ مخلصین متقدمین اہلسنت
تھے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام کے زمانہ میں کوئی گروہ موسوم بہ
طائفہ سنیہ نہ تھا بلکہ جو حضرات اس وقت تابعان حضرت امیر علیہ السلام سے
تھے وہ شیعہ کہے جاتے تھے چونکہ حسب اعتراف و اقرار شاہصاحب پیشیان
اہلسنت شیعہ تھے لہذا میں نہیں کہہ سکتا کہ متاخرین نے مذہب متقدمین کو چھوڑ کر
سنت والجماعت ہونا کیوں پسند کیا تقریر شاہصاحب سے ظاہر و ہویدا ہے
کہ یہ گروہ شیعہ سے سنی ہوا ہے ہر چند کہ بعبارت روشن و مضامین ذہن پسند
یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچا دیگئی ہے کہ مذہب اہلسنت کو قدامت نہیں اور معاویہ
و یزید کے زمانہ میں یہ گروہ وجود پذیر ہوکر شیعہ سے سنی ہوا ہے اور بوجہ جدید ہونے
کے کسی سنی کو یہ استحقاق نہیں ہے کہ وہ بمقابلہ شیعہ گردن بلند کرکے اپنے قدیم ہونے

RekhtaDownload.com

دعوے کرسکے مگر بہ نظر اطمینان ناظرین و نشاط خاطر مومنین صاحب تحفہ کا ایک اور
اقرار دکھاتا ہوں جس میں انہوں نے بالفاظ صاف و صریح اعتراف کیا ہے کہ
اہلسنت و اہل تفضیل پہلے بہ لقب شیعہ پکارے جاتے تھے مگر جبکہ غلات و
روافض و زیدیہ و اسماعیلیہ نے اپنے واسطے لقب شیعہ تجویز کیا تو اہلسنت نے
بایں خیال کہ کہیں ہم بھی ان کے ساتھ بوجہ اتحاد لقب نہ مارے جائیں تشیع سے
دستکش ہو کر مذہب اہلسنت والجماعت اختیار کر لیا۔ صاحب تحفہ کی عبارت
بجنسہ نقل کی جاتی ہے " باید دانست کہ شیعۂ اولیٰ کہ فرقۂ سنیہ و تفضیلیہ اند در
زمان سابق بہ شیعہ ملقب بودند و چوں غلاۃ و روافض و زیدیان و اسماعیلیہ
بایں لقب خود را ملقب کردند و مصدر قبائح و شرور اعتقادی و عملی گردیدند خوفاً
عن التباس الحق بالباطل فرقہ سنیہ و تفضیلیہ ایں لقب را بہ خود نہ پسندیدند
و خود را باہل سنت و جماعت ملقب نمودند۔ یہی بات رشید الدین خانصاحب
نے جو کہ شاہ صاحب کے شاگرد رشید ہیں بجواب بعض مقامات سلف ناصری
مولفہ جناب مفتی محمد قلی صاحب اعلی اللہ مقامہ مولف تشئید المطاعن و تقلیب
المکائد وغیرہ ظاہر فرمائی ہے کہ ما ہیم شیعۂ اولیٰ و احادیث کہ در فضل شیعہ وارد اند
مورد آں ما ہستیم نہ روافض و ہر گاہ کہ روافض ایں نام را بکذب و زور بر خود
بر بستند و در ایشان مشہور شد ما اطلاق آں را بر خود مکروہ داشتیم۔ اسیطرح ابن
حجر مکی نے صواعق محرقہ میں آیہ مبارکہ ارض اللہ واسعۃ کی بحث میں دعوے
تشیع بایں الفاظ کیا ہے و شیعۃ اہل البیت ہم اہلسنت لانہم الذین احبوہم کما
امر اللہ و رسولہ و اما غیرہم فاعداہم فی الحقیقۃ یعنی در اصل شیعۂ اہلبیت اہلسنت ہیں
کیونکہ وہ انکی محبت اس طریقہ سے دل میں رکھتے ہیں جیسا کہ خدا اور رسولؐ نے حکم دیا
ہے اور جو لوگ سوائے اہلسنت کے دعوے والائے اہلبیت کرتے ہیں وہ ان کے دوست

RekhtaDownload.com

نہیں بلکہ حقیقت میں دشمن ہیں اقرار شاہ صاحب و رشید الدین و ابن حجر وغیرہ سے
چند باتیں ثابت ہوئیں اول یہ کہ قبل از حدوث فرقۂ زیدیہ و اسماعیلیہ مسلمانوں
میں سوائے شیعہ کے اور کوئی مذہب نہ تھا دوم یہ کہ شیعہ کی فضیلت میں احادیث
وارد ہوئی ہیں سوم یہ کہ بخیال امتیاز حق و باطل زیدیہ و اسماعیلیہ سے الگ ہو کر
حضرات اہلسنت نے مذہب سنت والجماعت اختیار کیا ناظرین تمام مذاہب دنیا
میں سے یہی پہلا مذہب ہے جس نے بخوف اشتراک و التباس مذہب قدیم
پر فاتحہ پڑھ کے دوسرا طریقہ اختیار کیا ہے واقع میں غربت و نرم مزاجی اہلسنت
پر ختم ہو گئی ہے اگر خدا نخواستہ زیدیہ و اسماعیلیہ نے اس وقت دعوے سنیت
پیش کر دیا ہوتا تو بغرض حفظاً عن التباس الحق بالباطل حضرات اہلسنت بستر اٹھا کر
کسی سرائے میں سکونت گزین ہو گئے ہوتے ہم نے آج تک نہیں سنا کہ کسی قدیم باشندے
نے غیر شخص کے خوف سے اپنے مکان کو اس طرح چھوڑ دیا ہو جیسے اہلسنت نے
ایک پاکیزہ و ممدوح مذہب کو چھوڑا ہے فرقہ اسماعیلیہ بعد جناب امام جعفر صادق
علیہ السلام کے وجود پذیر ہوا تھا شاہ صاحب وغیرہ کے بیان سے ثابت ہو
چکا ہے کہ اسماعیلیہ وغیرہ کے خوف سے اہلسنت نے تشیع کو ترک کیا جس
اس مرتبہ سے امام ابو حنیفہ کا جو کہ معاصر بلکہ بقول اہلسنت شاگرد صادق آل محمد کے
شیعہ ہونا لازم آتا ہے کیونکہ فرقہ اسماعیلیہ سے پہلے جتنے مسلمان تھے وہ سب شیعہ
ہی تھے نہایت شکریہ کا موقع ہے کہ اہلسنت کا ایسا جلیل القدر امام جسکو امام
اعظم بولا جاتا ہے شیعہ تھا اور جبکہ وہ شیعہ تھے تو ضرور ہے کہ وہ خاص الفاظ
بھی بکتے ہوں گے جو کہ مصطلحات شیعہ میں داخل ہیں آج اگر کسی سنی سے کہا جائے
کہ آپ کے بزرگوار شیعہ تھے تم سنی کیوں ہو یقین تو یہ ہے کہ شیعہ کے لفظ سنتے
ہی جوش غیرت سے خودکشی کر لے ہیں ناظرین کو یہ بات دکھانا چاہتا ہوں کہ

RekhtaDownload.com

کہ اہلسنت برعکس نہند نام زنگی کافور تشیع کے مدعی کیوں ہو رہے ہیں اس کی مصلحت یہ ہے کہ مذہب شیعہ قدیم ہے اور سنیت جدید اور اہل تشیع کے فضائل میں چند احادیث صحیح مبشرہ نجات و مغفرت وارد ہو چکی ہیں اس لئے وہ ادعائے تشیع کرتے ہیں چنانچہ زمانۂ حال کے ایک متعصب عالم اہلسنت نے جن کو جہانگیر خان شکوہ آبادی کہتے ہیں اور جو کہ حسب فتاوی علمائے سنیہ شبستہ ظہر معیار الہدیٰ بجرم اہانت حضرت امیرؑ کافر بے داغ قرار پا چکے ہیں بموافقت شاہ صاحب اظہار الہدیٰ کے صفحہ ۱۰۱ پر قبول کر لیا ہے کہ گروہ شیعہ حضرت امیر علیہ السلام کے زمانہ میں وجود پذیر ہو چکا تھا مگر اہلسنت کے لئے اُنہوں نے کوئی قدیم زمانہ نہیں بتایا جس سے سمجھا جاتا کہ یہ حضرات بھی کسی پرانے خاندان سے تعلق و پیوستگی رکھتے ہیں مسلمانوں میں ہر چند کہ بہتر فرقے ہیں مگر ان فرقوں میں شیعہ ہی ایسا گروہ ہے جسکے ناجی ہونیکی خبریں بواسطہ حضرت مخبر صادق اہلسنت کے کانوں تک پہنچکر درج کتب ہو چکی ہیں اور وہی خبریں اہلسنت کو کشاکشی دکھلا کر اس طرف توجہ دلانے والی ہوئی ہیں کہ مقلدان و پیشیبان مذہب خود کو شاہ صاحب نے شیعیان علی میں معدود فرما کر عبداللہ ابن سبا کی تعلیم کے غیر موثر ہونے کا فخر ظاہر کیا ہے لغت میں شیعہ گروہ۔ رفیق۔ مددگار و رفیق۔ فرمانبردار کو کہتے ہیں اور اصطلاح اہل اسلام میں ان لوگوں کو کہتے ہیں جو حضرت امیر علیہ السلام کو خلیفۂ بلافصل و امام واجب الاتباع بحکم خدا و رسولؐ جانتا ہو۔ صاحب شرح مواقف نے صفحہ ۴۲۳ پر ظاہر کیا ہے کہ

الشیعۃ ای الذین شایعوا علیاً بعد رسول اللہ بالنص اما جلیاً واما خفیاً واعتقدوا ان الامامۃ لا تخرج عنہ وعن اولادہ وان خرجت فاما بظلم یکون من غیرھم واما بتقیۃ منہ او من اولادہ یعنی جو گروہ کہ اس بات کا قائل ہوا ہے کہ

امامت بجز علیؑ اندروئے نص خدا اور رسولؐ اور کوئی نہ تھا وہی شیعہ ہے
شاہ صاحب نے جو اپنے بڑے بوڑھوں کو بسبب رد و قبول تقریر ابن سبا شیعۂ
اولیٰ و شیعہ مخلصین قرار دیا ہے غالباً وہ ایسے ہی شیعہ ہوں گے جنکی تعریف
حسب شرح مواقف اوپر بیان کی گئی ہے یہ بھی ضرور ہے کہ وہ بزرگوار کچھ
خاص قسم کے الفاظ انحضرات کی خدمت میں ہدیۃً پیش کرتے ہوں گے جنہوں
نے علیؑ اور اولاد علیؑ سے در باب امامت نزاع کیا یا یہ کہ ان کو امام منصوص
سمجھا بحمد اللہ حسب اقرار متقدمین و متاخرین ملت سنیہ یہ بات بوجوہ کما ینبغی
ثابت و متحقق ہو گئی کہ حضرت امیر علیہ السلام کے زمانہ میں پرانی وضع کے شرفاء
اہلسنت شیعہ مخلص و مومن پاک عقیدت تھے مگر بعد میں بزمانۂ معاویہ و یزید
سلطنت کے دباؤ سے صورت استحالہ پیدا کر کے شیعہ سے سنی بن گئے اس زمانہ کے
اہلسنت عجب تذبذب میں ہیں جس وقت مفاد آخرت پر نظر کر کے متمنی نجات و
آمرزش ہوتے ہیں شیعہ بننے کو دل چاہتا ہے کیونکہ امام مناوی نے کنز الحقائق
میں بواسطہ حضرت بشیر و نذیر حدیث دکھا چکے ہیں کہ یا علیؑ انت و شیعتک
تردون الحوض یعنی اے علیؑ تم اور تمہارے شیعہ حوض کوثر پر پہنچیں ہوں گے
ایضاً علیؑ و شیعتہ الفائزون یوم القیامۃ اور جب یہ خیال
خاطر عاطر میں خطور کرتا ہے کہ شیعہ ہونا کچھ آسان بات نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ
بعض اعتقادات و کلمات کی پخ بھی لگی ہوئی ہے اس وقت ناچار گریز کرنا پڑتا
ہے دین و دنیا دو مخالف و متضاد چیزوں کا نام ہے یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ دونوں
لذتیں ایک ذات کیلئے جمع ہو جائیں ؎ ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں
ایں خیال است و محال است و جنوں ۔ اس موقعہ پر عجیب قسم کا ایک فائدہ
مترتب ہوا اور وہ یہ ہے کہ تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ منجملہ بہتر گروہ اسلام کے

RekhtaDownload.com

کے ایک گروہ ناجی ہے اور کلہم ناری اور ضرور ہے کہ وہ فرقۂ ناجیہ قدیم ہو اور دیگر فرقے مثل برساتی کیڑوں کے جدید۔ مخبر صادق کے ارشاد ہدایت بنیاد یا علی انت و شیعتک ہم الفائزون متذکرہ بالا مقبولہ و مسلمہ اکابر سنیہ سے صاف ہویدا و نمایاں ہے کہ منجملہ فرقہ ہائے اسلام یہی گروہ نجات پانے والا اور رستگاری حاصل کرنے والا ہے اور باقی بوجہ جدت و حدوث جہنمی و ناری ہیں اگر یہ گروہ نار دوزخ سے آزاد نہ ہوتا تو جناب شاہ صاحب قدمائے سنیہ کو شیعہ ہرگز تسلیم نہ کرتے ہم اہلسنت کو دوستانہ سمجھاتے ہیں کہ اب معاویہ و یزید کا ان پر کچھ دباؤ نہیں رہا اس وقت سرکار ابد پائدار نے سب کو زبان آزادی دیدی ہے سنیت سے دستکش ہو کر اپنے بزرگوں کی رفتار بگام فرسا کہ متشیع ہو جائیں اور نجات کو اسی فرقہ میں منحصر سمجھیں ہر سنی سے استدعا ہے و بایک عمل کریں اطمینان رکھیں کہ شیعہ بننے سے ان کو کوئی روحانی یا جسمانی تکلیف نہ ہوگی بلکہ درستی عقائد کے ساتھ تو بہت مختصر زبانی جمع خرچ کرنا پڑے گا کیونکہ بلا اس خاص بات کے کوئی عمل صحیح نہیں ہوتا یعنی حضرات اہلسنت تبرا نہ مانیں اور سنت معاویہ و یزید کے چھوٹ جانے سے جس کو زمانہ دراز سے مخصوص کئے ہوئے ہیں دلتنگ و افسردہ خاطر نہ ہوں ۔ فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصویر غالب و مغلوب

سلسلۂ نہم

دوسرا فرقہ تفضیلیہ جس نے محامد و مناقب و فضائل و کمالات مذکورہ بالا یعنی اخبار

RekhtaDownload.com

غیب و احیائے اموات و بیان حقائق الٰہیہ و محاسبات دقیقہ و جوابات حاضر و و
بلاغت الفاظ و فصاحت عبارت و زہد و تقویٰ و شجاعت وغیرہ کو مافوق عادت
بشری دیکھکر ثلاثہ کی ذوات عالیہ سے ان کو بمنازل و مراحل دور پایا اور اس وجہ سے
حضرت امیر علیہ السلام کے افضل الصحابہ و اشرف الناس ہونے کا یقین و اعتقاد
کر لیا تیسرا فرقہ شیعہ اثنی عشری جس نے بطرفداری آل احمد ان کے دشمنوں کو نشانۂ
تیر ملامت بنایا اس گروہ کو جناب شاہصاحب نے بدرجۂ اوسط یاد فرمایا ہے
چوتھا غلات یعنی نصیری کا جس نے زہد و اتقا و قوت احیائے اموات وغیرہ
خارج از مقدور انسانی پاکر اعجاز و کرامات پر محمول نہ کر کے کج عقلی و غلط فہمی سے
حضرت علیؑ کو خدا سمجھا واضح رائے ارباب خرد ہووے کہ معتقدان الوہیت حضرت
امیر علیہ السلام یعنی غلات کو فرقۂ اسلامیہ کا فر محض جانتا ہے شاہصاحب نے
بھی غایت عنایت و مہربانی سے ہم کو [illegible] درجۂ اوسط پر رکھا ہے رہے
تفضیلی جو کہ اہلسنت میں بکثرت موجود ہیں ان کو [illegible] تو یخ سلسلۂ ششم
اشرار و کفار سے باہر نہیں سمجھتا پس دو فرقے منجملہ چار کے یعنی غلات [illegible] اہل
تفضیل باتفاق شیعہ و سنی داخل جہنم ہو چکے اب رہے دو گروہ شیعہ و سنی انکی
حالت بھی انشاء اللہ دکھائے دیتا ہوں مگر پہلے جناب شاہصاحب کی اس
مہربانی کا جو فرقہ شیعہ پر غایت رحمت سے فرمائی ہے شکریہ ادا کروں جناب
مقدم الوصف نے اپنے لطف بے پایاں سے ہم گروہ شیعہ کو ایسے درجہ میں جگہ
عنایت فرمائی جسکو خیر الامور اوسطہا کہا جاتا ہے نہایت شکریہ کا موقع ہے
کہ شاہصاحب کی زبان وحی ترجمان سے ہم مسلمانوں کے ایک ایسے نمبر پر ہیں
جو کہ ہر طرح کی خرابیوں سے بچکر بدرجۂ اوسط معدود ہوا ہے مگر واہ رے بوالہوسی
و درازنفسی بامید صدارت و بلند نشینی شاہصاحب نے اپنے اسلاف و اخلاف

RekhtaDownload.com

ے لیئے سب سے اونچا درجہ عبد اللہ ابن سبا کے شاگردوں میں بقولے تاکہ از
سند نشینان ہاشمی پسند فرمایا اس وقت حقیر ارباب انصاف وخصوص ان حضرات
ے سامنے جو کہ گروہ ناجیہ امامیہ کو عبد اللہ ابن سبا ملعون کا چیلا بتاتے ہیں یہ
مضمون پیش کرنا چاہتا ہے کہ شیعہ اولیٰ یعنی اہلسنت اور شیعہ اوسط یعنی امامیہ نے
ر اللہ مذکور کے کلمات مکر آمیز و تقریر فتنہ انگیز کو سُنکر کس کس بات کا ردّ و قبول
ابن سبا مردود کی تعلیم پر بھاری سے بھاری الزام اعتقاد الوہیت کا ہے اس کو
موجد مضمون جناب شاہ صاحب نے صاف کر کے الگ دکھا دیا کہ غلاۃ نے حضرت
کو خدا مانا [illegible] فضائل جو کہ مختص بذات جناب امیر ہیں یعنی اخبار غیب و احیائے
ت و فصاحت و بلاغت و شجاعت وغیرہ ان تمام صفات کو منجملہ دو گروہ اولیٰ و اوسط
نے قبول کیا اور دوسرے نے رد [illegible] ان صفات موصوفہ کا الزام شیعہ پر
اس لئے کہ انہوں نے بعد ختمی مرتبت حضرت امیر علیہ السلام کو خلیفۂ بلافصل و
ب الاطاعت جان کر دیگر مدعیان خلافت کو نشانہ تیر ملامت بنایا [illegible] صاحب
اس الزام کو جس کا ذکر بتبدیل عبارت فارسی میں پہلے کر چکا ہوں بدیں عنوان
ہے کہ سوم فرقۂ سنیہ کہ آنہا را تبرائیہ نیز گویند جمیع صحابہ را ظالم و غاصب بلکہ
و منافق میدانند و ایں گروہ از اوسط تلامذہ آں خبیث گشتہ) حضرات اہلسنت
نی پختہ مزاجی سے عبد اللہ مذکور کی ایک بھی نہ سنی بعض صحابہ کے مشاجرات
لات و تنازعات باہمی سے چشم پوشی کر کے جمیع کمالات و اوصاف مذکورہ
حضرت امیر علیہ السلام سے نفی کر دی اور ان پر طرح طرح کی نفرت دلانے والے
م قائم کر دیئے زمانہ حال کے محقق اہلسنت جناب مولوی جہانگیر خاں صاحب
دہ آبادی جن کی تالیفات کو حضرات سنیہ وحی آسمانی سمجھکر سر پر دھرے
ے ہیں اظہار الہدیٰ میں لکھتے ہیں کہ حضرت امیر علیہ السلام کو انتظام مملکت کی

RekhtaDownload.com

لیاقت نہ تھی علی علیہ السلام نے غلط گواہی دی جس سے آنجناب کیا کاذب ہونا ظاہر ہوتا ہے شاہ ولی اللہ ازالۃ الخفا میں رقمطراز ہیں کہ حضرت امیر علیہ السلام کی خلافت میں اسلام ضعیف ہوگیا اور فتوحات متواتر سے جو اموال و غنائم مسلمانوں کو ملتے تھے اور سواد اسلام کو یوماً فیوماً ترقی تھی وہ ان کے زمانہ میں بند ہوگئیں اور عنایات ربانی و تائیدات آسمانی جو مسلمانوں کے شامل حال تھیں اس وقت میں رُک گئیں۔ شاہ صاحب تحفہ میں لکھتے ہیں کہ بہت سے ممالک جو عہد ثلاثہ میں زیر قبضہ اسلام آگئے تھے وہ حضرت کے زمانہ میں مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گئے بتعلیم شاہ صاحب جمیع اہلسنت کا خیال اس بات پر جم گیا ہے بلکہ مسائل اعتقادی میں داخل ہوگیا ہے کہ اسلام کی تباہیوں کا باعث خلافت مرتضوی ہوگئی چنانچہ محقق زمانہ حال مولوی جہانگیر خاں صاحب [illegible] کے صفحہ (۱۶۵) پر لکھتے ہیں کہ علی علیہ السلام کے زمانہ میں تمام مفسدات و مکروہات پیدا ہوئے اور کیا شہری اور کیا لشکری سب میں بدنظمی پیدا ہوگئی بہت سے ملک مفتوحہ خلفائے ثلاثہ ہاتھ سے دے بیٹھے غرضکہ عبد اللہ ابن سبا کی تعلیم و تلقین کو دور کرکے حضرات اہلسنت [illegible] سے مخالفت کی کہ حضرت مرتضوی کو قابل خلافت نہ جانا بلکہ ان کو مخرب اسلام [illegible] اس درجہ درپئے عداوت ہوگئے کہ بغض مرتضوی کو بحکم و ہدایت علماء جزو ایمان سمجھنے لگے علماء ماوراء النہر نے جو ایک نوشتہ بطور استشہاد امیر تیمور کے سامنے پیش کیا تھا ہر چند کہ مشہور عالم ہے حاجت اظہار و بیان نہیں مگر بجہت آگاہی ناظرین اس کی حالت مجدداً عرض کرکے اہلسنت کے قلوب صافیہ کا تقریری فوٹوگراف سے نقشہ دکھائے دیتا ہوں جس وقت امیر تیمور گورگانی تسخیر ممالک کرتے ہوئے ماوراء النہر میں پہنچے اور اس بلدہ نابلد کوچہ حقیقت پر تسلط کیا تو وہاں کے ارباب فضل و کمال نے مجتمع ہوکر ایک تحریر بدیں مضمون پیش کی کہ شاہ عالم پناہ اپنی تمام قلمرو میں ایک

سرکلر بایں مضمون شائع کرادیں کہ علی المرتضیٰ سے بوجہ اعانت قاتلان عثمان اہل اسلام
عداوت رکھنا از جملہ ضروریات دین سمجھکر ہمیشہ نسلاً بعد نسلاً برسر عناد رہیں اور بغض و
کینۂ مرتضوی کو اپنے ایمان کا رکن رکین و تمغۂ سنیت سمجھتے رہیں اگر زیادہ دشمنی رکھنے
پر قادر نہوں تو تبرکاً و تیمناً بقدر دانۂ جو ہر سنی کے قلب پاک میں اس کا مستقر ہونا
ضروری ہے شاہ مرحوم نے وہ محضر اپنے مرشد کے پاس بھیجکر استفسار کیا کہ اندریں
باب کیا ارشاد ہوتا ہے اس درویش حق آگاہ و صاف باطن و روشن ضمیر نے نہایت
افسردگی سے جواب دیا کہ وائے بر عثمان اگر قاتلش علی باشد۔ یعنی افسوس ہے عثمان
کی حالت پر کہ علی مرتضےٰ شیر خدا قاتل المشرکین و الکافرین محارب ناکثین و مارقین و
قاسطین ان کے قتل میں اعانت کریں یا آنکہ قاتلوں کو امداد دیں کیونکہ بہر صورت
اباحت خون عثمان لازم آتی ہے گو کہ بوجہ ممانعت پیر سلطانی وہ محضر شائع نہوا مگر
حضرات کے طبائع میں جو مادۂ عناد و بوجہ [illegible] معاویہ و بی بی عائشہ حضرت عثمان کا پیراہن
خون آلود دیکھکر جوش کھا چکا تھا وہ ایک سجادہ نشین درویش کے کہنے سے کیونکر
برطرف ہو سکتا تھا اہلسنت کی فطرت و جبلت میں موسس [illegible] ظلم و جور نے
اہلسنت کی مخالفت و معاندت کا قصر عالی اس کمزوری سے بنا نہیں کیا [illegible] ایسی
محکم و استوار عمارت کی گہری نیو پر کوئی صدمہ پہنچ سکے نتیجہ یہ ہوا کہ انحرافات سوز درون
ستھا عدو سربلند ہو کر ہیولائی مادہ بنے کہ جو کے دانے سے بڑھتے بڑھتے مرغ کے
انڈے تک پہنچ گئے چنانچہ مولوی محمد قاسم صاحب ساکن سنبھلہیڑا جن کے مقابلہ میں
بہ ثبوت نفاق شیخین حقیر نے رسالۂ سجادیہ لکھا ہے پچھلے لوگوں کی جہالت و سادہ لوحی
کا تذکرہ کرکے اپنے والد بزرگوار کی کیفیت اس طرح بیان فرمانے لگے کہ انہوں نے ایک
دن مجھ سے دریافت کیا کہ محمد قاسم تم اکثر مذہبی کتابیں دیکھتے رہتے ہو کیا یہ بات سچ
ہے کہ اہلبیت سے عداوت نہ رکھنا مسلمانی کو دونو ہاتھوں سے سلام کرنا ہے مولوی

صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے ہنسکر جواب دیا کہ ابا جان توبہ و استغفار کیجئے خاندان نبوت سے مخالفت کرنا بحکم قرآن حرام ہے تب وہ فرمانے لگے کہ بھائی ہم تو برابر علماء سے یہ تعلیم پاتے رہے ہیں اگر کسی مرد مسلمان سے زیادہ بھی نہو سکے تو نظر خیر و برکت و مفاد آخرت علی مرتضٰے سے مرغی کے انڈے کی برابر ضرور عداوت رکھے ورنہ مستحیل بہ بے ایمانی ہوجائے گی حقیر نے بطور لطیفہ جواب دیا کہ آپ کے جد بزرگوار جاہل تھے جوش جہالت سے بیضۂ مرغ کی مقدار پر مجبور کئے گئے تھے آپ افضلہ اماثل اسلام و مُحفے جولاہوں کے نزدیک فاضل بے بدل شمار کئے جاتے ہیں لہذا نظر بفضل و کمال جناب کی طبیعت حق طوبیّت میں ہاتھی کے انڈے کی برابر خانوادۂ مقدس سے عداوت ہونا چاہیئے اصلیت یہ ہے کہ ایسی دو چیزوں کی محبت جو کہ باہم انتہا درجہ کا تضاد و اختلاف رکھتی ہوں ایک قلب میں برابر جمع نہیں ہوسکتی اگر اہلبیت علیہم السلام ورشتہ داران سقیفہ یعنی ثلاثہ [illegible] باہم متحد و متفق ہوتے تو بہت آسانی تھی اور ممکن تھا کہ حضرات اہلسنت کی طبائع صحابہ [illegible] کے ساتھ ایک درجہ خلوص ہوتا اور جبکہ حسب اندراج مسلم و صحیح بخاری بقول جناب عمر [illegible] خلیفہ اول و خود حضرت عمر کو کاذب و غادر و خائن و آثم جانتے تھے بروقت مجلس شوریٰ [illegible] وغیرہ ممبران کمیٹی کے روبرو صاف انکار کردیا کہ مجھکو قمیص خلافت زیب بدن کرنا اس شرط کے ساتھ پسند نہیں ہے کہ سیرت شیخین پر عامل ہوکر کاروائے خلافت ہو ایسی حالت میں حالت کسی عاقل کو اس بات کے قیاس کرنے کا موقع نہ ملیگا کہ حضرت امیر و خلفا ثلاثہ ایک دوسرے سے دوستانہ رابطہ رکھتے تھے پس اہلسنت کا یہ دعوے کبھی صحیح نہیں ہوسکتا کہ وہ یا ان کے بزرگوار شیعہ مخلص تھے اگر سنی صاحب خاندان نبوت کے بقدر سفیدی ناخن یا دانۂ خردل بھی متبع ہوتے تو مسائل و عقیدہ و فقہ میں ان سے اختلاف کرکے بقول کوئے جانان سے خاک لا منگے ۔ اپنا کعبہ الگ بنائے

نعمان وحنبل و شافعی و مالک کو امام نہ بناتے اگر کہا جائے کہ آئمہ اربعہ موصوفہ بالا نے
گو جدا جدا کرسی امامت بچھایا مگر خاندان رسولؐ کی اطاعت سے آگے قدم نہیں بڑھایا
ایسا بیان کبھی قابلیت تسلیم نہیں رکھتا کیونکہ شارح منہاج لکھتے ہیں کہ مسائل دینیات
میں اہلبیت اجماعاً منکر قیاس ہیں امام ابو حنیفہ کو دیکھو کہ قیاس کا جامہ پہنے ہوئے
ہیں ملا جامی لکھتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام خرگوش کو حرام جانتے تھے سنّی
صاحب رات دن شکاری کتے لئے ہوئے جھاڑ جھنڈ میں سرگردان پھرتے ہیں اور
بڑے شوق سے کباب بنا کر اس کی خشکی و بے ریشہ ہونے کی تعریف میں رطب
اللسان ہوتے ہیں صاحب تفسیر ثعلبی لکھتے ہیں کہ مسح خفین یعنی موزوں پر علی مرتضےٰ
نا جائز جانتے تھے شیعہ اولے برابر موسم سرما میں چرمی جرابوں پر مسح کرتے ہیں
شیعیان مرتضوی جب مسح پا کرتے ہیں تو اہلسنت غل مچاتے ہیں کہ ارجلکم سے پاؤں کا
غسل مراد ہے نہ کہ مسح اور خود [illegible] کے خوف سے اپنی جلد چھوڑ کر دوسری جلد
پر مسح کرتے ہیں نہ معلوم یہ بالائی مسح کس قرآن سے نکالا ہے شاید ان متعدد قرآنوں
کوئی پرچہ رل گیا ہوگا جنکو غایت جوش دینداری سے حضرت عثمان نے پھنکوا دیا
تھا اور لطف دیکھئے صاحب تفسیر معالم التنزیل لکھتے ہیں کہ [illegible] شیعہ پاؤں کا
مسح کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ مذہب امامیہ اہلبیت نبوی کے مذہب پر منعقد
ہوا ہے اور اہلبیت غسل پا نہ کرتے تھے بلکہ مسح کیا کرتے تھے سبحان اللہ شیعہ
اولے و شیعہ مخلص کا دعوے ایسی ہی حضرات کو زیبا ہے جنہوں نے جامۂ مخالفت کو
خوب چستی کے ساتھ زیب بدن فرما لیا ہو ابھی ناظرین گھبرائیں نہیں جو میں کہتا ہوں
اسے چپکے چپکے سنے جائیں انشاء اللہ بہت باتیں ایسی ملاحظہ فرمائیں گے جس سے
اہلسنت و خاندان نبوت کی اجنبیت ثابت ہو کر مدعیان تولائے اہلسنت کے ہوش
باختہ ہو جائیں علامہ تفتازانی شرح مختصر الاصول میں لکھتے ہیں کہ حضرت علی علیہ

السلام ہیچ امہات الاولاد جائز جانتے تھے ملا جلال الدین شرح عقائد عضدیہ میں
لکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں بہترین فرقہ اہلسنت والجماعت کا ہے اس لئے کہ یہ گروہ
ان احادیث پر عمل کرتا ہے جو اصحاب سے منقول ہیں اور شیعہ احادیث غیر اصحاب
پر عمل کرتے ہیں سوائے دوازدہ امام کے اور کسی کی بات پر کان نہیں دھرتے اماموں
کے کلام انکو وثوق و اعتبار اس جہت سے حاصل ہوگیا ہے کہ انکو معصوم عن الخطا
جانتے ہیں ملا جلال الدین کے بیان سے اتنی بات ضرور ثابت ہوتی ہے کہ سنی
صاحب نہ اہلبیت کو معصوم جانتے ہیں نہ انکی روایتوں پر عمل کرتے ہیں سچ بھی تو ہے
خاندان رسول کی احادیث ان کے نزدیک کیوں معتبر ہوں اعتبار اسی کلام کا
ہوتا ہے جس کا بیان کرنے والا سچا سمجھا جاتا ہے اگر وہ بزرگوار خانوادۂ نبوت کو مثل
شیعہ معصوم عن الخطا جانتے تو ان کی روایتوں پر بھی عمل کرتے اور جبکہ ان کے نزدیک
وہ خاطی و گنہگار و جاہل و ضعیف تھے تو کیونکر قابل تمسک ہوتے ہر چند کہ ملا جلال
الدین کے بیان نے تمام پہلو صاف کر دیے اور انکے کلام نے گنجائش کلام مطلقاً نہیں چھوڑی کہ
مجھکو صاف و روشن کلام میں یہ کہنے کی ضرورت ہو کہ سنی اہلبیت کو ایسا جانتے ہیں
اور شیعہ ایسا مگر غیر بہ نظر ثبوت مزید و تکمیل شق اثنا اور کہے دیتا ہوں جناب
مولوی عبد العلی شرح مسلم الثبوت میں لکھتے ہیں کہ اجماع اہلبیت حجت نہیں شیعہ
اپنے حسن ظن سے اس بات کو بالکل صحیح اور قطعی سمجھ لیتے ہیں جبکہ آئمہ مجتمع و متفق
ہوں اور سنی اس کو برگ کاہ و پشہ کی بھی برابر نہیں جانتے سبحان اللہ سقیفہ
بنی ساعدہ میں چند ارباب خود غرض کے اجتماع سے حضرت ابوبکر بلا کسی استحقاق
کے خلیفہ واجب الاتباع و لازم الاطاعت مان لئے جاویں بلکہ معاویہ و یزید و
مروان و عبد الملک وغیرہ بدلیل اجماع مومن پاک عقیدت و مستحق خلافت سمجھے
جائیں اور اجماع اہلبیت حجت نہو بلکہ ان کے اجماع کے واجب العمل اعتقاد کرنے سے

RekhtaDownload.com

شیعہ مجرم قرار دیئے جائیں ایک اجماع اور اس کے ہوا اثر بقول ایک بام و دو ہوا
صاحب مسلم الثبوت اپنے اس بیان کا ذکر کہ اجماع اہل بیت حجت نہیں ثبوت کیا اچھا
پیش فرماتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ اہلبیت کے جائز الخطا ہونے کا قیاس ان کو اس
اجماع سے بخوبی ہو سکتا ہے جو کہ معاملۂ فدک میں کیا گیا تھا حقیر نے جو سلسلۂ نجم
ماہ جمادی الثانی میں ایک بڑی طولانی عبارت تحفہ سے نقل کی ہے اس میں شاہ صاحب
عبد اللہ ابن سبا پر ایں الفاظ طعنہ زن ہوئے ہیں "و مناقشہ کہ فیما بین سیدۃ النسا
و خلیفۂ اول درباب فدک رفتہ بود و آخرہا بصلح و صفا انجامید دستاویز
و تمسک ساخت" یعنی شاہ صاحب لکھتے تھے کہ عبد اللہ ابن سبا نے لشکر حضرت
امیر علیہ السلام کے اکثر مسلمانوں کو عداوت ابو بکر پر برانگیختہ کیا تھا صاحب
مسلم الثبوت کہہ رہے ہیں کہ اہلبیت خلاف اجماع و حضرت ابو بکر فدک کے لینے
پر اجماع کر رہے تھے دیکھئے ان دونوں علمائے اہلسنت میں سُنیان حال کے نزدیک
کس کو سچے پن کی ڈگری ملتی ہے اور شاہ صاحب عبد اللہ ابن سبا کے ملزم بنانے
سے حسب قواعد پولیس کس درجہ کی انسپکٹری پر ترقی پاتے ہیں علمائے اہلسنت کو
خاندان نبوت کے ساتھ کچھ عجیب خوش اسلوبی سے حسن اعتقاد ہے ہمارے ان کو
دیکھ دیکھ کر اس گرُوہ زمانہ کے اہلسنت کوزہ پشت و خمیدہ گردن ہوئے جاتے ہیں مگر
بیچارے سوائے اس کے کہ زیر لب دبی ہوئی آواز سے متقدمین کو کوس پیٹ
لیں اور کچھ نہیں کر سکتے حافظ شمس الدین ذہبی نے جنکو بڑے فخر سے امام کہا جاتا
ہے کتاب مغنی میں نہایت صاف الفاظ سے لکھدیا کہ بخاری نے بایں وجہ آئمہ
اہلبیت سے روایت کرنا مکروہ سمجھا ہے کہ وہ یعنی اہلبیت مجاہیل و ضعفا سے تھے
اور اسی مضمون کو میزان الاعتدال میں کہ معتمد ترین کُتب سنیہ ہے نہایت شستہ
و پاکیزہ الفاظ سے بیان کیا ہے یہاں تک بیچارے نے سینہ سپر ہو کر صاف لکھدیا

RekhtaDownload.com

کہ بخاری کے نزدیک صادق آل محمدؐ کی روایت قابل حجت نہ تھی سبحان اللہ خوارج ونواصب وعمر ابن سعد سپہ سالار لشکر یزید کی روایتوں سے حضرت بخاری اپنی کتاب جس کو سنی ثانی قرآن وبعد کتاب باری خطاب دیتے ہیں ترتیب فرمائیں اور امام جعفر صادق علیہ السلام کی روایت کو جن کی شاگردی کے فخر نے امام ابو حنیفہ کو آسمان پر چڑھایا ہے نا قابل حجت سمجھیں - فقط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصویر غالب ومغلوب

سلسلۂ دہم

بھلا جناب محمد اسمٰعیل بخاری حضرت صادق علیہ السلام کو کیوں سچا جانتے ان کے اُستاد یحییٰ ابن سعید قطان نے جیسا تعلیم دیا ویسا ہی [illegible] نے عمل کیا استاد موصوف لکھتے ہیں لا یجد فی نفسی شئیا یعنی میری طبیعت ان کی طرف [illegible] بلکہ ایک زرع کا کھٹکا اور خدشہ ہے تھوڑی سی عقل والا سمجھ سکتا ہے کہ جب شیخ البخاری کو صادق آل محمدؐ کی نسبت بد ظنی لاحق حال ودامنگیر طبیعت ہو کر روایات لینے کے لئے مانع ہوئے تو حضرت بخاری باوصف شاگرد ہونے کے کیوں ان کا اعتبار رکھنے لگے انہیں بزرگواران مذکورہ بالا پر آئمہ اہلبیت کی بے اعتباری موقوف نہیں بلکہ جس قدر علمائے اہلسنت گذرے ہیں سبھوں کو خاندان رسالت سے بدظنی رہی ہے دیکھئے امام مالک ہی کے اقوال کی پڑتال کیجئے تاوقتیکہ دوسرے راوی کی سند سے کلام ٹھیک نہ کر لیتے تھے تنہا امام کی روایت کو بے بہرہ جانتے

تھے اور کیوں نہو ان لوگوں کے نزدیک آئمہ کو وہ اقتدار و اعتبار بھی نہ تھا جس کے
لئے رسول فرما گئے تھے وہ ذریت بتول کو معمولی آدمیوں سے بھی کم درجہ جانتے
تھے ابو الحسن دار قطنی جو کہ بلفظ امام بولے جاتے ہیں اور اہلسنت کی نظر میں انتہا کا
وقار رکھتے ہیں ابن حبان کی سند سے ارشاد فرما ہوئے ہیں کہ جناب امام رضا علیہ
السلام اپنے باپ سے کچھ عجیب عجیب باتیں نقل کیا کرتے تھے اور وہم و خطا کرتے
تھے امام معصوم کی نسبت وہم و خطا کے لفظ تو صاف صاف حرفوں میں بیان فرما
گئے ہیں اور عجیب عجیب باتیں بھی خاص استعجاب پر مشتمل ہیں جس بات کو خلاف
عقل و دور از قیاس سمجھا جاتا ہے اُس کو ارباب ظاہر میں داستان امیر حمزہ و
[illegible] بہارت کی طرح محمول بعجائبات کر کے فرد یقین سے قلمزن کر دیا کرتے
ہیں میری دانست [illegible] ابن حبان و دار قطنی کے نزدیک آنحضرت کی جسمی معراج
اور شق القمر و رجعت خورشید و کلام سنگریزہ و شہادت وحوش برسالت آنحضرت
و نزول ملائکہ بروز بدر و قصۂ اجنۂ بیر العلم وغیرہا چند معاملات داخل عجائبات ہو کر
فہرست اعتقادات سے خارج ہو گئے ہونگے امام [illegible] بھی مثل دار قطنی و ابن
حبان علی ابن موسیٰ رضا علیہ السلام سے نقل عجائبات و [illegible]ات کے
قائل ہوئے ہیں علمائے اہلسنت نے آئمہ دوازدگانہ میں سے کسی کو خالی نہیں
چھوڑا جسکو جیسا موقع ملا ہے الزام فضول و اعتراض بیجا سے نہیں چوکا شیخ رحمۃ اللہ
سندھی نے مختصر شریعۃ الشیعہ میں و علی ابن محمد عراق نے امام حسن عسکری کو کھلے
کھلے لفظوں میں لکھدیا ہے کہ لیس بشیء معاذ اللہ وہ کوئی چیز نہیں ہیں اور اسی
طرح ابن جوزی و سیوطی نے اپنی اپنی تصنیفات میں امام موصوف کا ذکر بذیل
واضعان حدیث ارقام فرمایا ہے امام عقیلی موسیٰ کاظم علیہ السلام کی نسبت لکھتے
ہیں کہ حدیثہ غیر محفوظ یعنی ان کی روایات جامۂ صدق و راستی سے

RekhtaDownload.com

بالکل برہنہ ہیں آئمہ اہلبیت پر اعتراضات کرکے ان کو نظر خلائق سے گرانا کچھ پہلے ہی
زمانہ کے سنیوں کا شعار نہ تھا بلکہ اس نئی روشنی کے تعلیم یافتہ لوگ بھی بہ
تقلید و پیروئ اسلاف خود اُن کو اسی نگاہ سے دیکھتے ہیں کتاب سیرۃ النعمان
مؤلفہ جناب مولوی شبلی صاحب پروفیسر مدرسہ علیگڈھ پر منجانب شیعہ ایک
پُرمذاق و لُطف خیز تقریظ لکھی گئی تھی اخبار نظام الملک مُراد آباد کو اُسپر جوش
آیا ہم ۲ و ۲۷ر اپریل سنہ ۹۳ء و ۱۹ر و ۲۶ر مئی و ۹ر جون سنہ ۹۳ء مذکور کے پرچوں میں
اس تقریظ پر غضب آمیز ریمارک یعنی اعتراض لکھا ان پرچوں کے ضمن میں صاحب
اخبار لکھتے ہیں کہ علی المرتضیٰ و حسنین علیہم السلام کے پاس تمام علم نبی نہ تھا کہ جس
سے ان کو عالم علوم نبی کہا جائے بلکہ وہ در باب مسائل دوسروں کے محتاج تھے
اور جس بات کو نہ جانتے تھے دیگر بزرگان دین و شیوخ سے دریافت کر لیا کرتے
تھے مثل علی و حسنین رسول اللہ کے صحبت والے ہزار ہا آدمی تھے جس طرح آنحضرت کے
اقوال و افعال اہلبیت دیکھتے تھے اسیطرح [illegible] والے اور بھی بہت تھے
علم نبی مختص بذات علی و حسنین نہ تھا اور نہ علم حدیث کوئی [illegible] تھا کہ
نسلاً بعد نسلاً آئمہ اہلبیت کے سینوں میں بطور اسرار ودیعت و امانت [illegible]
ظاہر اہلسنت کا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ علم کوئی موہوبہ شے نہیں بلکہ مکسوبہ ہے
جس نے پڑھا پایا جس طرح دیوبند وغیرہ کے طلباء دستار فضیلت باندھکر فارغ
التحصیل ہونے کی سند حاصل کرتے ہیں ایسے ہی بناد بخدا علی و حسنین و دیگر
اہلبیت تھے۔ میں کہاں تک ان معاملات کی تفریح و تشریح میں کہ جن سے علمائے
اہلسنت کا اہلبیت کے ساتھ اختلاف ثابت ہوتا ہے قلم گھساؤں دوات کا خون
ناحق کروں ناظرین کو طول طویل سے فضول غصہ دلاؤں اور پھر بھی کامیابی حاصل
نہ کرسکوں گو نیز گو طول کلام ہے مگر یہ بات انشاء اللہ پورے طور پر واضح کر کے

شل آئینہ دکھاؤں گا کہ اہلسنت محض زبانی طور پر دعوئے ولائے اہلبیت کر کے اسلام میں اپنا رنگ جماتے ہیں ورنہ وہ لوگ اہلبیت رسولؐ سے بالکل جدا محلہ میں سکونت رکھتے ہیں اور شیعہ کو آل پاک کا ہمسایہ و دامن گرفتہ بتاتے ہیں مولوی جہانگیر خاں صاحب شکوہ آبادی چودھویں صدی کے رئیس المحققین تذکرۃ الخلفاء کے صفحہ ۲۱۵ پر گہر ریز ہوئے ہیں کہ ایک رافضی نے کسی عالم اہلسنت سے کہا کہ حضرت عثمان کی نعش تین روز تک بے گور و کفن دھوپ میں پڑی رہی بڑی اہانت ہوئی عالم نے جواب دیا کہ اول تو یہ بات محض جھوٹ ہے اور اگر سچ ہے تو یہ اہانت شہدائے کربلا کی اہانت سے بدرجہ کم ہے اور صفحہ ۲۲۷ پر لکھتے ہیں کہ اگر بقول صاحب روضۃ الصفا جس نے بنا بر مذہب شیعہ لکھا ہے کہ تین روز تک نعش عثمان بے گور و کفن پڑی رہی اور ان کی نعش کو بھیڑیوں اور کتوں نے کھایا اس واقعہ کو صحیح بھی مان لیا جائے تو معاملات شہدائے کربلا اس سے زیادہ قابل افسوس ہیں ذرا شیعہ اپنے گریبان میں منہ ڈالیں اور ہماری مظلومیت کی داد دیں ہمارے نزدیک یہ کتوں اور بھیڑوں کی روایت بالکل غلط ہے حضرت عثمان کے عزیزوں اور غلاموں کی موجودگی میں کتوں کی مجال نہ تھی کہ کچھ کر سکتے سنی عالم نے جو اہانت لاشہائے شہدائے کربلا کا رافضی کو طعنہ دیا اور اسی طعن کو پھر جہانگیر خاں صاحب نے کھینچ تان کر شیعہ کو سر در گریبان ہونے کی تنبیہ کی اس گفتگو سے صاف ثابت ہو گیا کہ سنیوں کو جناب امام حسین علیہ السلام سے کوئی تعلق نہیں اگر وہ جناب سید الشہداء علیہ السلام کو اپنا امام جانتے تو سوال آسمان و جواب ریسمان کے مصداق بنکر بیچارے رافضی کو طعنہ نہ دیتے اہل انصاف خود فرمائیں غریب رافضی نے کیا عالم سنی کا منہ نوچا تھا تو ایسا کھٹکتا ہوا جواب دیکر اس کا اور نیز تمام طرفداران خاندان نبوت کا دل دکھایا اور مولوی جہانگیر خاں

RekhtaDownload.com

صاحب کو کیا شیعہ نے کوئی غیر معمولی صدمہ پہنچایا تھا جس سے وہ مظلوم بیکردار مظلومیت کی طلب میں ہائے ہائے کر رہے ہیں عالم سنی دخان بہادر کا بیان بلا کسی وہم و تاویل کے نہایت صفائی کے ساتھ ظاہر کر رہا ہے کہ اگر سنیوں کی عثمان کو کتوں نے گھسیٹ کر ایک ٹانگ کا مزہ دار لقمہ بنایا تو شیعوں کے امام حسینؑ کو بھی زمانہ نے خالی از توہین نہیں چھوڑا بعلم حقیر سوائے رنج و افسوس کے آجتک کسی مورخ غیر اسلام نے واقعہ کربلا کو ذلت و اہانت کے ساتھ تعبیر نہ کیا تھا یہ حصہ بھی گویا قسام ازل نے حضرات اہلسنت ہی کے لئے ودیعت کیا تھا شاہزادہ والا تبار عالی [illegible] یزید ابن معاویہ خلیفہ ششم یا ہفتم نے خاندان نبوی کو تباہ و برباد کیا اور خیر [illegible] شاہزادہ موصوف نے اسکو ذلت کے معنی میں لیکر دوستداران اہلبیت کے [illegible] سر رسیدہ کو سنان طعن سے اور سوراخ دار بنایا جہانگیر خانصاحب نے ایک سچے واقعہ [illegible] کے ٹانگ توڑنے سے باین خیال و قیاس انکار کیا ہے کہ حضرت عثمان کے عزیزوں [illegible] کی موجودگی میں کتوں کا یہ حوصلہ نہ تھا کہ خلیفۃ اللہ کی ٹانگ توڑنے میں گستاخی [illegible] یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ مولف روضۃ الصفا شیعہ ہے اس کے لکھنے سے ہرگز باور نہیں ہو سکتا کہ کتے ایک پیر نوش کر گئے تھے ہر واقعہ عقلاً قابل تسلیم ہوتا ہے تاوقتیکہ کوئی امر اس کا مخالف و نقیض ثابت نہو اگر مولوی جہانگیر خاں صاحب یہ بات دکھا دیتے کہ فلاں کتاب کے معائنہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عثمان کا جنازہ ان کے غلاموں اور عزیزوں نے بڑی دھوم دھام سے اُٹھایا تھا اور فلاں فلاں صحاب بدر و شرکا ربیعت رضوان و مہاجر و انصار نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی تھی تو صاحب روضۃ الصفا کے بیان پر غور کیا جاتا چونکہ مولوی صاحب نے کوئی ثبوت خلاف روضۃ الصفا دکھا کر اس کا غلط ہونا ثابت نہیں فرمایا لہذا یہی سمجھا گیا کہ ٹانگ کے

متعلق جو مضمون ہے اس کو وقائع نگار ہونے کی حیثیت سے روضۃ الصفا والے
نے صحیح بے کم و کاست لکھا ہے رہا یہ امر کہ مورخ شیعہ تھا یا اہلسنت کا ایک
معمولی عذر ہے جس کی ابتدا شاہ صاحب و خواجہ نصر اللہ کابلی مولف کتاب
صواقع کی قوت دماغی سے صورت پذیر ہو کر اہلسنت کے وظائف میں داخل
ہوئی ہے جس کتاب میں کوئی مضمون اپنے خلاف دیکھتے ہیں فوراً انکار پر کمربستہ ہو
جاتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ یہ شخص در پردہ رافضی تھا گاہے فرما دیتے ہیں کہ ہماری
کتابوں میں چالاکی سے شیعہ نے کچھ غث ربود کر دیا ہے ابھی مولوی محمد احسن
صاحب امروہوی [illegible] اشتہار آئینہ حق نما کے اندراجات سے حیران و سر در گریبان
ہو کر اپنے اشتہار مسمی بجواب [illegible] صواب میں تمام کتابوں کی بے اعتباری ظاہر
فرما چکے ہیں کتاب مستطاب حدیث ثقلین جو کہ از جملہ مجلدات عبقات الانوار
ہے مولف روضۃ الصفا کا سنی ہونا بایں خوبی [illegible] کیا گیا ہے کہ انشاء اللہ اہلسنت
اس کے شیعہ ہونے کا کبھی خواب میں بھی خیال نہ کریں گے صاحب روضۃ الصفا [illegible]
متاخرین میں شمار ہوتے ہیں انہوں نے جو کچھ لکھا ہے پرانے اہل تاریخ کے بیان سے
ظاہر کیا ہے احمد اعثم کوفی نے جو کہ سر آمد متقدمین سے ہے اور [illegible] ہجری میں اس
نے تاریخ اسلام لکھی ہے اس کتاب کے صفحہ ۱۳۶ پر بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان کی
نعش مبارک تین روز تک بے گور و کفن پڑی رہی اور مصریوں نے ان کو دفن نہ ہونے
دیا یہاں تک کہ ایک پائے مبارک کتوں نے کھا لیا عجب نہیں کہ خانصاحب احمد
اعثم کوفی کو بھی شیعہ کہہ دیں میں حیران ہوں کہ کس کس کو شیعہ کہیں گے یہ لوگ
کیا اس الزام سے شیعہ کہے گئے کہ کتوں کی تیز دندانی کو بیان کیا حضرت عائشہ
کیا خدانخواستہ شیعہ تھیں جنہوں نے بروایت معتبرہ مندرجہ حبیب السیر و روضۃ
الاحباب وغیرہ اقتلوا نعثلاً قتل اللہ نعثلاً کہکر لوگوں کو قتل خلیفۂ ثالث پر برانگیختہ

RekhtaDownload.com

کیا تھا اگر کتوں پر ٹانگ کاٹنے کا الزام ہے تو محبوبۂ رسولِ خدا پر ان کے قتل میں رغبت
دلانے کا جرم قائم ہوتا ہے (۲) مولوی جہانگیر خانصاحب کا یہ خیال کہ عزیزوں اور
غلاموں کی موجودگی میں ممکن نہیں ہو سکتا کہ کتا ٹانگ توڑ دیوے مولانا صاحب کا
یہ خیال ہرگز صحیح نہیں بعض عزیز دستر خوانی ہوتے ہیں کام چور نوالے حاضر
کھانے کے وقت موجود اور کام اور ضرورت کے وقت دامن جھاڑ کر الگ۔
حضرت عثمان کے سر پر جو کچھ آفت برپا ہو کر معاملہ واقع ہوا وہ سب عزیزوں کی
بدولت اگر وہ بنی امیہ کا پیٹ بھرنے کی نیت سے بیت المال کو وقف عیال و
اطفال نہ کرتے اور صاحبان استحقاق و صحابۂ رسولؐ کی تذلیل و تحقیر و کشمکش کا رکیا
میں [illegible] و عبادت نہ فرماتے تو اس بےحرمتی و ذلت و خواری سے قتل ہو کر کتوں
سے ٹانگ نہ تڑواتے چونکہ حضرت عثمان بنی امیہ کے سلوک کرنے میں ید طولیٰ رکھتے
تھے لہذا حضرات اہلسنت نہایت [illegible] کہتے ہیں کہ خدا نے ان کو قرآن میں بانعامِ صلۂ
رحمی رحماء بینہم فرمایا ہے ہیں ایسے عزیزوں کو [illegible] ربانی حضرت عثمان کو اتفاقات
وقت سے مل گئے تھے نہایت بے وقاری سے دیکھ رہے [illegible] افسوس خلیفہ
کئی روز تک اپنے دولتکدہ میں قلعہ بند و زیر محاصرہ رہے کھانا پانی [illegible] بند ہوا۔
بالآخر نہایت بے دردی سے قتل ہو کر مزبلہ پر پھینکے گئے اور بعد تین روز کے مقابر
یہود میں دفن ہوئے نہ معلوم اس وقت غلاموں اور عزیزوں کی فوج کس شغل میں
تھی اہلسنت کے خلیفہ ہشتم جناب مروان جن کی وجہ سے یہ تمام طوفان بے تمیزی
برپا ہو کر جہاز خلافت کا تباہ کرنے والا ہوا تھا نہ معلوم کس کونہ میں چھپے ہوئے
بیٹھے تھے حضرت عثمان کے عزیزوں نے تو بعض صحابۂ رسولؐ کی مغفوری کو بھی
دل سے بھلا دیا بھلا وہ بیچارے تو خوف جان سے آنحضرت کو میدان جنگ
میں تنہا چھوڑ کر رو بفرار ہوئے تھے اقرباء جناب عثمان کو کیا خوف ہوا تھا کہ

شہر میں رہکر گھروں کے دروازے بند کرلئے اور بیچارے خلیفہ کی خبر نہ لی مسماۃ
نائلہ زوجہ عثمان ہائے ہائے کیا کی اور کسی کے کان پر جوں تک نہ چلی یہ بھی تو کسی کو
خبر نہ ہوئی کہ کون مارا گیا۔ کوئی خلیفۂ اول کے بیٹے کو کہتا ہے اور کوئی کسی کو آجتک
باوصف تحقیقات قاتل مشخص نہیں ہوا ہے پس ایسی حالت میں کوئی عاقل کہہ سکتا ہے
کہ عزیزان عثمان کی کثرت کتوں کو ٹانگ توڑنے پر مانع ہوئی ہوگی اگر ان میں کچھ بھی
جرأت و حمیت ہوتی تو مصری بلوائیوں کے مفسدہ کو دفع کر کے خلیفہ کو زد و کوفت
سے بچاتے ہائے ہائے اس وقت فرط تعب سے میرا کلیجہ کھڑا ہو رہا ہے دل ہے کہ
ہاتھوں اوچھل رہا ہے خلیفہ صاحب کی وہ لبی اور نورانی داڑھی جسکو بی بی عائشہ
صدیقہ نے [illegible] ایک رشیائل یہودی کی ڈاڑھی سے تشبیہ دی تھی کس بے
حجابی سے ہلائی گئی اگر بیچارے [illegible]وں کو کچھ دسترس ہوتا تو ڈاڑھی ہی کیوں
ہلواتے پس کوئی عاقل خیال کرسکتا ہے [illegible] ایسے عزیز کتوں کو ادب کرکے
ٹانگ توڑنے سے روک سکتے تھے رہا خیل غلامان یہ گروہ قدیم سے بحکم ولا خیر فی عبیدی
نمک حرام و بے وفا چلا آتا ہے اور زبان زد عام ہے کہ کہیں غلام [illegible] سے
بھی ہم سر ہوئی ہے میں انشاءاللہ ایسے عزیز و غلام بھی دکھاؤنگا بلکہ اصحاب کی
فہرست بھی دونگا کہ جنہوں نے جان نثاری کر کے تاریخ نویسوں کی قلم سے اعلیٰ درجے کے
قیمتی الفاظ حاصل کئے ہیں چونکہ جہانگیر خاں صاحب نے "قتل عثمان" کے مقابلہ میں جناب
سید الشہداء علیہ السلام کی شہادت کا ذکر کیا ہے لہذا میں اُن کے عزیز و اصحاب و
غلاموں کا حال بیان کرتا ہوں کتب مقاتل میں وارد ہوا ہے کہ جب روز نہم جناب
امام حسین علیہ السلام پر لشکر شام نے تنگی کی تو آپ نے بصد دقت و دشواری
ایک شب کی مہلت لیکر اپنے تمام عزیز و انصار کو جمع کر کے ایک خطبہ پڑھا اور فرمایا
مجھکو اس مہلکہ سے ہرگز نجات نہیں مل سکتی ہے نانا پہلے خبر دے چکے ہیں جد ا

محضر شہادت پر دستخط کرا چکے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ جیسے میرے تمام اصحاب و انصار ہوا ایسے سرفروش و جاں نثار نہ نانا صاحب کو ملے اور نہ والد بزرگوار اور نہ برادر عالیمقدار کو چونکہ جناب امام حسین علیہ السلام نے اپنے انصار کو صحابۂ رسولؐ و جاں نثاران مرتضوی و تابعان سبط اکبر جناب امام حسن علیہ السلام پر افضل بیان فرمایا ہے بنابراں مجھکو یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید کسی ناظر اوراق کی طبیعت میں یہ خدشہ پیدا ہو کہ امام حسین علیہ السلام نے باپ بھائی کے صحابہ پر تو اپنے رفیقوں کو فوق دیا ہی تھا یہ کیا غضب ہوا کہ نانا کے یاروں پر بھی انکی فضیلت بیان کی اصلیت یہ ہے کہ مظلوم کربلا کے انصاروں کی مثل و مانند کسی بزرگوار کے اصحاب نہ تھے [illegible] ایک صاحب کے یاروں میں موافق اور منافق تھے مگر سبط نبیؐ کے ساتھ سارے [illegible] صادق تھے دیکھو رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے گہرے یار غار حضرت ابوبکر صدیق کہے جاتے ہیں سوائے رفاقت و صحابیت آنحضرت کے خسر بھی تھے مگر کسی جنگ میں ثابت قدم نہ رہے ہمیشہ جہادوں سے بھاگا کئے نہ کسی جنگ میں کسی کو مارا اور نہ خود مرے ان کی نسبت [illegible] تاریخیں سوائے مضامین مفروریت مرنے مارنے کے حالات سے قطعاً خالی ہیں [illegible] حال ہے جبکہ اُحد میں دفعتاً قتل محمدؐ کی دھوم مچی تو کیا خلیفۂ اول کو یہی لازم تھا کہ داماد کی خبر نہ لیں اور جان بچا کر بھاگ کھڑے ہوں دنیا میں سوائے جناب ابوبکر کے کوئی اور بھی دیکھا ہے جس نے اپنی جان کو داماد کی زندگانی سے فائق سمجھا ہو کچھ حضرت ابوبکر ہی پر موقوف نہیں حضرت عمر سے بھی یہی رشتہ تھا وہ بھی بقول خود جنگ اُحد میں ثابت قدم نہ رہے بلکہ مثل بزکوہی پہاڑ کی چوٹیوں پر اُچکتے پھرے افسوس ہے کہ دونوں خسروں میں سے ایک بھی میدان جنگ میں بھاگنے سے [illegible] کہ داماد بجائے فرزند ہوتا ہے لہٰذا حضرت امیر علیہ السلام سے یہ نہ ہو سکا

RekhtaDownload.com

کہ حضرت کو تنہا چھوڑ کر مثل خسر صاحبوں کے اپنی جان کا فکر کرتے اسیواسطے ایک شاعر
نے کہا ہے ع کسی خسرے کو کیا نسبت ہے داماد پیمبر سے ؛ حضرت عثمان بھی اسی
جلسہ میں شریک تھے وہ بھی داماد کہے جاتے ہیں بلکہ دوہرے اور ڈبل کیونکہ زینب و
رقیہ دو صاحبزادیوں کے شوہر ہونے سے ذی النورین مشہور ہیں ان کا بھاگنا عجیب
شان کا تھا تین روز میں بصد تجسس کسی گھر میں سے برآمد ہوئے تھے اہل نظر خود
دیکھ لیویں کہ ایسے اصحابوں پر جناب امام حسین علیہ السلام کا اپنے انصار کو فضیلت
دینا کس حد تک جائز تھا صحابۂ رسولؐ اور خصوص وہ دو تو خسرے تین دن سے
بھوکے پیاسے مثل اصحاب سید الشہداؑ کے دشت بلا میں نظر بند فوج اشقیا نہ
تھے نہایت تعجب دلانے والی بات ہے کہ تشنہ و گرسنہ رہتے کے دریا بھی تنہا چھوڑ
کر کے امام حسینؑ کی رفاقت سے ہاتھ نہ اٹھائیں بلکہ اپنی جان دیدیں۔ اور رسولؐ خدا
کے مددگار حالانکہ آب و غذا سے سیر تھے میدان جنگ میں آلات حرب کی گرمی و
تابش سے ہم مزاج سیماب ہو کر کافور ہو جاتیں الغرض اصحاب جناب سید الشہداؑ
ہرگز کسی نبیؐ یا وصی کے اصحابوں کے ساتھ مثال نہیں دیئے جا سکتے خدا نے وہ
خاص بندے اسیواسطے پیدا کئے تھے کہ جن سے صبر و شکر کی شان کو رونق ہو جاوے صدق
الحق۔ اگر یہ چرخ گرداں لاکھ باری چرخ ماریگا نہ ہوویں گے کبھی ایسے بہادر صف
شکن پیدا ؛ رہا عالم میں شہرہ تا بمحشر ان شہیدوں کا ؛ اٹھائیں کربلا والوں نے
بار و سختیاں کیا کیا ؛ نہ ایسی فوج پھر ہوگی نہ ایسا شاہ ہووے گا ؛ نہ ایسے تارے
ہوویں گے نہ ایسا ماہ ہووے گا ؛ ہماری غرض یہ نہیں کہ معاذ اللہ تمام صحابۂ رسولؐ
و یاران جناب امیرؑ و امام حسنؑ ناقابل تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ کل ایسے نہ تھے جیسے
کہ جناب سید الشہداؑ کے ہمراہی تھے امام حسینؑ نے جو اپنے اصحاب سے فرمایا تھا کہ
مثل تمہارے نہ میرے بھائی کو انصار ملے اور نہ والد بزرگوار کو اور نہ نانا صاحب کو

RekhtaDownload.com

اس کا یہی منشا تھا کہ سب بزرگواروں کے انصار آب سرد و غذائے گرم سے سیر ہو کر
لڑتے تھے اور تم تین روز سے بھوک و پیاس کے صدمے اُٹھا رہے ہو ان کے انصار
لڑائیوں سے بھاگ آتے تھے حکم نہ مانتے تھے دشمنوں سے پیوستہ ہو جاتے تھے
اور تم کو کوئی کیسا ہی لالچ دے طمع دکھلائے مگر چونکہ نور ایمان سے تمہارے سینے
معمور ہیں ممکن نہیں کہ کسی کنہاد کے مکر آمیز باتوں کا تم پر اثر ہو حضرات ناظرین ع

علی کے ساتھ صفین و جمل میں تھے بہت یار ؛ ہر اک کرتا تھا کوتاہی سوائے مالک اشتر
حسن کے یار بھی مل مل گئے دشمن سے جا جا کر ؛ ہوئے دنیا کے لالچ سے امیر شام کے چاکر
شہ مظلوم کے پر بھوکے پیاسے یار کام آئے ؛ بہت پیغام لیکر اہل و زر کا اہل شام آئے
جب آیا شمر [illegible] نے انہیں از راہ کنہا دی ؛ وہ بہکاتا تھا کرتے تھے ہدایت اسکو یہ ہادی
کہ اے بندے عمر کے کب [illegible] ہو آزادی ؛ محبت چھوڑ دنیا کی نہ کر عترت پہ بیدادی
در جنت میں داخل ہو جہنم سے [illegible] وہ کوثر ہے وہ طوبیٰ ہے ذرا آنکھوں کو تو کھول نادان
خوشی ہوتے تھے ہوتا تھا جو سینہ تیر سے زخمی ؛ حلاوت [illegible] تھے جاں [illegible] دم شمشیر سے زخمی
جو غش آتا تو کرتے عہد تازہ پیر سے زخمی ؛ لپٹتے تھے رکاب [illegible] خنجر سے زخمی
بدن سے خوں زباں سے کلمۂ توحید جاری تھا ؛ جگر پر زخم کاری تھا لبوں پر شکر باری تھا
خدا کی یاد میں مصروف تھے اور حامد و شاکر ؛ رہے اس بھوک میں ثابت رہے اس پیاس میں صابر
محبت آل پیغمبر کی تھی ہر بات سے ظاہر ؛ عبادت میں خدا کی رن کو میدان میں ہو حاضر
سبھوں نے تیر ناوک کھائے میدان میں شجاعت سے ؛ نماز عصر مقتل میں پڑھی لیکن جماعت سے

ناظرین ہر چند کہ آپ کو معلوم ہے کہ جس طرح پر آپ کے آقا نے نماز پڑھی تھی مگر بنظر
آگاہی عام کچھ اُس کا حال لکھنا مناسب سمجھتا ہوں تاکہ یاوران سید الشہدا کی جان
نثاری بطور عجیب ظاہر ہو جاوے بروز عاشورا وقت ظہر لشکر شام نہایت شورش
پر تھا کیونکہ سوائے اٹھارہ بنی فاطمہ اور بعض انصار کے اور سب اس وقت تک

RekhtaDownload.com

شہید ہو چکے تھے مظلوم کربلا نے اس لشکر شام سے بصد دقت اجازت نماز حاصل کی مگر پورا اطمینان نہ تھا کہ وہ گروہ شقاوت پژوہ باآسانی نماز پڑھنے دیں لہذا آپ نے بقیہ اعوان و انصار سے اُس نماز کو بطریق خوف اس طرح ادا کیا کہ ظہیر ابن قین و سعد ابن عبد اللہ سے فرمایا کہ تم دونو میرے سامنے کھڑے ہو جاؤ اور جس طرح میں ارکان نماز میں کج و راست ہوں اسیطرح تم بھی ہوتے رہو تا کہ ہماری اور تم سب کی نماز ادا ہو جائے بے شکرت

ظہیر قین اور سعد ابن عبد اللہ دیں پرور ∴ ہوئے آگے کھڑے شبیر کے سینہ سپر ہو کر
جماعت سے نماز ظہر جب پڑھنے لگے سرور ∴ لگے چلنے ادھر سے دشمنوں کے وار دونو پر
جو تیر آگے سے آتا تھا سپر پر روک لیتے تھے ∴ جو تیغ اوپر سے آتی تھی تو سر پر روک لیتے تھے
جو لگتا تیر سینہ پر تو حق کا شکر کرتے تھے ∴ نہ پڑھتے تھے نہ ہلتے تھے نہ گرتے تھے نہ ڈرتے تھے
کھڑے اپنی جگہ پر جھومتے تھے تیر سے زخمی ∴ سو تھا مجروح سر شمشیر سے زخمی
لگا آنے جب ان کو غش ہوئے اسدم بہت مضطر ∴ لگے گھبرانے ہو بیکس حضرت کو دعا دے کر
تضرع کرتے تھے اللہ سے اے خالق اکبر ∴ نہیں فارغ ہوئے ابتک ہمارے سید و سرور
الٰہی بیوفائی کی ہماری زندگانی نے ∴ نہیں پہنچا اسلام افسوس بھی زہر کی جانی نے
الٰہی تو مدد کر ہم خجل ہوتے ہیں سرور سے ∴ الٰہی سرخرو کر ہم کو تو سبط پیمبر سے
الٰہی مرتے دم رخصت تو ہو لیں ابن حیدر سے ∴ الٰہی منہ تو مل لیویں اس پائے مطہر سے
خداوندا تو قوت دے کہ اکدم جی سنبھل جائے ∴ قدم تک شاہ کے پہنچے یہ سر پھر دم نکل جائے
یہ کہتے ہی گرا سعد ابن عبد اللہ غش کھا کر ∴ ظہیر قین تنہا رہ گیا استادہ اس جا پر
ہوئے فارغ نماز ظہر سے جب سبط پیغمبر ∴ تو دیکھا گر گیا سعد ابن عبد اللہ دیں پرور
لہو جاری ہے زخموں سے پڑا ہے خاک پر زخمی ∴ جگر زخمی ہے دل زخمی ہے تن زخمی ہے سر زخمی

اللہ اکبر امام حسین علیہ السلام کے اصحاب کا مثل دنیا کی تاریخوں میں نہ ملیگا ناظرین خدارا

RekhtaDownload.com

انصاف کرو ایک یہ انصار تھے جنہوں نے سینہ پر تیر کھائے اور امام علیہ السلام کے سامنے سینہ سپر رہے اور وہ بھی اصحاب کہے جاتے ہیں جو مسجد میں نبیؐ کو تنہا چھوڑ کر نیت نماز کو قطع کر کے بازار میں سودا خریدنے چلے جاتے تھے پس جناب امام حسینؑ کا اپنے جمیع اصحاب کو صحابہ رسولؐ پر فضیلت دینا بوجوہات بالا بیجا نہ تھا قصہ کوتاہ جناب سید الشہداؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ میں تم کو خوشی رخصت کرتا ہوں اور اپنی بیعت تمہاری گردنوں سے نکالے لیتا ہوں اس اندھیری رات میں تم جہاں جا سکو چلے جاؤ میری موجودگی میں یہ سپاہ تم سے مواخذہ نہ کریگی اللہ اکبر اے آفرینش والے اس وقت تک گروہ بنی آدم میں ایسا ذی حوصلہ و پرجگر آدمی نہیں گذرا جیسے کہ جناب امام حسین علیہ السلام تھے غور کیجئے کہ فوج مخالف کی وہ کثرت کربلا کا وہ میدان وحشت خیز و تیرہ رات ایسے وقت میں سپاہ کی رخصت مگر قربان وفاداری انصار سید الشہداؑ سب نے متفق ہو کر عرض کیا اے مولا خدا وہ روز بد نہ لائے جو ہم آپ سے جدا ہیں ؎

سب یہ چلائے کہ اے لخت دل شیر خداؑ ۔ ہم کبھی آپ کے قدموں سے نہ ہونگے جدا
آپ کی جان پہ یہ سر بھی فدا گھر بھی فدا ۔ ہم غلاموں کو نہ بے وقت یہ ہاتھ سے کا
ہم کو شرمندہ رسول عربیؐ سے نہ کرو ۔ ہم کو محجوب حسنؑ اور علیؑ سے نہ کرو
ہم نہ قدموں سے شہ دیں کے جدا ہوئینگے ۔ تم کو چھوڑیں گے تو مردود خدا ہو دیں گے
پیاسے مر جائینگے تو حق سے ادا ہوئینگے ۔ حشر کو آپ کے ہم زیر لوا ہو دیں گے
پھر نہ یہ وقت یہ میدان نہ ہاتھ آئے گا ۔ گر پھرے تم سے تو ایمان نہ ہاتھ آئے گا

اے مولا جب تک ہماری جانیں باقی ہیں آپ کی نصرت سے ہاتھ نہ اٹھائیں گے تلوار سنبھالنے کی جس وقت تک طاقت ہے دشمنوں کی جان نکالنے میں تیز دستی کریں گے اگر ہمارے پاس کوئی حربہ نہ رہیگا تو ڈھیلے اور پتھر سے آپ کے دشمنوں کی

RekhtaDownload.com

سر و پا شکستہ کریں گے جب بالکل تھک کر نیم جان ہو جائیں گے زبان سے نفرین کو کے
ان کا دل دکھائیں گے بخدا ہم اپنے ارادہ اور عقیدہ میں ایسے راسخ و مستحکم ہیں کہ اگر یہ
معلوم ہو کہ ستر مرتبہ قتل ہو ہمکو بالآخر جلائے جائیں گے اور خاک بالائے ہوا اڑائی
جائے گی تب بھی آپ کی نصرت سے کہ عین عبادت ہے ہاتھ نہ اٹھائیں گے حقیقت میں
سید الشہداء نے جو زبان سے کہا تھا اس کو کر کے دکھا دیا شب عاشور کو امام حسین
علیہ السلام کے انصاران باوفا نے ایک مجلس ترتیب دی جس کے ممبر الیکٹ حضرت
حبیب ابن مظاہر تھے آپ نے جملہ یاوران سید الشہداء سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے
بھائیو خدائے پاک اپنے کلام مقدس میں ارشاد فرماتا ہے ولنبلونکم بشیء من
الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات الی آخرہ یعنی اے مومنو
ہم تمہاری آزمائش کریں گے بھوک اور خوف اور نقصان مال و جان اور خرابی میوہ جات
میں پس ممکن ہے کہ ممتحن حقیقی ہر تمامت بلا یکدفعہ امتحان لے یا آنکہ اوقات مختلف
میں یا یہ کہ منجملہ خوف و نقصان مال کے کسی ایک مد میں [illegible] کی آزمائش فرمائے
مگر نہایت شکریہ کا موقع ہے کہ ہم عاجزوں اور بیکسوں کا تمام [illegible] میں ایک دفعہ
امتحان لیا گیا بھوک کی حالت ظاہر ہے کہ ہمارا ساتھ اس خاندان سے ہے کہ جنھوں نے
تین دن روزہ پر روزہ رکھا اور اپنی غذا یتیم و مسکین و اسیر کے حوالہ کر دی خوف کی
کیفیت دیکھ رہے ہو کر اپنے عزیز و بیگانہ سے دور ہو کر فوج مقہور میں گھرے ہوئے
ہیں ہر دم پیام مرگ پہنچ رہا ہے عباس نے پاسبانی حرم میں شدت پیاس سے
اٹھارہ روز ہوئے کہ کمر نہیں کھولی اس غضب کی گرمی میں جناب امام حسین علیہ السلام
نے خندق بھر کے خیمہ حرم کے گرداگرد آگ روشن کر رکھی ہے نقصان اموال و ثمرات
جس کا آیہ مبارکہ میں اشارہ کیا گیا ہے ظاہر ہے زن و فرزند و املاک و باغات و نقد
جنس سب کو چھوڑا اور مظلوم کے ساتھ ہوئے سوائے ازیں پرچہ جات امتحان میں

RekhtaDownload.com

پاس کا ذکر نہ تھا مگر تم نے اُس میں بھی ایسی تعریف کے ساتھ پاس حاصل کیا کہ خود زبانِ امامؑ سے کہ کم از ارشادِ خدا نہیں صحابۂ رسولؐ پر اپنا فائق ہونا سُن لیا لیکن کل ہمارا تمہارا امتحان اعلیٰ صیغہ میں ہوگا اور وہ تمام مدّات بھوک و پیاس و خوف وغیرہ سے بمرتبہ بڑھا ہوا ہے کہ جس کی کوئی حدِ غایت قائم نہیں ہو سکتی اس میں کامیابی ہونی آسان نہیں کیونکہ وہ پرچہ جان سے تعلق رکھتا ہے میں تم میں ایک مردِ پیر و مسن آدمی گرم و سرد دیدہ ہوں اور تم سب ماشاءاللہ جوان و بچے ہو ڈرتا ہوں کہ کہیں اسکی مشکلات سے گھبرا کر سادہ ورق ممتحن کے سامنے پیش کر دو اگر کل میدان مار لیا تو یاد رکھنا سب سے اول جو عہدہ ملے گا وہ رسالتمآبؐ کے مصاحب ہوگے فاطمہؑ سرخیل حوریانِ جنان تمہاری پیشوائی کو آئیں گی رضوان حُلّۂ جنّت لائے گا ساقیٔ کوثرؑ آبِ کوثر کے چھلکتے ہوئے جام دیں گے شرابِ طہورا کے قرابے داہنے بائیں رکھے ہوں گے غلمان پیالیاں بھر بھر کر پلائیں گے دیکھو بھائیو دریائے بلا متلاطم ہو کر اہلبیت کی کشتی کو ڈبو دیگا ذرا ثابت قدم رہنا دریائے بلا کی موجوں سے خوف کھا کر جی نہ چھوڑ دینا کیونکہ راہِ رضائے حق جو ہے وہ بال سے باریک ہے دریا کی موجوں کے سامنے بند قبا نہ کھولنا ان کی موجوں کی لہراہٹ پر ترچھی نگاہ سے بھی نظر کرنا زیادہ پیاس سے بے چینی ہو تو اصغرؑ شیر خوار کی تشنگی پیش نظر رکھنا سب سے پہلے اپنی جانیں نثار کرنا ایسا نہ ہو کہ حضرت کے عزیزوں اور جگر گوشوں کو خدانخواستہ تمہارے سامنے کوئی صدمہ پہنچے اور فردائے قیامت شیدہ کے سامنے ہماری آنکھیں نیچی ہوں پہلے تم سب ایک ایک ہو کر اپنی جان دیدینا تم سب کے پیچھے انشاءاللہ قدم بقدم پیر خستہ و ناتوان بھی پہنچ جائے گا ہمارا تمہارا سلام حضرت سیدِ انامؐ کی جناب میں ایک دفعہ ہوگا ایک طرف جناب عباسؑ اٹھارہ بنی فاطمہؑ کو ساتھ لئے ہوئے مشفقانہ کھڑے رہے تھے کہ اے میرے یار و انصار محض خوشنودیٔ خدا و رسولؐ کی غرض سے

RekhtaDownload.com

ہمارا ساتھ دیتے ہیں ان لوگوں نے بال بچوں کو چھوڑا وطن سے بے وطن ہوئے
زراعت واملاک پر خاک ڈالی اور ہمارے ساتھ سربکف ہو لئے ان کا استحقاق
انصافاً بدرجہا بڑھا ہوا ہے تم کو لازم ہے کہ انصار سے پہلے اپنی جانوں کو فدا
کر دو اور حضرت کی طرف سے اطمینان رکھو جب تک میں زندہ ہوں انشاءاللہ نگا
بھائی کو اس فوج کے حملوں سے بچاؤں گا سایۂ علم سے حرارت آفتاب کو روکو
خیمۂ الحرم میں بھی یہی انتظام درپیش تھا ہر ایک بی بی جدا جدا تصدق کے اہتمام میں
مصروف تھی قاعدہ ہے کہ نزول بلا کے وقت صدقہ سے اس کی روک کی جاتی ہے
حسینؑ علیہ السلام کے لئے ہر اولاد والی بی بی نے اپنے بچوں کو صدقہ دینے کیلئے
آراستہ کیا تھا جناب ام کلثوم نے چونکہ لاولد تھیں لہذا اس بی بی نے اپنی بیکسی
سے جو صدمہ اٹھایا بیان سے باہر ہے جناب معظمہ اپنے دل میں یہ سوچ سوچ
کر گھلی جاتی تھیں کہ کل صبح تمام بی بیاں اپنا اپنا صدقہ پیش کریں گی اس وقت
میں فرط ندامت سے بے موت مرجاؤنگی یہ دیکھکر جناب عباسؑ نے فرمایا کہ اے
بہن آپ گھبرائیں نہیں مجھکو اپنا فرزند قرار دے کر پیش فرماویں انشاءاللہ میدان
میں پوری جانفشانی کرکے آپ کا نام روشن کروں گا ۔ فقط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصویر غالب و مغلوب

سلسلۂ یازدہم

عزیزاور انصار کا حال تو سن چکا لونڈی غلاموں کی بھی وفاداری دیکھو جناب فضہ

کنیزِ فاطمہ علیہا السلام جن کی کنیزی کا شاہان ہفت اقلیم کی بیٹیوں کو فخر ہے جناب زینب کی خدمت سے ایک دم کو جُدا نہ ہوویں قید خانہ میں ساتھ ساتھ رہیں اور ہر دکھ درد و الم میں پوری وفاداری دکھلائی یہاں تک کہ جب یزید نے دوبارہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام کو گرفتار کرکے شام کو بُلوانا چاہا یہ اس وقت بھی حضرت زینب کے ہمراہ باوصف ضعف پیری و ناتوانی روانۂ شام ناکام ہوگئیں اور بالآخر انہیں کی قبر پر پاسبانی کرکے روتی روتی جاں بحق ہوگئیں شیریں آزاد کردہ جناب امام حسین علیہ السلام کو جب یہ معلوم ہوا کہ میری بی بی شاہ زنان جناب شہر بانو کا گھر لُٹ گیا بچے مارے گئے تاج و تخت اُلٹ گیا اس نیزہ کے نیچے کہ جس پر امام حسین علیہ السلام کا سر پاک نصب تھا اس درجہ پیٹی کہ سر و سینہ کوٹتے کوٹتے مر گئی ہند زوجہ یزید نے بھی ایک وقت میں اہلبیت کی خدمت کا شرف حاصل کیا تھا امام حسین علیہ السلام کے صدمۂ شہادت سے یہ حال بنایا کہ تاج و تخت چھوڑ کر سر برہنہ ہو گئی جس وقت کہ اسیرانِ اہلبیت یزید کے سامنے پیش کئے گئے اس نے ایک نابینا غلام کو دیکھا کہ قیدیوں کے پیچھے کھڑا ہوا رو رہا ہے یزید نے اس کو سامنے بلا کر پوچھا کہ تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ میں شہزادہ علی اکبر کا غلام ہوں یزید نے کہا کہ نابینا کیا خدمت کر سکتا ہے شمر نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے امیر یہ شخص بینا تھا مگر جس وقت علی اکبر گھوڑے سے گر کر شہید ہوا اس غلام نے یہاں تک اپنے منہ پر طمانچے مارے کہ بالآخر اندھا ہو گیا چونکہ حضرات اہلسنت اہلبیت کے فضائل و مصائب دیکھنے اور سننے سے بوجہ بعض خیالات و قیود مذہبی گریز فرماتے ہیں لہٰذا ان کو واقعات گذشتہ پر پوری اطلاع نہیں میں کہہ سکتا ہوں کہ اگر عزیزان و غلامان و اصحاب و انصار حسینؑ کی جانفشانیوں پر مولوی جہانگیر خانصاحب کو اطلاع ہوتی تو وہ ہرگز ایسے عزیزان اور غلاموں کا ذکر زبان پر نہ لاتے۔

RekhtaDownload.com

جنھوں نے حضرت عثمان کی امانت میں غلامانہ وفاداری کو جامۂ بیوفائی پہنا کر اپنے
آقا کی ٹانگ کو کتوں سے تڑوایا اور مصریان مصر و محمد ابن ابی بکر سے بیچارہ
کی جھٹی داڑھی کو ہلوایا ناظرین بھی گھبرا گئے ہوں گے کہ عجب ان تھک اور خشک دماغ
سے پالا پڑا ہے کہ جس کا قلم تھمتا ہی نہیں کچھ نہ کچھ بکے چلا جاتا ہے ایک بات شروع
کرکے ہزار ہا شاخیں نکال دیتا ہے کہاں عبداللہ ابن سبا کا قصہ اور کہاں یہ معاملات
میں ناظرین خوش آئین سے معافی خواہ ہو کر یہ عرض کرتا ہوں کہ ابھی میری سیری
نہیں ہوئی اگر حیات باقی ہے تو انشاء اللہ کئی برس کے پرچوں میں اس کو ختم کیا
جائے گا [illegible] بہت سے مضامین بیان کرکے آپ کا دل خوش کروں گا مگر
اس وقت اس [illegible] کلامی کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اہلسنت اپنے بڑے بوڑھوں کو
شیعہ بیان کرکے خواہ مخواہ [illegible] شیعوں میں داخل ہونا چاہتے ہیں مگر
حسب اعتراف شاہ صاحب عبداللہ ابن سبا کی [illegible] مکر و فریب باتوں سے نفرت
کرکے پیشینیان اہلسنت نے شیعۂ اولیٰ و شیعہ مخلصین [illegible] میں قدم رکھا تھا
تو متاخرین نے بخلاف اُن کے یہ کیا رفتار اختیار کی کہ حضرت امیر علیہ السلام [illegible] زمانہ
انتظام خلافت سمجھ کر اُن کے زمانہ کو حسب تصریحات بالا مندرجہ سلسلہ ہشتم فتح
فتنہ و فساد جانا اور عداوت مرتضوی کو جو کے دانہ یا مرغی کے انڈے کی برابر طبیعت
میں جگہ دینا جزو ایمان و علامت سنیت سمجھا اور یزید کو امام ششم یا ہفتم سمجھ کر مومن
کامل و قتل حسین علیہ السلام برسر حق اعتقاد فرمایا اور تمام اہلبیت رسول کو جاہل
و ضعیف و لاشے و نامعتبر قرار دیکر قابل اخذ روایات نہ سمجھا اور شہادت جناب امام حسینؑ
کو باعث تزئین لکھ کر شیعہ کو بایں الفاظ (مولوی جہانگیر خان صاحب وعالم سنی نے جن
سے مراد رافضی نے حضرت عثمان کی ٹانگ کا حال پوچھا تھا) طعنہ دیا کہ شیعہ اپنے
گریبان میں پہلے منہ ڈالیں اور پھر نعش عثمان کا ذکر زبان پر لائیں وغیرہ وغیرہ

مولوی جہانگیر خاں صاحب کے اس فقرہ نے کہ شیعہ پہلے اپنے گریبان میں ہاتھ ڈالیں
اور ہماری مظلومیت کی داد دیں اس پردہ کو بالکل اٹھا دیا جس کے گھونگھٹ میں
حضرات اہلسنت ولائے اہلبیت کی لاف زنی سے گرم زبان ہوتے ہیں میں پہلے بھی کہہ
چکا ہوں کہ ایسے دو شخصوں کی محبت جو کہ باہم ضد و اختلاف رکھتے ہوں ایک قلب میں
جمع نہیں ہو سکتی ہم کو زیادہ ثبوت دینے کی اس بات میں ضرورت معلوم نہیں ہوتی
لہذا اس کلیہ کو ایسے ظاہر طریقہ سے ثابت کرتے ہیں کہ جس کو ہر انسان بشرطیکہ ادنیٰ
رکھتا ہو مان جائے لیجئے دو ادویہ متضاد جنہیں قوت مسہلہ و تاثیر قبض وغیرہ ہو
ایک جلسہ میں کھائے اور پھر کسی طبیب کو نبض و قارورہ دکھائے اگر آپ کو حالت
اعتدال پر بتا دے تو ہمارے کلیہ کو غلط سمجھے اہلسنت خاندان رسالت کے ایسے
پکے دشمن ہیں کہ اپنے بڑے بھائی خوارج سے دو چار انگشت بڑھے ہوئے ہیں اگرچہ
ایک نوع سے مرد ثابت ہوتے ہیں وہ یہ ہے کہ علانیہ دشمنی رکھکر خلائق کو
دھوکہ اور مغالطہ میں نہیں ڈالتے برخلاف خوارج در پردہ علانیہ
رکھتے ہیں اور بظاہر شیعہ کے سامنے دبی اور مری زبان سے کہتے ہیں کہ عدوئے
اہلبیت جہنمی ہے جیسا کہ شاہ صاحب نے اپنے قدیم بزرگواروں کا شیعہ ہونا تسلیم کیا
یزید جیسے بدکار و نابکار کی طرفداری میں جو علمائے اہلسنت نے گرم کلامی کی ہے اس کو
میں پہلے دکھا چکا ہوں اب خلیفہ پنجم حضرت معاویہ کے کچھ حالات لکھتا ہوں سنی
صاحبان لوگوں کو دھوکہ دینے کی غرض سے کہا کرتے ہیں کہ حضرت امیر علیہ السلام
حاکم شام میں کوئی عداوت نہ تھی بلکہ حضرت معاویہ کو دھوکا ہو گیا تھا جس سے ان کو
حضرت علیؑ کے ساتھ جنگ کرنے کا موقعہ پیش آگیا اور وہ مغالطہ یہ تھا کہ ایک روز حضرت
علیؑ نے معاویہ صاحب سے کہا کہ میاں معاویہ تم حضرت کے پاس اکثر جاتے آتے رہتے
ہو بھلا اس کا تو پتہ چلاؤ کہ بعد آنحضرت متمکن سریر خلافت کون ہو گا یہ سنکر حضرت

RekhtaDownload.com

یہ رسول خدا کی خدمت میں گئے اور ادھر ادھر کا ذکر چھیڑ کر پوچھنے لگے کہ حضرت یہ تو
ئیے آپ کے بعد تخت خلافت پر کون شخص جلوہ افروز ہوگا آنحضرت نے فرمایا کہ ابوبکر
یق اور عمر فاروق اور عثمان ذی النورین معاویہ نے پوچھا پھر کون ہوگا آپ نے
ب دیا کہ پوچھنے والا اس چیستان کا اہلسنت یہ حل بتاتے ہیں کہ اصل دریافت
والے چونکہ جناب مرتضوی تھے لہذا پوچھنے والے سے آنحضرت کا یہی مقصود تھا
کے واسطے سے جس نے اس گرہ کا کھولنا چاہا ہے وہ ہی چوتھے درجہ پر خلیفہ
حضرت معاویہ اپنی سادگی سے یہ سمجھ گئے کہ اس وقت تو پوچھنے والا میں ہوں
حضرت کا یہی منشا ہے کہ ان تینوں میں ایک چوتھے تم بھی ہو واقع میں حضرت
یہ کی سمجھ قابل داد [illegible] مگر سب سے زیادہ تعجب دلانے والی یہ بات معلوم ہوتی ہے
ہیں جن اہلسنت نے آنحضرت [illegible] سے بلا اظہار اہمیت چوتھے درجہ پر
علی کا خلیفہ ہونا سمجھا ہے وہ فہم و فراست میں حضرت معاویہ پر فوق لے گئے
حقیقت یہ ہے کہ احادیث بنانے میں تو اہلسنت ایسا [illegible] اور طبیعت
رکھتے ہیں جیسا انگریز و جرمن والے کلوں اور پیچوں اور بند وقوں [illegible]
درجات عالی کرے جناب ابوہریرہ کا حشر پیشوایان اہلسنت کے ساتھ کرے
یث بنانے کو الٹے ہاتھ کا کھیل سمجھتے تھے ادھر کوئی ضرورت پیش ہوئی اور
رت ابوہریرہ نے اپنی زنبیل سے اچھی خاصی گھڑی گھڑائی بنی بنائی حدیث
لعدی مشہور ہے کہ مکہ میں ایک مرتبہ مسمی علّہ کنجڑے کی پیاز بکنے سے رہ گئی
رت ابوہریرہ کے پیر آ گرا کہ حضرت میں تو مارا گیا مدتوں کا نفع پیاز مے
ا کوئی مضمون بنا کر اسے بکوا لیجئے ورنہ میرا دیوالہ نکلا چاہتا ہے آپ نے فرمایا
کا حق دو اور کل ٹکہ اگر پھیکا باقی رہے تو ہمارا ذمہ۔ اس نے منھ گرم کر
نے دیوار کعبہ پر کھڑے ہو کر کہہ دیا کہ سمعت عن رسول اللہ من اکل البصل

RekhtaDownload.com

علتہ فی مکتہ وجبت لہ الجنۃ یعنی ایہا الناس میں نے سنا ہے جناب
رسول خدا سے کہ آپ نے فرمایا جس نے علتہ کی پیاز مکہ میں کھائی اس پر جنت واجب
ہو گئی۔ اس زمانہ کے ذی عقل آدمی سننے والے اور ابوہریرہ سا سچا راوی اب کیا
تھا علتہ کے گھر کے لٹو تک اڑ گئے ام المومنین عائشہ صدیقہ کو یہ سنکر بڑا طیش آیا کہلا
بھیجا کہ موئے بڈھے گئے گردن کٹے افترا پرداز کیوں طوفان بندیاں کرتا ہے حضرت
نے یہ کب فرمایا تھا اس نے کہا بی بی صاحب سے میرا دست بستہ سلام عرض کرکے
کہنا کہ حضور کو یاد نہیں رہا آپ کے والد ماجد کی خلافت کے واسطے جب آنحضرت نے
ارشاد فرمایا تھا اسی جلسہ میں یہ حدیث بھی بیان ہوئی تھی یہ پتے کی بات سنکر بی بی صاحبہ
ہنس کر چپ ہو رہیں اگر کتب احادیث اہلسنت کی پڑتال کرکے راویوں کی فہرست
چھانٹی جائے تو نقل روایات میں حضرت ابوہریرہ سب سے بڑھے رہیں گے جناب
مولانا و مقتدانا مولوی حامد حسین صاحب اعلی اللہ مقامہ نے ایک کتاب مسمی بہ شوارق
النصوص لکھی ہے جس میں ثابت کر دیا گیا ہے کہ خلفاء ثلاثہ کے فضائل میں جس قدر
احادیث بطریق سنیہ وارد ہوئی ہیں وہ سب بنی امیہ و بنی عباس کے زمانہ
میں قیمتاً تیار ہوئی ہیں دیا حضرت ابوہریرہ نے بی بی عائشہ [illegible] دی سے
جودت طبعی کو جلا دیا ہے الحاصل گو کہ اہلسنت زبانی محبت اہلبیت کا دعوی کرتے
ہیں مگر کسی طرح اس میں سچے نہیں کیونکہ دشمنان خاندان نبوت سے انتہا درجہ کا
میل جول و ربط و ضبط رکھتے ہیں دیکھیے حضرت معاویہ جن کا ذکر میں نے شروع کیا
جناب مرتضوی کے کیسے دشمن جانی تھے دربار لوگوں سے علانیہ لعن کراتے تھے
خود بھی کرتے تھے عاملوں کے نام تاکیدی پروانے جاری ہوتے تھے کہ کوئی شخص علی کی
فضیلت بیان نہ کرے بلکہ جہاں تک ہو سکے ان کی رذالت و تنقیص مرتبت شائع کرکے
لوگوں کی طبیعت کو ان کی محبت و پیوستگی سے ہٹایا جائے جس کو علیؑ کا دوست

گھر ملاؤ قتل کرو مال لوٹو ہر طرح کی ذلت و تکلیف دو ہر چند کہ ان کی تمام حرکات ناشائستہ
کا جنکو اہلبیت کے مقابلہ میں برتا گیا ہے احصا کرنا یہ حد امکان سے باہر ہے مگر بطور
نمونہ چند روایات پیش کرتا ہوں جلد اول تاریخ ابوالفدا کے صفحہ ۲۱۲ پر لکھا ہے کان
خلفاء بنی امیہ یسبّون علیّاً من سنته احدیٰ و اربعین. وهی السنته
التی خلع الحسن فیها نفسه من الخلافة الی اول سنته تسع و تسعین آخر
ایام سلیمان ابن عبد الملك فلما ولی عمر ابطل ذالك وكتب الی نوابهم
بابطالهم ولما خطب یوم الجمعة ابدل السب خلاصہ کلام یہ ہے کہ بحکم خلفاء
بنی امیہ ابتدائے ۴۱ ہجری تا نہایت ۹۹ ہجری علانیہ ممبروں پر حضرت علیؑ کو لعنت
کیا جاتا تھا اور [illegible] خطبوں میں بھی لعن کیا جاتا تھا ۹۹ ہجری میں عمر ابن عبدالعزیز
نے اسکو موقوف کیا پھر اسی [illegible] صفحہ ۱۹۶ پر لکھا ہے وکان معاویة و عماله
یدعون بعثمان فی الخطبته یوم الجمعة ویسبّون علیاً ولما كان المغیرة متولی
الكوفة كان یفعل ذالك طاعة لمعاویة وكان یقوم حجر و جماعة معه فیردون
علیه سبّه لعلیؑ فلما ولی زیاد دعی بعثمان و سبّ علیاً [illegible]
معاویہ اور ان کے عامل حضرت عثمان کیلئے دعاء مغفرت کرتے تھے اور حضرت علیؑ کو
سبّ یعنی لعنت کرتے تھے ایسے ہی مغیرہ گورنر کوفہ معاویہ کا دل خوش کرنے کیلئے
ایک جماعت کثیر کے ساتھ ہر جمعہ کو کیا کرتا تھا جبکہ بعد مغیرہ زیاد حاکم کوفہ ہوا اس نے
بھی وہی عمل شروع کردیا جسکو بغرض خوشنودی معاویہ مغیرہ کرتا تھا تاریخ ابوالفدا
اہلسنت کے نزدیک نہایت سچی تاریخ ہے جس سے حضرت معاویہ کا ارتباط جناب
علی علیہ السلام کے ساتھ دکھایا گیا مگر بخیال اطمینان حضرات اہلسنت صحاح کی
بھی ایک روایت پیش کی جاتی ہے تاکہ کسی کو مجال دم زدنی باقی نہ رہے صحیح مسلم کی
جلد دوم صفحہ ۲۷۸ پر لکھا ہے عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه قال امر

معاویہ بن ابی سفیان سعد افقال ما منعک ان تسب اباتراب سعد ابن ابی
وقاص سے معاویہ نے دریافت کیا کہ آپ کے لیے کونسا امر مانع ہے جو علی پر لعنت نہیں
کرتے اس مسلم والی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ خود بھی کرتے تھے اور لوگوں سے بھی لعنت
کراتے تھے اور جو شخص انکے کہنے کے بموجب کرنے میں کراہت کرتا تھا اُس سے پوچھا جاتا
تھے کہ آخر فرمائیے تو سہی آپ کو کون امر مانع ہے جو لعنت کرتے نہیں سوائے ازیں
ابوالحسن علی بن محمد ابن یوسف علائینی سے کتاب الاحداث میں بزبان عربی ایک
طولانی روایت ہے جس کا ماحصل اردو میں بیان کیا جاتا ہے جبکہ بعد مستقل ہونے
امام حسن علیہ السلام کے معاویہ خلیفہ مقرر ہوا اور اہل اسلام نے اس کی خلافت پر
اتفاق کیا تو اس نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ اہلبیت کی تعریف کرنے والوں کو فضائل
بیان کرنے سے روکو اور بجائے اُس کے لعن و تبرا کو تعلیم دو پس خطیبوں نے ممبر
پر چڑھ کر بخوشنودی معاویہ علانیہ [illegible] کرنا شروع کر دیا وہ وقت شیعیان علیؑ
کیلئے نہایت ناموافق تھا زیاد بن سمیہ [illegible] امیر علیہ السلام کی رفاقت
میں رہا تھا اسکو بعد جبر و تعدی پتھر کے نیچے دباکر [illegible] دست و پا قطع
کرکے جز ار شدائد و عقوبت درخت میں لٹکا دیا اُس وقت کوئی [illegible]
تھا جو ظاہر طور پر شیعہ ہونیکا نام لیتا ہو معاویہ نے اپنے عہدہ داروں کو تاکید
بھی کردی تھی کہ بوترابیوں کو سررشتہ سے نکال دو اور آئندہ ہماری قلمرو میں کسی کو
نوکری نہ دو شیعیان علیؑ کے گھر کھود کر بالکل نیست و نابود کر دو اس وقت کوئی
شیعہ اپنے دوست سے ظاہر ملاقات نہ کر سکتا تھا جس کو انتہا درجہ کا محب سمجھا
جاتا تھا اس سے مخفی طور سے راتوں کو ملتے تھے یہاں تک جبر معاویہ سے لوگ
خائف ہو گئے تھے کہ لونڈی غلاموں سے دست بستہ مستدعی ہوتے تھے کہ خدارا
ہمارا راز کسی دشمن پر افشا نہ کرنا ورنہ ابھی پکڑے جائینگے سنہ ۵۳ھ میں جو باغی [illegible]

خیر خواہان سرکار کو خوف تھا اس سے کچھ بڑھا ہوا جناب معاویہ کے عہد میں شیعوں کو
اضطراب ہو رہا تھا بعد وفات امام حسن علیہ السلام شیعہ بالکل بے والی و وارث بن
گئے تباہ و پریشان ہو کر اطراف عالم میں آوارہ و منتشر ہو گئے اسی عرصہ میں امام حسین
علیہ السلام کی شہادت ہوئی اور مروانیوں کا ستارہ چمکا عبد الملک جکو اہل سنت
آٹھواں یا نواں خلیفہ منجملہ خلفاء دوازدگانہ کے بتلاتے ہیں کچھ ایسی سفاکی سے زیب
دہ تختِ خلافت ہوا کہ معاویہ و یزید کو بھی شیعہ پر تعدی کرنے میں طاق پر بٹھا دیا
اس وقت میں علامتِ تقوے و طہارت بغض علیؑ قرار دیگئی تھی - فقط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تصویر غالب و مغلوب

سلسلۂ دوازدہم

چونکہ حسب تصریح بالا معاویہ و مروان و عبد الملک وغیرہ کے زمانہ میں اعلیٰ درجہ کا متقی
و پرہیزگار وہی گنا جاتا تھا جس کو بغض و عداوت مرتضوی میں کمالیت حاصل ہو
تھی محبت و عداوت امور قلبیہ سے ہیں اس کا اظہار سوائے مقلب القلوب کے
عامۃ الناس پر حرکات و افعال سے ہو سکتا ہے معاویہ وغیرہ کے زمانہ میں چونکہ
علی الاعلان بندگان مرتضوی کی خدمت میں گستاخی کی جاتی تھی لہذا اُسوقت
بدترین وہی خیال کیا جاتا ہوگا جس کو حضرت امیر علیہ السلام پر سب و شتم کرنے میں
بڑی بے حجابی و مطلق العنانی ہوگی اس زمانہ میں چونکہ مروانیہ و عباسیہ کو تسلط

نہیں اور اس وجہ سے اہلسنت جو کہ دانہ یا مرغی کے انڈے کی برابر مخفی طور پر باتباع
سنت معاویہ و یزید خاندان نبوت سے عناد رکھنا از جملہ ضروریات دین سمجھتے ہیں
لہذا اب مشکل ہوگئی ہے کہ ان میں سے زیادہ تر متقی کس کو سمجھا جائے ان کی ایک
علامت آشکار و ظاہر تر بیان کی جاتی ہے جس کی معمول سے زیادہ نیچی داڑھی اونچا
پاجامہ ہاتھ میں کاٹھ کی تسبیح یاہو یاحق یا پیر دستگیر زبان پر جاری دیکھیں فوراً بلا
تکلف سمجھ لیویں کہ یہ شخص مرغی کے انڈے کی برابر خاندان نبوت سے عناد رکھنے والوں
میں ہے بلکہ بڑا پکا اشد الناس معاویہ شاہی عبدالملک وغیرہ کے زمانہ کا پورا متقی ہے
حضرت معاویہ کے یہ جملہ حالات متذکرہ بالا متقدمین اہلسنت کے بیان کئے ہوئے
ہیں میں نے عرض کئے ہیں شاید بوجہ حسن ظن بعض سنیوں کو یہ خیال پیدا ہو کہ ایسے کیا
بالکل ہی پتھر پر لکیر تھی کہ حضرت معاویہ جناب امیر علیہ السلام کو لعن کیا کرتے تھے
اور موالیان اہلبیت کے قتل پر ہر وقت تلوار میان سے باہر نکلے رہتی تھی اور دوستداران
خاندان نبوت کی موقوفی کے احکام عالموں کے نام جاری ہوگئے تھے ان کے اطمینان
خاطر کے لیے عرض کرتا ہوں کہ اب دیکھو ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے جہاں جہاں ان
لوگوں کی ریاستیں اور حکومتیں ہیں جو کہ معاویہ و یزید و مروان و عبدالملک وغیرہ کو
خلیفۃ اللہ جانتے ہیں شیعیان علیؑ کو نوکر نہیں رکھتے ٹونک بھوپال چھتاری وغیرہ میں
اگر جا کر تلاش کرو تو ایک شخص بھی ایسا نہ ملیگا جو کہ جناب مرتضوی کو خلیفہ بلا فصل جانتا
ہو متقدمین کے اقوال سے تو حضرت معاویہ کا پورا حال میں بیان کر چکا اب متاخرین کے ترانے
بھی سنو ملک اودھ ضلع لکھنؤ میں ایک قصبہ کاکوری ہے وہ خطہ باعتبار تعددِ
مردم خیزی ہندوستان میں خاص گنا جاتا ہے اس قصبہ مبارک میں مولوی مسیح الدین
صاحب بڑے مشہور عالم گذرے ہیں انہوں نے ایک کتاب مسمیٰ بہ تاریخ الخلفا تصنیف
فرمائی ہے چونکہ مولوی صاحب ممدوح نے خلفاء کے حالات زیب قلم فرمائے ہیں لہذا

RekhtaDownload.com

اپنے پیرو مرشد خلیفۂ پنجم یا ششم حضرت معاویہ کے حالات بہ نظر خیر و برکت اس کتاب کے صفحہ ۳۵ پر بہ ایں عبارت لکھتے ہیں۔

نقل عبارت جناب مولوی سمیع الدین صاحب مندرجہ صفحہ (۳۵) کتاب تاریخ الخلفا

ہمارا عقیدہ بہ تقلید اکثر علماء اہل سنت کے یہ ہے کہ جب حضرت سبط اکبر حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ و سلام اللہ علیہ نے بعد استقرار خلافت کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور کسی حرکت ناقابل انکار کا ان سے صادر ہونا بروایت صحیح متواتر یا مشہور ثابت نہیں ہے الا وہ امر ایک بعد وفات سبط اکبر علیہ السلام کے یزید کا اپنی حالت حیات میں ولیعہد مقرر کرنا باوصف اس کی ابتدا کے معاصی میں تو ممکن ہے کہ وہ ان کی حیات میں معاصی میں نہ ہو یا محبت فرزندی نے اس کے عیوب سے نابینا کر دیا ہو اور دوسرے امر کے ذکر کو ہمارا دل نہیں چاہتا مگر منصب وقائع نگاری جو اختیار کیا ہے اس نے اس کے ذکر پر مجبور کیا ہے یعنی معاویہ تھے اور بدلے میں جو سب اور لعن کے خطبوں میں غیر مستحقین پر یعنی (علی علیہ السلام پر یا آل و اولاد علی پر) انہوں نے راہ نکالی جو طریقہ سارے خلفائے بنی امیہ میں عمر ابن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے وقت تک جاری رہا البتہ نہایت قابل نفرت و انکار ہے اور ہم کو یقین ہے کہ وہ اپنے دل میں خوب سمجھتے تھے کہ بمضمون حدیث شریف کے سب اور لعن غیر مستحق پر خود ساب اور لاعن پر پلٹ آتی ہے باوصف اس کے شدت طمع اور سلطنت اور مصلحتِ عملی اس کے جواز کے دل میں تھی اس نے اس ظاہری غیر قلبی سب و لعن کے عیب سے ان کو اندھا کر دیا تھا یعنی ان کی سمجھ یہ تھی کہ اگر وہ عوض نہ لے سکے تو ان کے معاون و انصار مبادا یہ سمجھیں کہ وہ مستحق سب و لعن کے ہیں بخلاف طرف ثانی کے تو سلطنت اور حکومت میں فتنہ واقع ہوگا اب ہم کو یہاں سخت تعجب ہے کہ جناب امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے کیوں سب و لعن اعداء و مخالفین پر فرمائی انتہی کلامہ

مولوی صاحب موصوف حضرت معاویہ کو خلیفۂ برحق وجائز الاطاعت سمجھکر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ معاویہ میں کوئی نقص وعیب نہ تھا جسکو قابل انکار سمجھا جائے کیونکہ روایات صحیح ومتواترہ سے کسی عیب کا ان کی ذات سے صادر ہونا سوائے دو امروں کے ثابت نہیں ہوا اور وہ دو امر جنکو فردبدرات میں مولوی مسیح الدین صاحب نے درج فرماکر اپنے حسنِ ظن سے ان کی اصلاح فرمائی ہے روایاتِ صحیحہ ومتواترہ سے ثابت ہیں اور جو بات کہ اس طریقہ سے پایۂ ثبوت کو پہنچ جائے اسپر کبھی کسی شخص کو انکار کرنے کا موقع نہیں مل سکتا پس اہلسنت کو یقین کرلینا چاہیے کہ حضرت معاویہ کی حرکات ناشائستہ بروایاتِ صحیحہ ومتواترہ حسب اقرار مولوی مسیح الدین ثابت و محقق ہوچکی ہیں اور وہ ایسے مکروہ ونفرت انگیز ہیں کہ جن کے بیان کرنے کو مولوی صاحب کا دل گوارا نہ کرتا تھا اگر وہ باقرار خود پابند سلسلۂ وقائع نگاری نہوتے تو غالبا ان معاملات کا ذکر نکرتے نہایت تعجب ہے درحالیکہ حسب اقرار مولوی صاحب ممدوح حضرت معاویہ کی ذات سے دو امر ایسے مکروہ واقع ہوچکے تھے کہ جن سے وہ ان کا اندھا ہوجانا بالفاظ روشن بیان فرماتے ہیں تو پھر ان کو رضی اللہ عنہ اور خلیفۂ جائز کیوں لکھا اور اسپر بھی اکتفا نہ فرماکر یہ تحریر کیا کہ سوائے دو امروں کے اور کوئی عیب ونقص قابل انکار نہ تھا معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب کی تحقیقات میں حضرتِ معاویہ سرتاسر حسن تھے مگر دو عیبوں نے اس خوبصورت تصویر کو بدنما اور میلا کردیا تھا شاہ صاحب نے بھی تحفہ میں لکھا ہے کہ معاویہ سے ایسے قبیح افعال سرزد ہوئے ہیں جس سے اس کا ملعون ہونا لازم آتا ہے مگر چونکہ وہ مرد مسلمان تھا لہذا ہم من حیث الایمان اسپر لعنت نہیں کرسکتے باعتبار کردار البتہ وہ سزاوار لعن تھا لیکن یہ لعنت اس فعل پر ہے جس کو معاویہ کرتا تھا نہ کہ خود ذات معاویہ پر جو کہ اس کا فاعل تھا باتباع شاہ صاحب سیاق کلام اس طرح ہوگا کہ بر ظلم لعنت

RekhtaDownload.com

نہ یہ کہ بر ظالم لعنت۔ بر غضب لعنت نہ کہ بر غاصب لعنت۔ بر قتل لعنت نہ کہ
بر قاتل لعنت۔ بر افعال و کردار معاویہ لعنت نہ بر ذات و وجود معاویہ لعنت
حقیقت میں بعض عادات تو اہلسنت کے خلیفہ پنجم کی ایسی ہی تھیں جن کے سننے
اور دیکھنے سے خواہ مخواہ طبیعت کو ایک جوش آ ہی جاتا ہے شیعہ تو بجائے خود ہے انکا
جوش طبیعت تو ایسا اُبال کھاتا ہے کہ روکے سے رُک نہیں سکتا کہیں سے کہیں پہنچکر بڑے
بڑے بڑے جہازوں کو ڈبو دیتا ہے لیکن میں کہہ سکتا ہوں کہ حق طلب سنیوں کی
طبیعت بھی مولوی مسیح الدین وغیرہ کے اس اقرار کو دیکھکر کہ معاویہ نے (علیؑ و اولاد
علیؑ پر لعن کرنے کی راہ نکالی جس کو عمر ابن عبدالعزیزؒ نے موقوف کیا) ضرور کچھ نہ کچھ
طغیانی پاکر اور [illegible] حضرت معاویہ کی چھوٹی سی نا مضبوط کہنہ و شکستہ کشتی کے
چکر دینے پر موجزن ہو جاتی [illegible] بھلا مولوی مسیح الدین نے تو یہ سمجھکر اپنی طبیعت کے
جوش کو روکا کہ حضرت معاویہ اس خیال سے (علیؑ و اولاد علیؑ پر) بطور تشدید کے
لعن کرنے لگے تھے کہ سلطنت و حکومت میں فتور واقع نہ ہو اور ان کے معاون و
انصار انکو نا قابل و غیر مستحق نہ سمجھیں مولوی صاحب ممدوح نے حضرت معاویہ کے
لعن و طعن کرنے میں اپنے مریدوں کی اطمینان خاطر کے لیے ایک شرعی بہانہ طبیعت
پر زور دیکر نکالا ہے جس سے اہلسنت کو یہ خیال کرنے کا حیلہ مل جائے کہ امیر معاویہ
لاچار تھے اگر علیؑ و حسینؑ پر افتتاح باب سبّ و شتم نہ کرتے تو ملک سے ہاتھ دھو
بیٹھتے یا اعوان و انصار مشتبہ ہو کر انکو غیر مستحق سمجھنے لگتے سبحان اللہ علیؑ و اولاد
علیؑ پر لعن کرنے کا کیا اچھا بہانہ تجویز کیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت
معاویہ کا وہ فعل چونکہ بضرورت تشدید تھا لہذا بحکم آنکہ۔ گر ضرورت بود روا باشد
و الضرورات تبیح المحذورات جائز ہو گیا کیوں میاں چودھویں صدی کے
حق طلب و پاکیزہ نفس سنیو سچ کہنا حضرت علیؑ و اولاد علیؑ پر جناب معاویہ صاحب

RekhtaDownload.com

کے لعن کرنے سے کچھ تمہاری طبیعت میں بھی گدگداہٹ پیدا ہو یا مثل مولوی سیح
الدین تم بھی اسکو مصالح ملکی و اخوان و انصار کے دل بہلادی کی پر محمول کرکے جائز
جانتے ہو بھلا یہ تو بتاؤ کہ تمہارے نزدیک علیؑ و حسنینؑ بجنسہ آپکے حضرت معاویہ
لعن کیا کرتے تھے دراصل قابل لعنت تھے یا نہیں تعجب ہے کہ آپ صاحب تو یہ
کرکے کا نو تیر الحذر رکھکر بدل خواستہ و نا خواستہ دنیاوی شرم و لحاظ سے کہیں
گے کہ استغفر اللہ علیؑ و اولاد علیؑ کی طرف تیز نگاہ کرکے دیکھنا گستاخان جہنم میں
لے جانے والا ہے چہ جائیکہ سب و شتم کرنا تب شاید مجھکو یہ عرض کرنے کا موقع
مل جائے کہ مولوی سیح الدین عبارت صدر میں یہ الفاظ لکھتے ہیں کہ ہم کو یقین ہے
کہ وہ دل [illegible] سمجھتے تھے کہ بموجب حدیث شریف کے سب اور لعن غیر مستحق
پر خود سابّ اور لاعن [illegible] آتی ہے پس حضرت معاویہ جو علیؑ و اولاد علیؑ
پر لعن کرتے تھے وہ گویا نشانے [illegible] کر لیا کرتا تھا کہ انہیں کے ٹھیک ٹھیک اب فرمائیے
کہ آسمانی بندوقوں کی گولیوں سے حضرت معاویہ [illegible] کے تمام طرفدار سینہ فگار
ہوتے تھے یا نہیں اور اس جرم نمایاں کی پاداش میں وہ قابل [illegible] تھے یا کیا بس
اب چین بہ جبیں ہو کر پہلو نہ بدلئے کسمسائیے نہیں سیدھی بات [illegible] جواب
میں کچھ ہاں ہوں کر دیجئے خیر آپ کچھ فیصلہ نہ کریں مگر اتنی تکلیف گوارا کرکے اب تو
بتادیں کہ بھائی شیعو تم کو درباب معاویہ ہم آزادانہ اختیارات دیتے ہیں علیؑ و اولاد
علیؑ پر لعن کرنے کے جرم میں جو چاہو اس شخص کے ساتھ زبانی علدر آمد کرو ہم آپ سے
یہ اقرار کرتے ہیں کہ تمہارے پیارے خلیفہ کو ہم وہی باتیں سنائیں گے جو کہ وہ علیؑ و اولاد
علیؑ کو بقول سیح الدین وغیرہ سنایا کرتے تھے مگر مجھکو یقین نہیں ہے کہ اس بڑے
پھاٹک کے توڑنے کی آپ صاحب دل سے اجازت دیں کیونکہ حسب قول صاحب
حدّ تحقیق معاویہ شیعوں کا چور پڑا ہے جہاں یہ ٹوٹا پھر کیا تھا علی علی کہتے ہوئے

شیعہ قلعہ میں گھس آئیں گے کسی کی ٹانگ توڑیں گے کسی کا سر پھوڑیں گے حصار قموص
یعنی قلعۂ خیبر میں جو علیؑ نے کیا تھا وہی یہ کر دکھائیں گے بانیانِ ملت سنیہ نے بڑی
مضبوطی سے اس سپاہی کو دروازہ پر اڑا دیا ہے اور خود دوسرے دور سے پہرہ بندی کی
ہے وہ برابر کمر بستہ رہ کر رات دن نگرانی کرتے رہتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ اگر کہیں خدانخواستہ
یہ جوان مارا گیا تو پھر شامیوں کی خیر نہیں شیعہ قلعہ میں گھس کر یہاں تک سیف زبان
چلائیں گے کہ بنگیات نمک کے پرخچے اڑا دیں گے سچ بھی تو ہے جب حضرت معاویہ گرفتار
ہو کر باجازت سنیان ہماری حراست میں آگئے تو پھر آگے کیا رہا واللہ ثنا صاف
میدان ہے ہمارے لشکر کا دنے یا دو بڑے بڑے خود سر دل کو کھینچ لائے گا محمود غزنوی
نے ہندوستان پر [illegible] حملے کئے اور ہر مرتبہ کامیابی کے ساتھ واپس ہوا مگر جب کابل
وغزنی سے تسخیر ہند کا ارادہ [illegible] سوچتا تھا کہ بھائیو اگر میں پشاور پہنچ گیا تو دہلی
وکانپور وقنوج وحیدر آباد دکن سمجھا کر لوں گا [illegible] ایسے ہی ہم اگر برضا مندی
اہلسنت معاویہ پر قابو پا گئے پھر دیگر دشمنان اہلبیت کو [illegible] بند کر لینا کتنی بڑی
بات ہے کیونکہ وہ لوگ قانون ظلم وستم کے بنانے والے تھے اور [illegible] رائج
وشائع کرنے والا تھا اس امر کے ثبوت میں کہ اصل بانی مبانی قانون ستم وجور و
اساس ظلم وبدعت خلفاء اولین تھے تاریخ بلاذری کے صفحہ ۲۶۴ سے ایک عبارت نقل
کی جاتی ہے لما قتل ذبیح الحسین بن علی کتب عبداللہ بن عمر الی یزید
بن معاویۃ اما بعد فقد عظمت الرزیۃ وجلت المصیبۃ وحدث فی
الاسلام حدث عظیم ولا یوم کیوم الحسین فکتب الیہ یزید اما بعد
یا احمق فانا جئنا الی بیوت منجدۃ وفرش ممهدۃ ووسائد منضدۃ
فقاتلنا عنا فان یکن الحق لغیرنا فابوک اول من سن هذا وابتزوا
واستأثر بالحق علی اهله ومن ههنا قیل قتل الحسین یوم السقیفۃ وقیل

RekhtaDownload.com

قتل ابیضا باسیاف ذالک البغی اول سہلھا اصیب علی بسیف بن ملجم انتہیٰ کلامہ

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جب جناب امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے تو عبد اللہ ابن عمر نے
یزید کو لکھا کہ قتل حسینؑ سے اسلام پر بڑا حادثہ واقع ہوا اور مصیبت عظمیٰ طاری ہوئی کہ
جس کا یارا نہیں یزید نے جواب ابن عمر کو لکھا کہ اے احمق ہم ایسے مکانات میں آئے ہیں
کہ جس میں مکلف فرش بچھا ہوا تھا اور بڑے بڑے اونچے تکیے لگے ہوئے تھے اور اس
جنگ میں اگر حسینؑ حق پر تھے اور مجھ سے خون ناحق واقع ہو کر اسلام حادثہ پذیر ہوا
تو مجھ پر یہ الزام عائد نہیں ہو سکتا بلکہ اصل ملزم تمہارے والد بزرگوار ہیں جنہوں نے
تخم ظلم بو کر ثمرات آمد درخت اگایا اسی سبب سے خلقت کو یہ رائے لگانے کا
موقع مل گیا کہ قتل حسینؑ سقیفۂ بنی ساعدہ میں واقع ہوا جبکہ یہ تجویز جناب عمر حضرت
ابوبکر کے سر پر دستار خلافت بندھوائی گئی بلکہ قتل علیؑ بھی اسی سقیفہ میں ہوا ہے
حقیر توضیحاً عرض کرتا ہے کہ کبھی کبھی جھوٹا [illegible] بات بھی کہہ لیتا ہے جیسا کہ قرآن میں ایک
موقع پر شیطان کا سچ کہنا آیا ہے ایسے ہی یزید کا جواب عبد اللہ ابن عمر کو یہ لکھنا کہ یہ
تمام کارروائی تمہارے والد ماجد کی ہے نہایت ہی صحیح اور [illegible] ہے کیونکہ اگر
بخلاف منشاء خدا و رسولؐ سقیفۂ بنی ساعدہ میں حضرت ابوبکر خلیفہ نہ بنائے جاتے
تو خاندان نبوت کیوں برباد ہوتا جب اہلبیت سے مسلمانوں کی سرداری چھین کر غیر
مستحقین کو دی گئی تو پھر ہر شخص کو داعیہ ملک گیری ہو گئی یہاں تک کہ مروان و عبد الملک
اور ان کی اولاد تک تخت خلافت کو پامال کرنے لگی میں یقین کرتا ہوں کہ بعد معائنہ
مضامین خطوط عبد اللہ ابن عمر و یزید غالباً کسی شخص کو تامل نہ رہے گا کہ اصل واضع
قانون ستم حضرت عمر و اشالہم تھے اور معاویہ و یزید و مروان اس قانون کے چلانے
اور ضابطہ بنانے والے تھے یہی وجہ ہے کہ حضرات اہلسنت بجرم لعن علیؑ و اولاد علیؑ
معاویہ کو ہمارے حوالہ کرنے میں دریغ و مضائقہ کرتے ہیں ان کو یہ خوف ہے کہ جب شیعہ کے

RekhtaDownload.com

پنجہ میں ہم نے مروج قانون کو دے دیا تو پھر وہ تمام کیٹی جس نے قانون بنایا ہے مثل معاویہ شیعہ کے تیر مطاعن سے سینہ فگار ہو جائے گی میرا دل چاہتا ہے کہ اہلسنت کے سامنے ایک اور تاریخی مضمون پیش کروں عجب نہیں کہ بہ مقتضائے اسلام اس کو مد نظر رکھ کر اس چور پہرے کے توڑنے کی ہم کو اجازت دیں علیؑ و اولاد علیؑ پر خطبوں میں لعن کرنے سے تو ان کی طبیعتوں کو تزلزل و ہیجان نہیں ہوا مگر میں بالیقین کہہ سکتا ہوں کہ مضمون ذیل کو دیکھ کر عجب نہیں کہ خود بھی پرغضب ہو کر بعض الفاظ سے جناب معاویہ کی خدشگذاری کریں اور نیز ہم کو بھی اجازت دے دیں کہ جس طرح چاہیں ان کے ساتھ الٹ پلٹ کریں وہ جوش دلانے والا پر عبرت و حیرت خیز مضمون یہ ہے کہ جس طرح یزید نے امام حسین علیہ السلام کو علانیہ قتل کرایا ایسے ہی حضرت معاویہ سابّ و لاعن علیؑ و اولاد علیؑ نے جناب امام حسن علیہ السلام کو زہر دغا سے دلوایا ان کے مرنے سے مسرت ظاہر کی ملا محمد حسین کاشفی صاحب تفسیر حسینی روضۃ الشہداء میں لکھتے ہیں کہ و قبل ازیں حضرت معاویہ او را یعنی ... جناب امام حسن را بمال دنیا فریب دادہ قدرے زہر فرستادہ بود کہ در وقت فرصت ... و مطعومات آمیختہ شہزادہ را بخورانند) ہائے ہائے سنی صاحبان کیسے اہلبیت کے دوست ہیں کہ شہزادہ حسن علیہ السلام کے قاتل کو خلیفہ پنجم و امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے کہتے گلا خشک ہو جاتا ہے اگر کوئی شیعہ ان کی تنقیص منزلت کرنے کا ذرا بھی ارادہ کرتا ہے فوراً آنکھیں نیلی پیلی دکھا کر گلا گھونٹنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں اس کی اصلیت یہ ہے کہ اس زمانہ میں اکثر اہل سنت ایسے پائے جائیں گے جو دل سے فدائے حسنین و خاکپائے اولاد رسول ہیں مگر ساتھ ہی اس کے وہ معاویہ و دیگر خلفا کو مرد مسلمان و مروج دین نبوی سمجھ کر اچھا خیال کئے ہوئے ہیں۔

علما نے ان کے ذہنوں میں جما دیا ہے کہ رافضی لوگ حضرت معاویہ و خلفا پر

افترا پردازیاں و بہتان بندیاں کیا کرتے ہیں پس نہ وہ بحث کی کتابیں دیکھتے ہیں اور نہ ان کے علما صحیح واقعات سے بے چاروں کو آگاہ کرتے ہیں کاش اُن کو یہ خبر ہماری ہی تحریر دیکھ کر ہو جاوے کہ معاویہ حضرت علیؑ و اولاد علیؑ کو خطبوں میں لعن کیا کرتا تھا اور امام حسن علیہ السلام کو زہر دغا سے دلوا کر شہید کیا تو میں یقین کرتا ہوں کہ شل ہمارے وہ بھی معاویہ و اشاہم کو برا سمجھنے لگیں گے ۔

[illegible]

مناظرہ کی بے مثل کتابیں

جام جہاں نما۔ مصنفہ مولوی سید سجاد حسین صاحب ۱۰ار	الآیات۔ مصنفہ مولوی سید سجاد حسین صاحب ۱۲ار
شرح کنز مکتوم مصنفہ مولوی سید سجاد حسین صاحب ۱۰ار	سُرمۂ خاموشی از مولوی سید سجاد [illegible]

آہلبیت (مصنفہ جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب قبلہ دہلوی) ۲ ر

قولِ دشمن (مصنفہ جناب مولوی سید ذاکر حسین صاحب اختر) فیجلد ۱۲ار

گُلِ عباسی (مصنفہ جناب مولوی سید ذاکر حسین صاحب اختر) فیجلد ۱۲ار

صراطِ مُستقیم ... ۱ر	آئینۂ حق نما ۱ر
پاکیزہ خیال ... ۱ر	جھشد بداء ۱ر

محصول ڈاک و خرچ پیکنگ وغیرہ بذمہ خریدار۔ فرمائش کرتے وقت اپنا پورا پتہ صاف لکھنا چاہیے

سید منیر حسن منیر زیدی الواسطی مالک مطبع یوسفی دہلی

توحید الائمہ

یہ زرّین کتاب محبان اہلبیت علیہم السلام کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے جس کے عالم و فاضل و نامور مصنف مولانا و مقتدانا مولوی سید **محمد ہارون** صاحب قبلہ ممتاز الافاضل علامہ زنگی پوری نے بحار الانوار کی جلد اول کتاب التوحید سے مع جدید اضافات سلیس اردو میں ترجمہ کیا ہے اس نایاب تصنیف میں جملہ مذاہب عالم اور فرقہ سواد اعظم کے اصول توحید کے مقابلہ اس زرّین تعلیم توحید کا مقابلہ کرکے بیّن فرق دکھایا گیا ہے جو ائمہ اثنا عشر صلوات اللہ علیہم اجمعین نے دی ہے اس اہم مسئلہ میں ان حاملان علم لدنی و فقیہان سرمدی نے جن اسرار کا انکشاف کیا ہے ان کے سامنے آج باوجود علوم و فلسفہ جدید تمام عالم سربسجود اور خاموش ہے۔ قیمت صرف عہ

ذخیرۂ مناقب

معہ ہفت بند کاشی مترجم

ذخیرۂ منقبت امام المتقین امیر المومنین صاحب المفاخر علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے ذخیرہ عاقبت کہنا موزون ہوگا ہماری مطبوعہ کتاب کا سراج ہے جو متعدد بار کی طبع ہونے پر بعد قریب اختتام ازسرنو زیر طبع ہے ہم سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اس میں اثر کوٹ کوٹ کر بھر گیا ہے کہ کسی طرح مومنین اور شیعیان حیدر کرار کی قلیل تعداد کے لئے کفی نہیں ہو سکتا اور چاروں انگ عالم میں اس کی ضرورت سختی سے محسوس ہو رہی ہے

ہے اس کی ابتدا ہفت بند کاشی چھپ گئی ہے جس کا ترجمہ بزبان اردو بین السطور میں درج ہے یہی وہ ہفت بند ہے جس نے مصنف ممدوح کے نام نامی کو زندہ جاوید بنا دیا اور اکثر حضرات کے وظیفہ روزانہ میں داخل ہے۔

اس کے علاوہ ۱۹۲ صفحات میں وہ مناقب اردو شامل ہیں جنھیں مومنین برآمد حاجات کے لئے روز و شب پڑھتے ہیں اور جو استجابت دعا کے لئے اکسیر کا حکم رکھتے ہیں علاوہ ازیں ۱۹۷ سے لیکر ۳۰۰ صفحہ تک فارسی کے وہ مناقب شامل ہیں جن کے مصنفین کے اسمائے گرامی ان کی اہمیت کے کافی ضامن ہیں مثلاً جامی حافظ شیراز حضرت قدسی نعمت اللہ شمس تبریز سعدی حسن کاشانی ختائی جناب محتشم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جیسے حضرات نے جناب رسالتمآب اور حضرت امیر المومنین ع کی منقبت و ثنا میں جو جو کلام منظوم فرمائے ہیں وہ حقیقتاً اسی قابل ہیں کہ نہ ہندوستان بلکہ کرۂ ارض کے طول و عرض میں جہاں جہاں شیدائیان محمدؐ و آل محمدؐ ہیں اس ذخیرہ مناقب کی ہاتھوں ہاتھ تجارت ہو۔ کاغذ دلفریب [illegible] طباعت زیبندہ اور ہدیہ صرف ۱۰ار علاوہ محصولڈاک۔

سوانح عمری امیر مختار رض

کربلا کے دلخراش روح فرسا اور دل و جگر سوز واقعات نے جہاں زمین میں زلزلہ آسمان میں تہلکہ اور سکان ارض و ملاء اعلیٰ میں ہلچل ڈالدی وہاں محبت بھرے قلوب میں انتقام و اشتعال کا بھی وہ جوش پیدا کر دیا جسکے اہم نتائج سے آج تاریخ کے صفحے کے صفحے رنگین نظر آتے ہیں ہدیہ عہ علاوہ محصولڈاک

المشتہر سید ضمیر حسن مالک مطبع یوسفی دہلی

توضیح عزا

مصائب مظلوم کربلا میں اپنے رنگ کی
...د کتاب ہے جس میں اسیران اہلبیت کے
...ہی اشعار نوحہ و شیون بمع ترجمہ
...ئے ہیں جو چشم اشکبار سے موتی برسانے
...سامن ہیں قیمت مجلد عہ ۱۲؍

لآلی ...

...ست رزق و رفع فقر رفع دشمن ...
حصول شفا حفاظت جان و مال
...بلیات ارضی و سماوی خلاصی
...سین اور بر آمدن حاجات کے صد
...ب عمل قیمت ۱؍

...بیان ملقب بہ خمسہ مظہرہ

...ی امامت علامات قیامت حالات
...ے ہوا تعات سرشت توبہ گنہاہان اور
...دہ معصومین علیہم السلام کے تاریخی
...ت میں لاثانی تصنیف بے خرد
...رما کر ملاحظہ فرمایئے قیمت عہ

صحیفۂ کاملہ

مترجم و محشےٰ

حضرت سید الساجدین امام زین العابدینؑ
کی ان دعاؤں کا مترجم ذخیرہ جو آپ تلاوت
فرماتے تھے اسے علمائے اسلام نے
زبور آل محمدؐ اور انجیل اہلبیت کے نام
سے یاد کیا ہے ہدیہ ۱۲؍ کاغذ لاثانی
طباعت و کتابت بے مثل

سوانح عمری امیر مختارؒ

قاتلان امام حسینؑ ... مارنے والے دست
حق پرست سے واصل دار ... ہونے
کی نہایت پاکیزہ اور مفصل تاریخ
انقلابات کی ایک شاندار تصویر
قیمت مجلد عہ ۱؍

نیرنگ فصاحت

جناب امیرؑ کے جملہ فرامین ملفوظات اور
خطبات کا بے نظیر اردو ترجمہ
ہدیہ ۱؍

RekhtaDownload.com

اُمّ الائمّہ

سیّدہ مظلومہ جلیلہ معصومہ کریمہ بضعۃ الرسول حضرت بتولؑ سلام اللہ علیہا کے مصائب کی رنجیدہ کیفیت اور ڈپٹی نذیر احمد کے بزدلانہ حملوں کا زبردست جواب قیمت ۱۴ر

مصائب ہر پنج حصہ

واقعات کربلا کی وہ ... ہیں جس کا ایک ایک فقرہ اہل بزم کے قلوب کو ... کرنے کے لئے کافی ہے قیمت عہ

مجموعہ مخمسات

اس میں تمام مخمسات دبیرانیس مصائب بانی ... ماتم اور شعرائے نادمین کی آتش بیانیوں کا نتیجہ ہیں کئی سو مشہور ترین خمسوں کا مجموعہ کاغذ ولایتی قیمت ۱۲ر

مجموعہ رباعیات

تقریباً ایکہزار رباعیات کا وہ مجموعہ ... ایک ایک رباعی مجلس غم میں خراج تحسین ... ورثاتک وصول کرنیکی مستحق ہے

مراثی نگار جلد اول

تحت اللفظ خوانی کے اچھوتے اور ... مراثی کا ضخیم مجموعہ رزم بزم اور تخیل ... پندرہ مراثی قیمت صرف عہ

تذکرۃ المعصومین اردو

ایسی زرّیں کتاب ... ہوئی تھی جس میں ایک ہی جگہ ... معصومین کے مبارک واقعات زندگی ... یہ ایک کتاب صدہا کتب سوانح سے ... کر دیتی ہے قیمت عہ

مجالس عزا ۱۰ قیمت مجلد ...

المشتہر منیجر مطبع یوسفی دہلی

KBOPL
U297.2042 S197
HL10930